UNIVERSAL LIBRARY
OU_224321
UNIVERSAL LIBRARY

سلسلہ ثانی   اٹھارہویں جلد

فسانہ لندن

ترجمہ مسٹریز آف لندن

مصنفہ

جناب جی ڈبلیو ایم رینالڈس

حصہ ۱۸

پبلشر
لال برادرس
۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

مترجم
تیرتھ رام فیروزپوری

اشاعت اول   قیمت ۱۲؍ ار   حقوق محفوظ

(۲)

دو باتیں

یاد رکھئے اور ان پر عمل کرنے سے آپ بیماری تکلیف و تشویش سے بچیں گے۔

اول:۔ امرت دھارا تقریباً ان کل امراض کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں، بچوں، جوانوں یا عورتوں کو بلکہ پالتو مویشی کو ہوتی ہیں حکمی علاج ہے اور استعمال کرنے والوں میں سے

۱۲ ہزار

کی یہ رائے ہے کہ **امرت دھارا** ہر وقت اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ امرت دھارا کی مشہوری دیکھکر لوگوں نے جو نقلیں شروع کر دی ہیں وہ سخت امراض میں دھوکہ دیتی ہیں ہمیشہ اصل کو خرید کر پاس رکھنا چاہیئے۔ مفصل حالات کے واسطے **رسالہ امرت مفت** منگوائیں۔

قیمت دو روپے آٹھ آنے (عہ/) نمونہ صرف آٹھ آنے (۸/)

دوم:۔ امرت دھارا کے موجد کوی نو دویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ تین طبی اخباروں کے ایڈیٹر اور تین درجن کے قریب مفید عام کتب کے مصنف ہیں اور آپ کی زیر نگرانی شمالی ہندوستان کا سب سے بڑا اوشدھالیہ جس کی عمارت پر ۲ لاکھ روپیہ خرچ آیا چل رہا ہے۔ امرت دھارا کے علاوہ ۴ سو کے قریب دیگر ادویات تیار رہتی ہیں۔ آپ مریضوں کا نہایت غور سے علاج کرتے ہیں جہاں جس دوائی کی ضرورت ہو بھیجی جاتی ہے۔ آپ خفیہ علاج مرداں و زناں کے بھی خاص معالج ہیں اور ہزارہا انسان خط و کتابت کے ذریعہ سے علاج کرا کر پھر سے نئی قوت حاصل کر چکے ہیں۔ نمونہ طبی اخبارات دیش اپکارک و ویدیہ امرت۔ فہرست طبی کتب۔ فہرست ادویات کارخانہ و رسالہ امراض مخصوصہ مرداں ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک آنے پر **مفت** بھیجے جاتے ہیں۔

المشتھر: منیجر کارخانہ امرت دھارا و شفالیہ امرت دھارا

بلڈنگس امرت دھارا اسٹرک امرت دھارا ڈاکخانہ نمبر ۱۹ لاہور

سلسلہ ثانی اٹھارہویں جلد

فسانہ لندن

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری
ایڈیٹر رسالہ ترجمان لاہور

۱۹۲۰ء

لال برادرس
۵ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

(بھارت سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ شیر داس پرنٹر چھپا)

حقوق محفوظ قیمت ۱۲/ [illegible]

۱۸۹۷ء

فہرست مطالب

صفحہ	مضمون	باب
۱۹۸۳	بھائی بھائی کی ملاقات	باب ۱۵۶
۱۹۹۲	جیالیس کا نیا عہدہ	باب ۱۵۷
۱۹۹۷	مسز مارٹیمر لندن میں	باب ۱۵۸
۲۰۱۰	اسرار	باب ۱۵۹
۲۰۲۳	شعلہ وار میاں گنہگار بیوی	باب ۱۶۰
۲۰۳۳	ہیگنس ورتن اور اس کا باپ	باب ۱۶۱
۲۰۴۷	لارا کا عروج	باب ۱۶۲
۲۰۶۷	لارا اور اُس کی خادمہ	باب ۱۶۳

سلسلہ ثانی

فسانہ لندن

اٹھارھویں جلد

باب ۱۵۶ بھائی بھائی کی ملاقات

جو واقعات اس سے پہلے بیان کئے جا چکے ہیں۔ اُن کے دوسرے دن شام کے پانچ بجے کا وقت تھا۔ کہ ارل آف ایتھنگہم کے نام ایک خط موصول ہوا جس کے کونے میں معمولی طریقہ پر "پرائیویٹ" کا لفظ لکھا تھا۔

جو شخص یہ چٹھی ارل کے قصر واقع پال مال میں چھوڑنے آیا۔ وہ اسے چٹھی دے کر کسی طرف کو چلا گیا۔ اس نے اس کے جواب کا بالکل انتظار نہیں کیا۔

جب یہ چٹھی ارل کو دی گئی۔ تو وہ اپنے کتب خانہ میں تھا۔ لفافہ چاک کر کے دیکھا۔ تو اس میں سے اس کے بھائی مسٹر [illegible] کی چٹھی نکلی۔ جو [illegible] لکھی ہوئی تھی۔ معلوم ہوتا ہے صرف [illegible] اس غرض سے خط بدل کر لکھا گیا تھا کہ ارل کے ہاتھوں تک جانے سے پہلے اس چٹھی کو نوکروں میں سے کوئی دیکھ پائے۔ تو تحریر کو پہچان کر [illegible] نہ لے۔

اس چٹھی میں مختصر طور پر صرف اتنا لکھا تھا۔ کہ [illegible]

آگیا ہوں اور ہم عارضی طور پر ٹریفالگر ہوٹل سپرنگ گارڈنز میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہیں آپ کی تشریف آوری کا انتظار ہے۔

ارل اس درخواست کے مطابق بلا تاخیر ہوٹل کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں ایک خادم اسے ایک کمرہ میں لے گیا۔ جس میں اس کا سوتیلا بیٹا تنہا بیٹھا تھا۔ کیونکہ مسٹر آسیٹ فیلڈ نے یہ مناسب نہیں سمجھا۔ کہ چارلس اس گفتگو کو سنے۔ یا اس میں حصہ لے دونوں باپ بیٹوں میں بڑی پرتپاک ملاقات ہوئی۔ دونوں کی طرف سے غیر معمولی محبت کا اظہار ہوا۔ مجموعی طور پر یہ ملاقات اس ملاقات سے بالکل مختلف تھی۔ جو پیرس میں پرڈیٹا اور اس کی ماں کے درمیان ہوئی۔ جس کی کیفیت ہم گذشتہ باب میں درج کر چکے ہیں۔

گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے ارل نے کہا۔ "تامس شکر ہے تمہیں اپنا بیٹا مل گیا ہے۔ اس کے لیے تمہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ اس کا تمہارے ساتھ لندن واپس آنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس نے تمہاری بات کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ تمہیں اس پر پورا اختیار حاصل ہے"

مسٹر ہیوم فیلڈ نے جواب دیا۔ "حضور میں اس مہربانی کے لیے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بے شک چارلس میرے ساتھ واپس آگیا ہے۔ اور اب ساتھ کے کمرہ میں موجود ہے۔ میں نے اسی وجہ سے تمہیں پوشیدہ طور پر یہاں بلانا ضروری سمجھا۔ کیونکہ میں چاہتا تھا۔ اسے اس کی ماں کے روبرو لے جانے سے پہلے تم سے مشورہ کر لوں۔ اور پوچھ لوں۔ تو جو واقعات پیش آچکے ہیں انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ تم اسے دوبارہ اپنے مکان میں داخل ہونے کی اجازت دو گے یا نہیں۔"

"تامس کیا کہتے ہو" ارل نے اظہار تعجب کرتے ہوئے کہا۔ "وہ تمہارا بیٹا ہے۔ اور میرے لیے یہی بات اس کے حق میں سینکڑوں دلیلوں سے زیادہ زبردست ہے۔ اس سے کوئی بھی خطا سرزد ہوئی ہو۔ تمہاری خاطر میں اسے معاف کر چکا ہوں۔ اس کی اور کوئی بھی تازہ خطا میری نظروں میں آئے۔ میں اس کے لیے پہلے سے معافی دینے کو تیار ہوں۔ میری اپنی معافی کا تو کیا ذکر ہے۔ میں اپنی بیوی کی طرف سے بھی معافی دینے کا اقرار کرتا ہوں۔ کیونکہ تم جانتے ہو۔ وہ ایسی عورت نہیں۔ جو اپنے دل میں ذرا سا بھی کینہ رکھتی ہو۔"

"نہیں نہیں۔ نیک نہاد استھر کی نسبت کسی کو خواب میں بھی یہ خیال نہیں آسکتا۔ کہ وہ کسی ذی حیات کی خطا معاف کرنے یا اس سے ہمدردی ظاہر کرنے سے انکار کرے گی" مسٹر ہیسٹ فیلڈ نے جواب دیا۔ "اور تم میرے فیاض بھائی... میرے اٹل دوست۔ میں کیونکر ان الفاظ کے لئے تمہارا شکریہ ادا کر سکتا ہوں۔ جنہیں اپنی زبان سے ادا کر کے تم نے میرے سینہ سے ایک بہت بڑا بوجھ اٹھا دیا ہے یقین جانو لندن سے باہر رہ کر چند دنوں کے عرصہ میں میں نے بہت سخت تکالیف اٹھائی ہیں۔..."

"ضرور اٹھائی ہوں گی" ارل نے اپنے سوتیلے بھائی کا ہاتھ بڑی گرمجوشی سے دباتے ہوئے کہا۔ "بہرحال غنیمت ہے۔ کہ تمہیں اپنا بیٹا واپس مل گیا۔ اور مجھے یقین ہے اگرچہ اس سے بعض خطاؤں کا ارتکاب ہوا ہو۔ تاہم اس کی طرف سے کوئی بات اس قسم کی ظہور میں نہ آئی ہوگی۔ جو ہمارے خاندان کی عزت پر حرف لانیوالی ہو۔ یہ ممکن ہے۔ وہ پرغرور۔ آبائی احکام کے خلاف چلنے والا ناشکر گذار اور انہی کا مخالف ثابت ہوا۔ جو سب سے زیادہ اس کی بہتری چاہتے تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے اپنی ذات کو ایک ریاکار شریر النفس عورت کے حوالہ کر دیا ہو۔..."

"بے شک آرتھر یہ سب باتیں اس نے کی ہیں" مسٹر ہیسٹ فیلڈ نے افسردگی کے لہجہ میں کہا۔ "بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ جیسا تم نے خود اس روز کہا تھا جب ہمیں کتب خانہ میں بہت سی رنجیدہ باتیں معلوم ہوئیں۔ اس نے معلوم کر لیا ہے کہ میں کون ہوں۔ اور پہلے کون تھا۔ وہ اپنے آپ کو میری جائز اولاد سمجھ کر وائیکونٹ ہاسٹن کے نام سے قرض بھی وصول کر چکا ہے۔ اس نے یہاں تک ارادہ کر رکھا تھا۔ کہ تمہیں اپنے خطاب سے دست بردار ہونے پر مجبور کرے۔ اور تمہاری جائداد پر قابض ہونے کی تجاویز عمل میں لائے۔ اس کے لئے وہ مجھے۔ تمہیں اپنی ماں۔ کونٹس یہاں تک کہ نیک نہاد فلارنس ان سب کو قربان کر دینے کے لئے تیار تھا۔" مسٹر ہیسٹ فیلڈ نے غیر معمولی جوش کے لہجہ میں کہا۔ "کیونکہ ان عیار عورتوں کے بس میں آ کر اسے نیک و بد کی مطلق تمیز نہیں رہی تھی۔ لیکن آرتھر میں پوچھتا ہوں۔" اس نے دفعتاً نرم لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔ "کیا ان سب باتوں کو جانتے

ہوئے تم اسے معاف کر سکتے ہو؟"

"آہ! یہ تو کچھ بھی نہیں" ارل نے بڑے مؤثر لہجہ میں جواب دیا۔ "اگر وہ اس سے دس ہزار گنا زیادہ خطاؤں کا مرتکب ہوتا۔ تو بھی میں درگذر کرنے کو تیار تھا۔ تامس میں یقینی طور پر کہتا ہوں۔ کہ اگر اسے حقیقت میں وہ حقوق اور اختیارات حاصل ہوتے جنہیں وہ غلطی سے حاصل سمجھتا تھا۔ اور اگر وہ اپنی تجاویز کو عمل میں لا کر میرے خطاب میری املاک اور میری جائداد پر واقعی قابض ہو جاتا۔ تو بھی تمہاری خاطر مجھے اس کی طرف سے ذرا گلہ نہ ہوتا۔"

یہ سنکر مسٹر ہیٹ فیلڈ کے دل پر بہت اثر ہوا وہ شدت جوش سے اٹھ کر بھائی کے گلے ملا۔ اور ایسی گرمجوشی سے جو ظاہر کرتی تھی۔ کہ اس کی عقیدت درجہ پرستش تک پہنچی ہوئی ہے۔ کہنے لگا۔ "آرتھر تم انسان نہیں فرشتہ ہو۔۔۔ تم انسان نہیں دیوتا ہو۔ افسوس کہ ساری دنیا تمہارے جیسی نہیں۔ ورنہ پھر یہ جھگڑے فساد اور تکرار جو آئے دن دیکھنے میں آتے ہیں دنیا سے نابود ہو جاتے۔ اور اس جہان میں رہ کر بھی لوگ بہشت کی سی زندگی بسر کرتے۔"

"تامس تامس!" ارل نے پُر ملامت لہجہ میں کہا "حیرت ہے میری اتنی سی بات کو تم اس قدر اہمیت دیتے ہو۔ کیا اسی قسم کے حالات پیش آتے۔ تو تمہارا طرز عمل مجھ سے مختلف ثابت ہوتا؟ مگر درگذر تمہارے بیٹے کا تھا۔ اس نے خطا کی۔ اور تم اسے معاف کر چکے۔ تم جو اس کے باپ ہو جسے سب سے زیادہ اس گمراہ نوجوان کی ناشکرگذاری کا صدمہ پہنچا ہے۔ جب تم اسے معافی دے چکے۔ اور تم نے اسے پھر اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ تو پھر میں کون ہوں۔ کہ اس کی خطاؤں کو ناقابل معافی تصور کروں۔ اچھا اتنا تمہارے ذہن میں سما سکتی ہیں۔ کیا وہ میرے ذہن میں جو آخر اس کا چچا ہوں، بھی نہیں ہو سکتیں؟ درگذر کا سوال تو درکنار میں ایسے عذرات تلاش کروں گا۔ جنہیں پیش نظر رکھتے ہوئے اس کی حرکات کو مجبوری پر محمول کیا جا سکے۔ ایمان کی بات یہ ہے کہ اسے چونکہ قدرت نے گرمجوشانہ طبیعت دی ہے۔ اور وہ دنیا میں نمود و نمائش کا بہت خواہاں ہے۔۔۔ اس کے اندر یہ آرزو پائی جاتی ہے۔ کہ میں عزت اور شہرت حاصل کروں۔ اس لئے اس نے یہ نہیں سوچا۔ کہ شہرت اور عظمت کا حصول

اپنے کارناموں سے حاصل کی جاتی ہے۔ کسی سے چھینی نہیں جاتی۔ پرنس آف مونٹونی کی ناموری کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں خیرگی پیدا ہوگئی۔ اس نے اس کی شان عظمت کو تو دیکھا مگر یہ نہیں سوچا۔ کہ جو عزت اسے آج حاصل ہے۔ وہ نہ آبائی ہے۔ نہ کسی کی دی ہوئی۔ بلکہ اس نے اپنی راست شعاری نیک نیتی اور صفات حسنہ سے کام لے کر اسے حاصل کیا ہے۔ غرض تمہارا بیٹا اپنے سینہ میں بلند و بالا خواہشات رکھتا تھا۔ دفعتًا اسے بعض خاندانی اسرار کا علم ہوگیا۔ اور اس نے غلطی سے یہ سمجھ لیا۔ کہ میں خطاب اور جائداد کا جائز وارث ہوں۔ پھر کیا اس شخص کو معاف کرنا بڑی بات ہے۔ جس نے محض ایک دھوکہ میں مبتلا ہو کر فرضی تاج امارت کے لئے ہاتھ پھیلایا۔ اور ایک سراب کو حاصل کرنے کی غرض سے والدین رشتہ داروں اور دوستوں کو اپنی راہ سے ہٹانے میں دریغ نہ کیا۔ واہ! اگر ایسے نوجوان کو معاف نہیں کیا جاسکتا۔ تو اور کسے کیا جاسکتا ہے۔"

"آرتھر جس فیاضی سے تم نے اس کی عظیم خطاؤں کو نظر انداز کرنا منظور کیا ہے اس کے خلاف میں ایک لفظ بھی اپنی زبان سے کہنا نہیں چاہتا۔ اس کے علاوہ آخر وہ میرا بیٹا ہے۔ اور کیا میں تمہارے سامنے ہوئے ہیں اس سے صاف لفظوں میں اس بات کا اقرار نہیں کر چکا۔ کہ میں نے تمہاری ساری خطائیں معاف کر دی ہیں۔ لیکن جب میں سوچتا ہوں۔ کہ اپنی مجنونانہ خواہشات کے زیر اثر وہ خطاب اختیار ہو کر تم پر اور تمہارے خاندان پر کیسی مصیبتیں نازل کرسکتا تھا۔"...

"نہیں ناس تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے" ارل نے مسکراتے ہوئے قطع کلام کر کے کہا۔ "اگر تم یہ خیال کرتے ہو۔ کہ خطاب یا جائداد ہاتھ سے نکل جانے سے مجھے کسی طرح کا رنج و افسوس ہوتا۔ تو یہ تمہاری غلطی ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں میرے لئے ان چیزوں کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ ان سے میری راحت میں اضافہ یا تخفیف نہیں ہوسکتی"۔

"جو کچھ بھی ہو۔ بہرحال میں نے ایسا انتظام کر دیا ہے۔ کہ آئندہ کبھی نہیں اس قسم کا نقصان برداشت کرنے کا امکان نہیں ہوسکتا" مسٹر ہیٹ فیلڈ نے بڑی گرمجوشی سے کہا۔ "کیونکہ میں نے ان مہلک خاندانی کاغذات کو جن میں ارل کے خطاب

اور جائداد کا راز پوشیدہ تھا۔ اپنے ہاتھ سے اس نوجوان کے سامنے جلا کر خاک کر دیا ہے۔ جس نے انہیں اس مقام سے نکالنے کی جرأت کی۔ جہاں انہیں بحفاظت رکھا گیا تھا۔ اور میں خدا کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آج میں تمہارے روبرو یہ الفاظ کہنے کے قابل ہوا۔"

"ٹامس ذرا دیر پیشتر تم نے مجھے فیاض کہا تھا" ارل نے جواب دیا "اور وہ بھی محض اس لئے کہ میں نے درگذر کی ایک معمولی رعایت سے کام لیا۔ جو ہر ایک سچے عیسائی کا فرض ہے۔ لیکن میرے عزیز بھائی حقیقی فیاضی کا اظہار خود تمہاری طرف سے ہو رہا ہے۔ کہ سالہا سال تک تم نے صاحب اختیار ہوتے ہوئے وہ رتبہ امارت جو تمہارا حق تھا۔ مجھ سے نہیں لیا۔ اور اب ان دستاویزات کو جن کی بدولت تم جب چاہتے میری تمام ملک پر قابض ہو سکتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے تلف کر دیا۔ جہاں تک حرص اور فطرت انسانی کا تعلق ہے۔ تمہاری فیاضی میری نام نہاد فیاضی سے اتنی ہی وسیع اور فراخ تر ہے۔ جس طرح بند پانی کے جوہڑ کے مقابلہ میں وسیع و عریض بحرالکاہل ہو سکتا ہے۔"

یہ الفاظ ارل کے منہ سے ایسی گرمجوشی کے ساتھ ادا ہوئے۔ جن سے صداقت کی بو آتی تھی۔ اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس کے دل سے نکل رہے ہیں۔ انہیں کہتے ہوئے اس نے آنسو کا ایک قطرہ اپنی آنکھوں سے پونچھ ڈالا۔

اسکے بعد دفعتاً بظاہر ایک ہی خیال کے زیر اثر جو ان کی باہمی عقیدت اور محبت پر مبنی تھا۔ دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لئے۔ اور دیر تک انہیں دبائے رکھا۔ اس عرصہ میں کسی کے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا۔ کیونکہ جس وقت قلب انسانی کی امنگیں جوش پر آتی ہیں۔ تو ان کے اظہار کے تمام ذریعے مسدود ہو جاتے ہیں

ایک طویل وقفہ کے بعد مسٹر ہیٹ فیلڈ نے کہا "ابھی میں نے اپنے بیٹے کی نسبت تمہیں سارے حالات نہیں بتائے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے۔ کہ بہت سے حالات سے خبردار نہیں کیا۔ کیونکہ اس شریر النفس عورت نے جس کا ذکر مسٹر ولیرز نے کیا تھا۔۔ میری مراد پرڈیٹا سلنگبی سے ہے۔۔۔ جو اوٹھم کے پرڈیٹا نام رکھ

یا پرڈیٹا فنسٹر بلارڈنگ ۔۔۔؟

"آہ میں تمہارا مطلب سمجھ گیا۔" ارل نے ترحمانہ انداز سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "غالباً اس چالاک عورت نے دھوکہ سے تمہارے بیٹے کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ کیا سچ مچ ایسا ہی ہوا ہے؟"

"افسوس کہ ایسا ہی ہوا ہے۔" مسٹر ہیتھ فیلڈ نے کہا۔ اور اس کے بعد اس نے وہ تمام واقعات بیان کئے۔ جو ارتھر سے رخصت ہونے کے بعد سے پیش آئے تھے۔ گرینیچ کے قریب حادثہ پیش آنا۔ ڈوور میں دو فوجی افسروں سے ملاقات [illegible] بیٹے کی لاش پرڈیٹا کے ساتھ ملنا اور وہ شرطیں جو اس کے ساتھ طے ہوئی تھیں۔

"اے کاش تم ایک دن پہلے وہاں پہنچ جاتے۔ کہ یہ شادی ظہور میں نہ آتی [illegible] نے زور سے کہا۔ [illegible] نہایت افسوسناک ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کے لئے [illegible] جو ہمارے [illegible] دنیا میں [illegible] بڑی عزت [illegible] ہوتی ہے۔"

"بے شک [illegible] یہ بات میرے [illegible] کو مجروح کر رہی ہے۔" مسٹر ہیتھ فیلڈ نے [illegible] لہجہ میں کہا۔

"مگر باوجود اس کے ابھی امید باقی ہے۔" ارل نے جو کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ یکایک اپنے بھائی کے سامنے کھڑے ہو کر کہا۔

"امید؟" [illegible] متعجب ہو کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرہ پر [illegible] کی جھلک پیدا ہو گئی۔ اگرچہ اسے معلوم نہ ہو سکا۔ کہ اس خوشی کا سبب کیا ہے۔

"ہاں امید۔" ارل نے زوردار لہجہ میں کہا۔ اور پھر کچھ سوچ کر [illegible] نے اپنی آواز کو دبا دیا۔ گویا وہ ڈرتا تھا۔ دیوار بھی [illegible] ان الفاظ کو [illegible] "کیا اس عورت نے تمہارے روبرو [illegible] نہیں کہا۔ کہ وہ ایک اور شادی کرنا چاہتی ہے۔"

مسٹر ہیتھ فیلڈ نے جواب دیا۔ "بے شک اس نے ایسا کہا تھا۔ اور اس کے الفاظ اطوار سے میں بھی اندازہ کرتا ہوں۔ کہ یہ اس کا پختہ ارادہ ہے۔"

"اس کے علاوہ اس کے خصائل کا جس قدر علم ہے اسے پیش نظر رکھتے ہوئے بھی [illegible]" ارل نے [illegible] کرتے ہوئے کہا۔ "ہم یقین کر سکتے ہیں۔ کہ جب سے کسی عزت دار صاحب حیثیت شخص کی طرف سے شادی کی درخواست [illegible]

منظور کرنے میں سر مو تامل نہ کرے گی۔ پس جس روز اس نے دوسری شادی کر لی اسی دن سے چارلس کو یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ وہ اپنی سابقہ شادی کو منسوخ سمجھے۔"

"آہ میرے عزیز آرتھر میں نے تمہارا مطلب سمجھ لیا" مسٹر ہیٹ فیلڈ نے جس کے دل سے ایک بھاری بوجھ اٹھ گیا تھا۔ کہا۔ لیکن دفعتاً کچھ سوچ کر اس کے لہجہ میں بھی افسردگی کی جھلک پیدا ہوگئی۔ اور وہ ایک لمحہ کے بعد کہنے لگا "اس کے باوجود دونوں کا رشتہ شادی تو پھر بھی قائم رہے گا۔"

"جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہمارے ملک کا قانون شادی سراسر خلاف فطرت اور نہایت ناقص اور معیوب ہے" ارل نے بڑے پرجوش لہجہ میں کہا "جائے غور ہے۔ کہ جب چارلس نے اس عورت کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور خود اس عورت نے اس بات کا اقرار کر لیا۔ کہ میں آئندہ اس سے ملنے کی کوشش نہ کروں گی۔ تو کیا اخلاقی نقطہ خیال سے ان کی شادی فسخ نہ ہونی چاہئے یا پھر اگر وہ عورت دوسری شادی کر لے۔ اور اس طرح پر خود ثابت کر دے کہ تمہارے بیٹے سے اس کا کامل طور پر قطع تعلق ہو چکا ہے۔ یعنی اس نوجوان سے جسے اس نے کئی ناپاک ترکیبوں سے اپنے دام تذویر میں پھنسایا تھا۔ تو کیا اس حالت میں چارلس ہیٹ فیلڈ پر شادی کی راحت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کئے رکھنا ایک قابل نفرت ریاکاری میں داخل نہ ہوگا؟ کیا یہ بات خلاف انسانیت اور خلاف فطرت نہیں۔ کہ تمہارا بیٹا محض اس واسطے اپنی باقی زندگی ایک شادی شدہ کنوارے کی حیثیت میں بسر کرے کہ اس نے ایک بار شادی کے معاملہ میں غلطی کی۔ اور پھر جلدی ہی اس سے متنبہ ہو کر اس عورت سے بے تعلقی اختیار کر لی۔ ایسے حالات میں اگر مجھ سے رائے لی جائے۔ اور میرا مشورہ کچھ اہمیت رکھتا ہو۔ تو میں یقیناً یہی کہوں گا۔ کہ ایسے نوجوان کو ضرور دوسری شادی کر لینی چاہئے۔ پھر کیا تم خیال کر سکتے ہو۔ کہ جو بات میں دوسروں کے لئے درست سمجھتا ہوں۔ اس پر خود عمل کرنے سے قاصر رہوں گا؟ بالکل نہیں۔ اس لئے یقین جانو کہ اگر وقت گذرنے پر پرڈیتا نے کسی دوسری جگہ شادی کر لی۔ اور تمہارے بیٹے نے اپنے افعال سے اسی طرح تاسف اور پشیمانی برقرار رکھی۔ جیسے اب کی ہے یعنی آئندہ کے لئے اس کا چلن ہر لحاظ سے اطمینان بخش رہا۔ اور اسے پھر ایک بار میری فرانسس کے ساتھ سابق کی طرح محبت ہوگئی۔ جیسا کہ میں یقین رکھتا ہوں۔ اس

غریب کو باوجود تمام پیچیدگیوں کے اب تک اس کے ساتھ ہے۔ تو میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں مجھے ان دونوں کی شادی کی اجازت میں ذرا بھی انکار نہ ہوگا۔ کیونکہ میں ہرگز نہیں چاہتا۔ میرے کسی فعل سے کسی کی خوشی میں خلل پیدا ہو۔"

مسٹر ہیٹ فیلڈ نے کہا۔ "اور حضور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ ایک غیر جانبدار شخص کی حیثیت میں اور معاملہ کو اس پہلو میں دیکھتے ہوئے گویا مجھے اس سے کچھ بھی تعلق نہ ہو۔ میرا اپنا طرز عمل یہی ہوتا۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے۔ کہ تمہاری زبان سے اس قسم کے آزادانہ خیالات سنے بغیر مجھے ان کے اظہار کی جرأت نہ ہوتی۔"

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے ارل کہنے لگا "سچ پوچھو۔ تو معاملہ کا قدرتی پہلو یہی ہے۔ ایک نوجوان کسی سخت غلط فہمی میں مبتلا ہو کر ایک ایسی عورت سے شادی کرتا ہے۔ جو اس کے نزدیک نیکی اور پاکبازی کا مجسمہ ہے۔ لیکن جو حقیقت میں صدہا گناہوں اور خطاؤں کی مرتکب ہو چکی ہے۔ اس کے بعد دونوں پرزور تحریری شرطوں کی بنا پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔ ایسے حالات میں اگر کسی قانونی عدالت سے مدد لی جائے۔ تو وہ یقیناً دونوں کو جدا ہو جانے کا مشورہ دیتی۔ لیکن کیا ایک ایسے معاملہ کو عدالت میں لانے کی بجائے اپنے طور پر طے کر لینا بہتر نہیں ہے؟ کہ اگر وہ عورت کسی دوسرے شخص سے شادی کر لے۔ تو اس طرح اس مرد پر جس نے غلط فہمی میں مبتلا ہو کر اس سے شادی کی تھی۔ اس عورت کا جو حق باقی تھا۔ وہ اس دوسری شادی کے ذریعہ یقینی طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ ایک طرح پر وہ خود باہمی تعلقات کے انقطاع کا موجب بنتی ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ قانون صرف پہلی شادی کو ہی جائز قرار دیتا لیکن اخلاق ایسے خلاف فطرت انتظام کو ہرگز پسند نہیں کر سکتا۔ یہ میرے ذاتی عقائد ہیں۔ اور اگر میں سو سال تک بھی ان پر غور کرتا رہوں۔ تو ان میں فرق نہیں آ سکتا

"افسوس کہ اس دنیا میں انسانوں کے غلط خیالات سے سینکڑوں ناانصافیاں ہو رہی ہیں۔ اور مضحکہ خیز تمدنی پابندیاں بے شمار حالتوں میں راحت کی ناکامی کا موجب ثابت ہوتی ہیں۔" مسٹر ہیٹ فیلڈ نے انداز حسرت سے کہا۔

"درست ہے" ارل نے پھر ایک بار پہلو بدلتے ہوئے اپنی گفتگو ختم کر کے اور اب اس کے چہرہ پر دوبارہ مسکراہٹ کی جھلک نمودار تھی [illegible]

تھا۔ سن! تمہاری حالت میں ایک اور معاملہ ایسا ہے جسے پیش نظر رکھنا میرے لئے فرض ہے۔ تم نے انتہا درجہ کی فیاضی سے کام لے کر ان دستاویزات کو جلا دیا۔ جن سے ننانوے فیصدی آدمی ایسے حالات میں ضرور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے۔ میرے اور میرے کنبہ کی عزت کے تمام معاملات میں تم نے انتہائی شرافت کا ثبوت دیا۔ اور اگر کسی امداد کی ضرورت نہیں تو تمہارے اس حسن سلوک کی وجہ سے بھی میرا فرض ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ اپنی بیٹی کی شادی تمہارے بیٹے کے ساتھ ہونے میں مدد دوں۔ پہلا میری تجویز یہ ہے۔ کہ مسز دستا پرڈو ٹیلک کے ساتھ چارلس کی افسوسناک شادی کو بمنزلہ راز رہنے دیا جائے۔ وہ تھوڑے عرصہ کے لئے انگلستان سے باہر چلا جائے اور زندگی کی مصروفیتیں اس رہی سہی الفت کو جو اس کے سینہ میں پرونیا کے لئے باقی ہے تلف کر دیں۔ اس آخری مشورہ کے متعلق ایک خاص تجویز میرے ذہن میں ہے جسے میں عنقریب تمہارے روبرو پیش کروں گا۔ لیکن اس ناخوشگوار شادی کا معاملہ تو ایسا ہے۔ کہ اگر کوئی اور وجہ پیش نظر نہ ہو۔ تو اسے بمنزلہ راز رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ہم [illegible] سے اس کا ذکر کر دیں۔ تو اس کا نتیجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ تمہاری بیوی یا میری بیوی یا فرانسس کو رنج ہو۔ بہرحال فرانسس کو تو اس معاملہ سے بالکل ہی بے خبر رکھنا چاہئے۔ اور یہ بھی میری خواہش نہیں۔ کہ لیڈی ایلنگھم کو ناحق ایک ایسے افسوسناک واقعہ سے رنجور کیا جائے۔"

"بے شک۔ آرتھر! تم سچ کہتے ہو" مسٹر ہیٹ فیلڈ نے جواب دیا۔ "اور مجھ سے پوچھو تو لیڈی جارجیانہ کو بھی یہ جان کر راحت محسوس نہیں ہو سکتی۔ کہ اس کے بیٹے کو اپنی مجنونانہ خواہش اور غلط فہمی کی وجہ سے ناجائز اولاد ہونے کی تلخ حقیقت سے خبردار ہونا پڑا۔ اور اس کی افسوسناک شادی کا ذکر تو میں بہرحال اس کے سامنے نہیں کرنا چاہتا۔"

ارل ایلنگھم کہنے لگا۔ "یہ بھی اچھا ہوا۔ کہ جس روز [illegible] بہت سی افسوسناک باتیں معلوم ہوئی تھیں۔ ہم نے عورتوں کے روبرو اس معاملہ کا زیادہ مفصل ذکر نہیں کیا تھا۔ صرف اتنا کہا تھا۔ کہ چارلس ایک خراب عورت کے دام میں [illegible] کو [illegible] گیا ہے۔"

مسٹر ہیٹ فیلڈ نے کہا۔ "میں اس وقت اپنی بیوی کو سارے حالات سے خبردار کرنے کی حماقت کا مرتکب ہونے والا تھا۔ کہ تمہارے کہنے سے رک گیا۔ ورنہ ممکن تھا۔ کہ میں اُسے کاغذات کی گمشدگی اور اس بات سے بھی خبردار کر دیتا کہ چارلس میرے تمام گذشتہ حالات زندگی سے واقف ہو چکا ہے۔"

ارل نے کہا۔ "ٹامس سچ پوچھو۔ تو یہ میرا دیا ہوا مشورہ نہ تھا بلکہ حقیقت میں۔۔۔"

"مجھے یاد آگیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے۔ کہ تم چارلس کی تلاش میں رخصت ہونے لگے۔ اور میں نے یہ دیکھ کر کہ میری بیوی کو اتنا ہی معلوم ہو کے سخت پریشان ہو گئی ہے۔ کہ ہمارا بیٹا فرار ہو چکا ہے۔ اسے مزید تشویش سے بچانے کی خاطر تفصیلی حالات بیان نہیں کئے تھے۔"

ارل نے کہا۔ "میرے لئے اب یہ بیان کرنا غیر ضروری ہوگا۔ کہ چارلس کی تلاش کا فیصلہ کرنے کے بعد میں اور ولیرز مختلف راستوں پر روانہ ہوئے۔ اور جگہ جگہ دریافت کرتے گئے۔ کہ اس حلیہ کے مسافر اس راستہ سے گزرے یا نہیں۔ لیکن ہمیں اپنی تلاش میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اور آخر بہت رات جا چکی تھی۔ جب میں لندن کو واپس آیا۔ ولیرز مجھ سے بھی گھنٹہ دو گھنٹے بعد پہنچا۔۔ لیکن مجھے یاد آگیا ہے۔ ہم اس خشک مضمون پر گفتگو کر رہے ہیں۔ اور چارلس دوسرے کمرہ میں ہمارا منتظر ہے۔"

"ہاں اور میرے عزیز آرتھر تم نے یہ بھی تو کہا تھا۔ کہ میں نے اس کے متعلق ایک تجویز سوچی ہے۔ مگر تم نے اسے اب تک ظاہر نہیں کیا۔" مسٹر ہیٹ فیلڈ نے کہا۔

لارڈ الینگھم کہنے لگا۔ "ٹھیک ہے۔ میں اس کی کیفیت ابھی بیان کئے دیتا ہوں کل سہ پہر کو مجھے پرنس آف مونٹونی کی طرف سے علالت میں لکھا ہوا ایک خط موصول ہوا تھا۔ جس میں یہ افسوسناک خبر درج تھی کہ اس کے ذی شان فرمانبردار اول دوئے کیسل سکالا کا بارون کی مختصر علالت کے بعد انتقال ہو چکا ہے۔ یہ خبر پرنس کو ایک خاص قاصد کے ہاتھ کل صبح پہنچی تھی۔"

"اور اس طرح پر اب وہ خود کیسل سکالا کا گرینڈ ڈیوک بن چکا ہے۔" مسٹر ہیٹ فیلڈ نے کہا۔

ارل آف الینگہم کہنے لگا " بے شک وہی اب کیسل سکالا کا حکمران ہے۔ اور وہ ایسا شخص ہے۔ جو نہ صرف ... اٹلی کو تازہ دم کر دے گا۔ بلکہ اس کی رعایا اس سے ہر طرح خوش رہے گی۔ اس کا ارادہ کل کیسل سکالا کو روانہ ہو جانے کا ہے۔ اور اگرچہ ایسے حالات میں اس سے کوئی درخواست کرنا معیوب ہوگا۔ تاہم میں اس امید پر اس سے چارلس کی سفارش کرنے کی اُمید رکھتا ہوں۔ کہ میری بیان کردہ کیفیت حالات پیش آمدہ میں معقول عذر ثابت ہوگی "

" مگر وہ درخواست کیا ہوگی ؟" مسٹر ہیٹ فیلڈ نے پوچھا۔

" میں گرینڈ ڈیوک سے ... کیونکہ ہمیں اب پرنس کو اسی لقب سے یاد کرنا چاہیے۔ درخواست کروں گا۔ کہ آپ چارلس کو اپنے ہمراہ ایک ایڈیکانگ کی حیثیت میں لے جائیں۔ تمہارا بیٹا اطالوی زبان روانی کے ساتھ بول سکتا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کیسل سکالا میں اپنے طویل قیام کی وجہ سے وہ ان فرائض کے ہر طرح اہل ثابت ہوگا۔ جنہیں اس کے سپرد کرنا مطلوب ہے۔ اس کے علاوہ اس ذریعہ سے اس کی تیز خواہشات اور پُر شوق جذبات بھی ایک حد تک فرو ہو جائیں گے۔ کیونکہ ایک ایسے شخص کی صحبت میں رہ کر جس نے ذاتی قابلیت سے ہی تمام تر عروج حاصل کیا ہے اس کے اندر تقلید کی خواہش پیدا ہوگی۔ اگر ابتدائی جدوجہد میں اس کے جذبات نے اسے غلط راستہ پر ڈالا۔ تو اس کے بواعث دوگونہ تھے۔ ایک تو وہ خود اپنے متعلق غلط فہمی میں مبتلا تھا۔ اور دوسرے ایک شریر النفس عورت نے اس پر کئی طرح کے مضر اثرات ڈالے۔ لیکن ایک ایسے قابل ستائش شخص کی صحبت میں رہ کر جیسا کہ موجودہ گرینڈ ڈیوک ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ تمہارا بیٹا نیک قابل قدر افسر ثابت ہوگا "

مسٹر ہیٹ فیلڈ یہ تجویز سنکر بہت خوش ہوا۔ اور کہنے لگا " میرے عزیز بھائی تمہارا سلوک نہایت فیاضانہ اور عنایت آمیز ہے۔ میں کس منہ سے اس کے لئے شکریہ ادا کر سکتا ہوں "

ارل کا بیان میری رائے میں اب وقت آگیا ہے۔ کہ چارلس کو اس کشمکش و پیچ کی حالت سے نجات دی جائے۔ جس میں وہ اب تک مبتلا ہے "

مسٹر ہیٹ فیلڈ اٹھ کر دوسرے کمرہ میں گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد چارلس کو ساتھ لیکر واپس

آیا۔ اس کا چہرہ زرد اور آنکھیں فرش زمین کیطرف جھکی ہوئی تھیں۔

"میرے عزیز" ارل نے اس نوجوان سے بغل گیر ہوتے ہوئے کہا "زمانہ ماضی کی نسبت ایک لفظ بھی زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جہاں تک حافظہ ان واقعات کو فراموش کر سکتا تھا۔ انہیں فراموش کر دیا جا چکا ہے"

چارلس کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ اگرچہ دل میں متضاد جذبات کام کرتے تھے۔ ایک طرف اس معافی سے جس کا ذکر ارل نے کیا۔ انتہا درجہ کی خوشی اور شکر گذاری کا احساس تھا۔ اور دوسری جانب اس بات کی پشیمانی کہ میں نے ایک ایسے نیک نہاد شخص کے خلاف کسی برے خیال کو اپنے دل میں جگہ دی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس بات کا اضطراب تھا۔ کہ میں اس آسانی سے ان بدکار عورتوں کے بہکانے میں آگیا۔ اور جن غلطیوں کا اس سے ارتکاب ہوا تھا۔ ان کی وجہ سے سخت شرمساری بھی تھی لیکن جس وقت اس نے اپنے باپ اور ایلنگھم کی زبانی اطمینان بخش اور پرمحبت کلمات سنے۔ اور جب اسے معلوم ہوا۔ کہ میری ان افسوسناک حرکات کا میری ماں کونٹس اور لیڈی فرانسس کو علم نہیں ہو سکا۔ نیز جب اسے اس تجویز سے خبردار کیا گیا۔ جو ارل نے اس کے مستقبل کی نسبت سوچی تھی۔ اور جس کے رو سے اسے آئندہ کیسل سکالا کے نئے گرینڈ ڈیوک کی صحبت میں رہنے کا موقعہ مل سکتا تھا۔ جسے وہ مشاہیر عہد میں سب سے زیادہ قابل قدر سمجھتا تھا۔ تو رفتہ رفتہ اس کے ذہن میں بھی اطمینان محسوس ہونے لگا۔ اور اس نے جان لیا۔ کہ مستقبل کسی طرح حوصلہ شکن اور یاس آمیز نہیں ہے

لیکن واضح رہے کہ اس گفتگو کے دوران میں اس دوسری تجویز کا مطلق ذکر نہیں آیا۔ جو مسٹر سیٹ فیلڈ اور لارڈ ایلنگھم کے درمیان غیر معمولی سرگرمی کے ساتھ زیر بحث آچکی تھی۔ اور جس کے سلسلہ میں ارل نے بعض نہایت قابل قدر خیالات کا اظہار کیا تھا۔ ہمارا مطلب اس شادی کے امکان سے ہے۔ جو چارلس اور لیڈی فرانسس ایلنگھم کے درمیان ہونی تھی

چارلس اس تجویز سے کہ اسے گرینڈ ڈیوک کا ایڈیکانگ بنایا جائے گا۔ بہت ہی خوش ہوا۔ چنانچہ ارل نے اس بات کا وعدہ کیا۔ کہ میں کل صبح سویرے ہی گرینڈ ڈیوک سے بارکہم پلیس میں مل کر یہ درخواست پیش کروں گا۔ کہ مناسب ابتدائی انتظامات عمل

میں لائے جائیں۔

اس کے بعد ارل آف ایلنگہم مسٹر ہیتھ فیلڈ اور چارلس تینوں ارل کے قصر واقع پال مال کو روانہ ہوئے۔ جہاں مسٹر ہیتھ فیلڈ اور چارلس کی آمد سے مکینوں کو جو خوشی ہوئی۔ اس کا اندازہ ناظرین خود کر سکتے ہیں۔

باب ۱۵۷ چارلس کا نیا عہدہ

یہ امر واقعہ ہے۔ کہ پرنس آف مونٹونی کو اب کیسل سگالا کے گرینڈ ڈیوک کا رتبہ حاصل ہو چکا تھا۔ اور ہمارے وہ ناظرین جنہوں نے اس نوجوان سے وفاشتی کا لطف اٹھایا ہے۔ وہ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ فسانہ لندن کے سلسلہ اول کا گمنام رچرڈ مارکہم ہی ہے جس کی پیشانی پر تاج شاہانہ زیب دے رہا ہے۔

اس شخص نے نیکی کی راہ پر چلتے ہوئے جیسی مصیبتیں اٹھائیں۔ جن مشکلات کا مقابلہ کیا۔ اور جس طرح پرخطر آزمائشوں کے وقت بھی نیکی اور راست شعاری کو ترک نہ کیا۔ اس سے ہمارے ناظرین پوری طرح آگاہ ہیں۔ اور ہم واقعات گذشتہ کے اعادہ سے انہیں پریشان کرنا نہیں چاہتے۔ غالباً ہمارے لیے اس ملاقات کی مختصر کیفیت بیان کرنا ضروری ہوگا۔ جو اس موقعہ پر لارڈ ایلنگہم اور رچرڈ مارکہم حال گرینڈ ڈیوک آف کیسل سگالا کے درمیان ہوئی۔ مختصر یہ کہ اگرچہ گرینڈ ڈیوک کو اپنے خسر کے انتقال کا بہت رنج تھا۔ تاہم اس نے ارل آف ایلنگہم کا دلی تپاک سے خیر مقدم کیا۔ اور اس کی اس تجویز کو کہ چارلس ہیتھ فیلڈ اس کا ایڈیکانگ ہو۔ بلا توقف منظور کر لیا۔ ارل اس خوشخبری کو لے کر پال مال میں پہنچا۔ اور چارلس کو اپنے کمرہ میں بلا کر بہت دیر تک اسے سمجھاتا رہا۔ کہ میرے عزیز تمہارا یہ فرض ہے کہ گذشتہ غلطیوں اور خطاؤں کی تلافی اپنے آئندہ طرز عمل سے کرو۔ چارلس نے امیر موصوف کے تمام خیالات کو گہری دلچسپی سے سنا۔ اور اس بات کا وعدہ کیا۔ کہ آپ نے مجھ سے اس موقعہ پر جو احسان کیا ہے۔ میں اسے ہرگز فراموش نہ کروں گا۔ اور آپ کی نصیحت پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھوں گا۔

اس کے بعد چارلس کی روانگی کی تیاریاں عمل میں لائی گئیں۔ اور چند گھنٹے بعد وہ اپنے رشتہ داروں سے رخصت ہو کر اس غرض سے مارکیم پلیس کی طرف روانہ ہوا۔ کہ کیسل سکالا کے نئے تاجدار کے عملہ میں شریک ہو۔

باب ۱۵۸ مسز مارٹیمر لندن میں

مسز مارٹیمر ۔۔ کیونکہ جیسا ہم پیشتر بیان کر چکے ہیں۔ اس عورت کو جو اس سے پہلے مختلف اوقات میں مسز سلنگسبی، مسز ٹارنر اور مسز [illegible] کے ناموں سے موسوم ہوتی رہی ہے۔ آئندہ ہم اسی نام سے موسوم کرتے رہیں گے ۔۔۔۔ اس نظارہ کے دو دن بعد جو پیرس کے مکان واقع رو مونتھابور میں پیش آیا تھا۔ [illegible] شریر النفس عورت اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جس کی غرض سے وہ [illegible] مقام کو واپس آئی۔ بدل آمادہ تھی۔ لیکن جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے۔ اسے اپنے شوہر کے موجودہ مقام سکونت کا مطلق علم نہ تھا۔ اور نہ کوئی ممکن ذریعہ ایسا تھا۔ جس سے وہ اس کی جستجو کر سکتی۔ فی الحقیقت یہ بھی محض اس کا ایک خیال تھا۔ کہ وہ لندن ہی میں موجود ہے۔ تاہم اس خیال کو جسے اگر وہم قرار دیا جائے۔ تو بیجا نہ ہوگا۔ اس کے ذہن میں اس قدر تقویت حاصل ہو چکی تھی۔ اور وہ جس کام کے لئے لندن آئی۔ اس پر اس درجہ تلی ہوئی تھی۔ کہ اس نے عہد کر لیا۔ خواہ کچھ ہو جائے۔ میں اس تلاش میں کامیاب ہونے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کروں گی

صدر مقام میں پہنچکر اس نے علاقہ سوتھوارک کے ایک چھوٹے سے قہوہ خانہ میں سکونت اختیار کی۔ اور اسی روز غروب آفتاب کے بعد وہ نئے قسم کا لباس پہنکر اس مکان کی طرف روانہ ہوئی۔ جو کسی زمانہ میں ٹارنر کاٹیج کے نام سے مشہور تھا۔ جیسا کہ ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا۔ یہ مکان سٹریتھم اور ٹوٹنگ کے درمیان واقع تھا۔ عمر رسیدہ عورت نے جو زمانہ کے گرم و سرد سے خوب واقف اور طبع انسانی سے اچھی طرح خبردار تھی۔ اپنے دل میں سوچا۔ کہ اس غیر معمولی کشش کے زیر اثر جو ایسے موقعوں پر کام کیا کرتی ہے۔ ٹارنر اگر لندن میں موجود ہے۔ تو ضرور اس مکان کے آس پاس رہتا

یا گاہ بہ گاہ وہاں جاتا ہوگا۔ جہاں رہ کر اس نے کئی افسوسناک حرکات کیں۔ اور ان کے عوض بہت سی مصیبتیں اٹھائی تھیں۔

مسز ہارٹیمر اس بات کو خوب جانتی تھی۔ کہ اس مکان میں ٹارنر نے اپنے بہترین ایام راحت بسر کئے تھے۔ اور اسی کے گرد مزید عمارات کی تیاری سے وہ عظیم دولت فراہم کرنے کی فکر میں تھا۔ یہی وہ مقام تھا۔ جہاں رہتے ہوئے ناعاقبت اندیش حریص نے اپنی بیٹی کی عصمت فروخت کی۔ اور یہیں اس نے عیاش امیر کو مقتول دیکھا۔ جس نے اسکی نور چشم راحت جان روزامنڈ کو برباد کیا تھا۔ پھر یہیں پر اسے قتل کے خوفناک جرم میں گرفتار کیا گیا۔ غرض کہ یہ مقام اس کے لئے کئی طرح کی رنجدہ یاد رکھنے والا تھا

سارے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسز ہارٹیمر نے دل سے کہا کہ وہ ضرور گاہ بہ گاہ اس مکان کو دیکھنے آتا ہوگا۔ جہاں کسی زمانہ میں وہ اطمینان کی زندگی بسر کیا کرتا تھا

یہ خیالات تھے۔ جن کے زیر اثر وہ پاپیادہ اس مکان کی طرف روانہ ہوئی۔ جہاں کسی زمانہ میں وہ اس شخص کی بیوی کی حیثیت میں چند گھنٹے بسر کر چکی تھی۔ جسے اب وہ تلاش کرتی پھر رہی تھی۔

رات کے نو بج چکے تھے۔ کہ وہ اس گلی میں داخل ہوئی۔ جہاں آج سے بیس سال پیشتر ٹام رین نے مرنیک کرٹس سے دو ہزار پونڈ چھینے تھے۔

پنہ منٹ کے عرصہ میں وہ اس مکان کے سامنے پہنچ گئی۔ جس کی سپید دیواریں رات کی تاریکی میں صاف نمودار تھیں۔ اور پھر جب اسے دفعتاً وہ وقت یاد آیا۔ جب اسی مقام پر اسے جعلسازی کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا۔ تو بے شمار تکلیف دہ خیالات اس کے ذہن میں تازہ ہونے لگے۔

آہ! اس عرصہ میں وہ کیسے عظیم انقلابات سے گذر چکی تھی۔۔ کیسی اہم تبدیلیاں اس کی اپنی زندگی میں واقع ہو چکی تھیں۔

وہ اس عرصہ میں ایک قیدی کی حیثیت سے جیلخانہ نیوگیٹ میں رہی۔ وہیں اس کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جسے ساتھ لے کر وہ کالے پانیوں میں پہنچی۔ وہ لڑکی اب بالغ ہو چکی تھی۔ اور اسکی سرشت میں ماں کی سی عیش پرستی موجود تھی۔ گو ارتکاب جرائم کی خواہش اتنی زبردست نہ تھی۔ پھر وہ لڑکی اب اپنی ماں سے خود سر ہو کر یہ معاملہ

میں اس کے خلاف مشاغل کرنے اور اپنے حکم منوانے پر تلی ہوئی تھی۔

بے شمار متنوع واقعات اس وقت سے لے کر جب مسز بارٹیمر مسز ٹارنر کی حیثیت سے اس مکان میں مکونت پذیر ہوئی تھی۔ اب تک ظہور میں آچکے تھے۔ لیکن مکان کی ظاہری شکل وصورت میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ فرق اگر کچھ تھا۔ تو فقط اس قدر کہ ۱۹ سال پہلے جب وہ یہاں سے رخصت ہوئی۔ تو اس کے گرد بے شمار چھوٹے چھوٹے پودے اُگے ہوئے تھے۔ جو بڑھ کر تناور درخت بن چکے تھے۔ جن کے اندر اب یہ مکان زیادہ مکمل طور پر گھرا ہوا نظر آتا تھا۔ مکان کے گرد باغ کے باہر ایک اونچی اور مضبوط باڑ بھی موجود تھی۔

گلی سے ہو کر مکان کی طرف بڑھتے ہوئے بڑھی عورت اپنے دل سے کہنے لگی "اے کاش یہ مکان اب بھی میرا ہوتا۔ کہ میں زندگی کی کشاکش سے نجات پا کر اس مصروف اور تکلیف دہ دنیا سے جدا۔ تنہائی میں آرام کی زندگی بسر کر سکتی۔ مگر افسوس یہ انہونی ہے۔ میں خود محسوس کرتی ہوں۔ کہ میری زندگی دم آخر تک طوفانی رہے گی۔ اور میرے لئے لازم ہے۔ کہ اس تقدیر کے زیر اثر جو مجھے آگے کو اکسا رہی ہے۔ اس طرح اپنے دورِ ہستی کو پورا کرتی رہوں"۔

ان خیالات نے اس کے دل میں اُوداسی پیدا کر دی تھی۔ اور طرح طرح کے مایوس کن احساسات اس کے دماغ پر حاوی تھے۔ کہ یکایک گلی سے نکل کر وہ مکان کے قریب پہنچ گئی۔

نشستگاہ کی کھڑکی میں روشنی نمودار تھی۔ اسی نشستگاہ میں سے جہاں مسز سنہری کورٹنی کو قتل کیا گیا تھا۔ اور جہاں خود اسے جعلسازی کے جرم میں گرفتار کرنے کے بعد پولیس کے آدمی بیہوشی کی حالت میں اٹھا کر لے گئے تھے۔ وہ لاکھ سنگدلی اور اثرات زمانہ سے کند عورت تھی۔ تاہم ان واقعات کی یاد نے اس کے دل میں ایک کپکپی سی پیدا کر دی۔ کیونکہ اس وقت اس مقام پر پہنچ کر اسے بیس سال بعد بھی ہی پریشانی اور ویسی ہی ذہنی تکلیف محسوس ہوئی۔ جیسی اس وقت ہوئی تھی۔ جب افسران الضاف نے اسے زیر حراست کر لیا تھا۔

لیکن عادتاً ہی مضبوط قوت ارادی سے کام لے کر اس نے اپنے ان تمام جذبات

کو دبایا۔ اور صدر دروازہ کے سامنے رک کر دھڑکتے ہوئے یا غیر یقینی کی حالت میں نہیں بلکہ بڑے استقلال اور جرات کیساتھ صدر دروازہ پر دستک دی۔

معاً ایک خوش پوش خوبصورت اور شوخ اٹھارہ انیس سال کی خادمہ دروازہ کھولنے آئی۔ دروازہ کھلتے ہی وہ ہال دکھائی دیا۔ جہاں پولیس کے سپاہیوں نے اسے ایک قیدی کی حیثیت میں رکھا تھا۔ اس وقت اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ مہلک واقعہ میرے انقلاب آمیز دوستی کا سب سے خوفناک نشان ہے۔

لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے کہا۔ مسز مارٹیمر ایک کامل ریاکار عورت تھی۔ اس نے اپنے جذبات کو فرو کر کے خادمہ سے مخاطب ہو کر کہا "اگر تکلیف نہ ہو۔ تو میں تمہارے آقا یا آقائی سے چند منٹ کی گفتگو کرنا چاہتی ہوں"

"معلوم ہوتا ہے۔ تمہیں کچھ غلطی ہوئی ہے"۔ خادمہ نے ملائم اور مودبانہ لہجہ میں کہا "کیونکہ اس مکان میں کوئی مرد نہیں رہتا"

"تو اس صورت میں تم مجھے اپنی آقائی سے ملا دو" مسز مارٹیمر نے باصرار کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی دو نصف کراؤن کے سکے خادمہ کے ہاتھ میں دیدئے۔

خادمہ مسکراہی سے کہنے لگی "میں تمہارا پیغام اپنی آقائی کو پہنچا دیتی ہوں۔ براہ مہربانی اندر آ جاؤ" مگر یہ کہتے ہوئے اس نے وہ رقم جو عمر رسیدہ عورت نے بطور رشوت پیش کی تھی۔ حقارت کے ساتھ واپس کر دی۔

مسز مارٹیمر ہال میں داخل ہوئی۔ جہاں چھت سے ایک لیمپ لٹک رہا تھا اس لیمپ کی روشنی میں جب خادمہ نے مسز مارٹیمر کی صورت دیکھی۔ تو معلوم ہوا کہ اس کا لباس نہایت ادنیٰ قسم کا ہے۔ اور صورت بھی مطبوع نہیں۔ اس سے خادمہ کے دل پر جو اثر ہوا وہ بڑھیا عورت کے حق میں چنداں مفید نہ تھا۔ لیکن وہ ایک بالکل سادہ مزاج اور بھولی بھالی لڑکی تھی۔ اس لیے اس نے نفرت کے احساس کو جو اس کے دل میں بوڑھی عورت کے خلاف پیدا ہوا تھا۔ دبانے کی کوشش کی۔ خصوصاً اس لیے کہ وہ اس سے بالکل ناواقف تھی۔ پس وہ اسے وہاں چھوڑ کر پاس کی نشست گاہ میں اپنی آقائی کو اطلاع دینے کی غرض سے جانے کو تھی۔ کہ دفعتاً اس کمرہ کا دروازہ اندر سے کھلا۔ اور انیس سال عمر کی ایک حسین و جمیل عورت نمودار ہوئی۔

سلسلۂ داستان کو جاری رکھنے سے پہلے ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ذرا دیر کے لئے رک کر اس حسینہ کی نسبت چند الفاظ کہہ لیں۔ جس نے یکایک ظاہر ہو کر مسٹر ہارٹمیر کو متحیر کر دیا۔ اور جس کی صورت دیکھ کر اس کی آنکھوں میں خیرگی پیدا ہو گئی۔

ناظرین اپنے ذہن میں ایک طویل القامت۔ فرشتہ صورت موزوں خط و خال کی جمیل عورت کا تصور قائم کریں۔ جو یونانی حسن کا بہترین نمونہ ہو۔ چھاتی ابھری ہوئی کمر پتلی۔ گردن صراحی کی طرح لمبی۔ اور اس پر نہایت خوشنما اور موزوں سر۔ چہرہ خوبصورت۔ آنکھیں گول۔ بہت بڑی نہیں۔ لیکن نہایت سیاہ اور برق اثر لپکنے والی۔ بھویں محرابدار اور باریک۔ پیشانی بلند اور ہموار اور پرزاغ کی طرح سیاہ بال دو خوشنما بھاری چوٹیوں میں منقسم۔ ناک ایسی جس میں ہلکا سا رومی خم نمودار ہو۔ نتھنے گلاب کی پتیوں کی طرح سرخ۔ دہن غنچہ نما۔ ہونٹ پتلے اور ان کے اندر چھوٹے ہموار دانتوں کی دو لڑیاں ایسی گویا موتی ٹکے ہوئے ہوں۔ رنگت سپید اور دونوں رخساروں پر وہ سرخی جو صحت اور بشاشت کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ ان تمام لوازم حسن کا نقشہ اگر آپ اپنے تصور میں قائم کر سکیں۔ تو شاید اس نوزدہ سالہ حسینہ کی تصویر دیکھ پائیں گے۔ جو یکایک کمرہ کے دروازہ میں نمودار ہوئی

آغاز داستان سے پہلے ہم یہ بیان کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس حسینہ نے بالکل سپید لباس اور بلند جوتی پہنی ہوئی تھی۔ کانوں میں فقط دُر اور مخروطی انگلیوں میں ایک خوشنما انگوٹھی کے سوا اور کوئی زیور بدن پر نہ تھا۔

مسٹر ہارٹمیر کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے حلیمانہ انداز سے اپنی ترنم خیز آواز میں کہا۔ "کیا آپ اس گھر کے مالک سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں؟"

"ہاں صاحبزادی یہ میری ہی درخواست تھی" مسٹر ہارٹمیر نے عورت کے جواب میں کہا۔ "اگر ذرا دیر کے لئے میری موجودگی آپ کے لئے موجب تکلیف نہ ہو۔ اگر آپ اس درخواست کے لئے میری حقیقی معذرت قبول کریں۔ اور اس بات کو بھی نظر انداز کر سکیں۔ کہ میں اس قدر رات گئے آپ سے ملنے آیا۔ تو میں امید کرتا ہوں۔۔۔"

"خوب! آپ مہربانی سے اس معاملہ میں عذر خواہی نہ کریں۔ کیونکہ میں امید کرتی ہوں آپ جلد ہی اپنے بیان سے واضح کر دیں گے۔ کہ آپ کا آنا کسی ضروری کام کے لئے ہے"

نوجوان حسینہ نے ایسی صدق دلی کے ساتھ جو معصوم اور پاک طبیعت کا پتہ دیتی تھی قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ پھر جلدی ہی وہ نرمی کے انداز سے کہنے لگی۔ "میڈم اندر آ جائیے" اور جواب کا انتظار نہ کر کے وہ مسز مارٹیمر کو اپنے ساتھ کمرہ کے اندر لے گئی۔

یہ وہی کمرہ تھا۔ جو مسز مارٹیمر کے دل میں کئی طرح کے خیالات پیدا کرنے والا تھا۔ کمرہ میں میز پر ایک خوشنما لیمپ روشن تھا۔ اس کی روشنی میں مسز مارٹیمر نے دیکھا کہ یہ وہی مقام ہے۔ جہاں مجھے یکایک جعلسازی کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اور میرے شوہر کی گرفتاری قتل کے ایک ایسے الزام میں عمل میں آئی تھی۔ جس سے حقیقت میں وہ سراسر بے قصور تھا۔

وہ بے اختیار ہو کر ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اور غور سے ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔ کمرہ کا اسباب اور اس کا طریق آراستگی بالکل بدلا ہوا تھا۔ لیکن عمر رسیدہ عورت نے فوراً ہی اس جگہ کو پہچان لیا۔ جہاں ایک صوفہ پر لیٹے ہوئے ہوش میں آتے ہی وہ اپنی مایوسانہ حالت سے خبردار ہوئی تھی۔ اور جہاں مارٹیمر اس وقت کھڑا تھا جب پولیس کے آدمیوں نے اسے سر ہنری کورٹنی کے قتل کے شبہ میں گرفتار کیا۔

ان واقعات کی یاد نے بڑھی عورت کے دل پر ایسا اثر کیا۔ کہ چند منٹ کے لئے وہ اپنی جگہ پر بے حرکت بیٹھی رہی۔ لیکن آخر قوت ارادی سے کام لے کر اس نے طبیعت کو بحال کیا۔ اور اب جو اس نے کمرہ کے مختلف حصوں کو نظر غور سے دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ اسے نہایت مناسبت اور سلیقہ کے ساتھ آراستہ کیا ہوا ہے فرنیچر کا سارا سامان بالکل نیا معلوم ہوتا تھا۔ کمرہ کے وسط میں میز پر بہت سی پنسل کی کھچی ہوئی اور رنگدار تصویریں پڑی تھیں۔ قریب ہی چند برش اور رنگ کی ڈبیہ موجود تھی اور انگلستان کے بہترین شعرا کے کلام کی چند جلدیں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ جہاں پر مسز مارٹیمر کی عارضی ملکیت کے زمانہ میں اس کمرہ کے اندر صوفہ بچھی ہوئی تھی وہاں ایک نہایت خوشنما پیانو فورٹ باجہ موجود تھا۔ اور اس کے قریب ایک خوشنما سارنگی رکھی ہوئی تھی۔ بند کھڑکیوں کے اندر چینی کے گلدانوں میں پھول سجے ہوئے تھے۔ اور دیواروں پر لٹی اعلےٰ درجہ کی تصاویر آویزاں تھیں جن میں زیادہ تر مختلف مقامات کے نظارے دکھائے گئے تھے۔ مختصر یہ کہ اس کمرہ میں ہر شے

کمینوں کی خوش مذاقی اور سلیقہ مندی کا پتہ دیتی تھی

جب تک مسز مارٹیمر کمرہ کی دیکھ بھال میں مصروف رہی۔ نوجوان حسینہ اُسے تعجب اور دلچسپی کی نظر سے دیکھتی رہی۔ پھر اس کے بعد جب اس نے اپنی طبیعت کو سنبھالا۔ تو اس مکان کی حسین وجمیل مالکہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگی۔ "معاف کیجئیگا۔ کہ میں چند منٹ کے لئے بعض نہایت پر درد واقعات کی یاد سے مغلوب ہوگئی"

وہ حسینہ بڑے دلفریب انداز سے حلیمانہ لہجہ میں کہنے لگی۔ "میڈم آپ اس کا ذکر نہ کریں۔ اور اپنی طبیعت میں سکون قائم کر کے جو کچھ کہنا ہو۔ فرمائیں"

درحقیقت وہ ایک نہایت شریف لڑکی تھی۔ عمر رسیدہ عورت کے انداز گفتگو سے یہ معلوم کر کے کہ وہ اس قدر ادنیٰ طبقہ کی نہیں۔ جیسا اس کی حیثیت سے ظاہر ہوتا تھا۔ وہ اس کے ساتھ اور زیادہ اخلاق سے پیش آنے لگی تھی۔

مسز مارٹیمر بولی "میں کس منہ سے آپکی عنایت اور فیاضی کا شکریہ ادا کروں۔ اندیشہ ہے۔ میری اس مداخلت سے آپ کے آرام میں خلل واقع نہ ہو۔ اور آپ کسی دوست کی صحبت سے پرے رہنے پر مجبور نہ ہوں"

"نہیں نہیں میں یہاں بالکل تنہا رہتی ہوں"۔ اس حسینہ نے ایسی معصومانہ صاف بیانی سے کہا۔ جس سے بڑھیا کے دل میں قدرتی طور پر اس کی نسبت تعریف کا زبردست احساس پیدا ہوگیا۔ "تنہا سے میری مراد یہ ہے۔ کہ نوکروں کے علاوہ میرے پاس اور کوئی رفیق نہیں۔ اور نوکر بہر حال رفیق نہیں کہلا سکتے۔ اگرچہ اس گھر کی بڑی خادمہ جو سارے کاروبار کی منتظمہ ہے۔ بڑی نیک نہاد اور فیاض عورت ہے۔ اور جین یعنی وہ خادمہ بھی جس نے ابھی آپ کو دروازہ کھولا تھا۔ ایک خوش مزاج لڑکی ہے"

"حیرت ہے۔ کہ آپ یہاں پر اس مکمل تنہائی میں زندگی بسر کرتی ہیں"۔ عمر رسیدہ عورت نے اپنی آواز کو حتی الامکان حلیمانہ اور مصالحت آمیز بناتے ہوئے کہا۔

وہ لڑکی بڑی خوش مزاجی سے کہنے لگی "میڈم آپ اسے تنہائی سمجھتی ہونگی میں بہر حال یہاں رہنے کی عادی ہوں۔ سالہا سال سے یہاں رہتے ہوئے میری رفیق یہ کتابیں موسیقی اور تصاویر ہی رہی ہیں۔ اور میں اپنے حال پر ہر طرح قانع اور خوش ہوں"۔ یہ الفاظ

اس نے اس انداز سے کہے۔ کہ مسز ہارٹیمر کے دل میں ان کی صداقت کا ذرا سا شبہ نہ رہا۔ پھر چند منٹ تامل کے بعد اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "اس کے ساتھ ہی میری دلی آرزو یہ ہے۔ کہ ابا جان زیادہ جلد ملنے آیا کریں۔ اور وہ حالات جن سے میں بے خبر ہوں۔ ان کی آمد میں رکاوٹ پیدا نہ کریں"!

"اوہ! تو کیا آپ کے والد آپ کے پاس اس مکان میں نہیں رہتے؟" مسز ہارٹیمر نے اس حسینہ کو تعجب کی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"افسوس کہ نہیں رہتے" بھولی لڑکی نے جس کی نگاہوں اور انداز سے افسردگی ظاہر ہو رہی تھی۔ کہا۔ لیکن جلد ہی اس کے چہرہ پر پھر مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔ اور وہ کہنے لگی "یہ میری غلطی ہے۔ کہ میں اس قدر رنجیدہ ہوتی ہوں۔ کیونکہ والد نے مجھے اس کا یقین دلا دیا تھا۔ کہ ایک نہایت ضروری معاملہ ہی میرے اکثر اوقات یہاں آنے میں مانع ہوتا ہے ۔۔۔ "

یہ کہتے ہوئے وہ یکایک رک گئی۔ اور اسے خیال آیا۔ میں یہ باتیں ایک ایسی عورت کے سامنے کہہ رہی ہوں جس سے سر دست بالکل ناآشنا ہوں۔ اور اس لئے شاید انہیں منہ سے نکالنا نادرست ہو۔

مسز ہارٹیمر کہنے لگی "بھلا آپ کی والدہ یہیں رہتی ہیں؟"۔

"مجھے اپنی ماں کا مطلق علم نہیں" لڑکی نے ہلکی مایوسانہ آواز میں کہا "لیکن معاف کیجئے اب تک میں آپ کے سامنے اپنے حالات ہی ظاہر کرتی رہی ہوں۔ حالانکہ لازم یہ تھا۔ کہ پہلے آپ سے یہاں آنے کے حالات سنتی۔ آپ مجھے مس ورنن یا اگینس ورنن کے نام سے مخاطب کر سکتی ہیں۔ کیونکہ یہی میرا نام ہے۔ اور اب آپ مہربانی سے یہ بتائیے۔ کہ یہاں کس طرح آنا ہوا"؟

مسز ہارٹیمر حیرت زدہ ہو کر اس پریجمال لڑکی کی طرف دیکھتی رہی۔ جو اس کے بالمقابل بیٹھی تھی۔ اپنی طویل زندگی میں اس نے کبھی ایسی فرشتہ صورت۔ نیک سیرت۔ بے ریا حسینہ نہیں دیکھی تھی۔ اگینس ورنن کے طرز عمل میں تصنع یا ظاہر داری کو ذرا بھی دخل نہ تھا۔ اس کے ہر لفظ سے خیالات کی پاکیزگی ظاہر ہوتی تھی۔ اور اس کے دلفریب چہرے کے آثار اس کے باطنی خلوص کی دلیل تھے۔

بہت دیر تک عمر رسیدہ عورت ... اس حسینہ کے خوبصورت چہرہ کی طرف اس انداز سے دیکھتی رہی۔ جیسے کوئی وحشی آدمی خوق الفطرت ظہور کو دیکھ کر ٹھٹک جاتا ہے

آخر انگینس فرش زمین کی طرف تکتے ہوئے شرمیلے انداز سے کہنے لگی "میڈم میں آپ کے جواب کی منتظر ہوں۔"

مسز مارٹیمر اپنی طبیعت کو بحال کر کے بولی "مس ورنن میں آپ سے معافی کی خواستگار ہوں بات یہ ہے میں کسی طرح کے خیالات میں محو تھی۔ عجیب و غریب واقعات کی یاد میرے ذہن میں پیدا ہو رہی تھی۔ کیونکہ اصل یہ ہے۔ کہ ایک زمانہ میں یہ خوشنما کوٹھی میری اپنی ملکیت تھی . . ."

"اچھا!" نوجوان حسینہ نے چونک کر کہا۔ اور اب وہ سمجھنے لگی۔ کہ اس عورت کے یہاں آنے کا مدعا کیا ہے "گویا آپ اس مقام کو ایک نظر دیکھنے آئی ہیں۔ جہاں کسی زمانہ میں آپ کی سکونت تھی؟"

"ہاں مس ورنن یہی میرا مقصد تھا" بڑھی عورت نے کہا "میرا نام مسز مارٹیمر ہے اور میں ایک فوجی جرنیل کی بیوی ہوں۔ میرا حال ہی میں ہندوستان سے واپس آنا ہوا ہے"

انگینس اس انداز سے گویا وہ اس عورت کی ہر بات پر حرف بہ حرف یقین کرتی ہو کہنے لگی "میڈم اس صورت میں میں خوب سمجھ سکتی ہوں۔ آپ کو اس مقام سے کس قدر انس ہے۔ جس میں آپ کسی زمانہ میں اپنے شوہر کے ساتھ رہا کرتی تھیں"

بڑھی عورت اس طرح آنسو پونچھتے ہوئے گویا زمانہ ماضی کی یاد نے اُسے تڑپا دیا ہے۔ بولی "ہاں مس آپ نے میرا مطلب خوب سمجھا"

"لیکن یہ ایک نہایت عجیب واقعہ ہے . . ." مس ورنن یکایک کہنے لگی

مسز مارٹیمر اس کی طرف حیرت سے تکنے لگی۔ کیونکہ الفاظ جو اس کے منہ سے نکلے عجیب پُراسرار اور ناصحانہ اہمیت رکھنے والے تھے۔

"ہاں یہ ایک نہایت عجیب واقعہ ہے" اس حسینہ نے اپنے فقرہ کو دہراتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ اس بات کو عجیب سمجھتی ہیں۔ کہ میں نے یہاں آنے کی جرات کی ہے" مسز مارٹیمر

حسینہ کے چہرہ کی طرف متجسسانہ انداز سے دیکھتے ہوئے کہا۔ " یا کیا آپ کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس قسم کا جذبہ کسی شخص میں موجود ہی نہیں ہوتا۔ جس کے زیر اثر میں یہاں آئی؟"

"نہیں میڈم نہیں"۔ انگیش نے سچے دل سے کہا۔ اور اس کے چہرہ پر ایسے آثار ظاہر ہو گئے۔ جن سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اسے اس خیال سے سخت رنج پہنچا ہے کہ مجھے جذبات لطیف سے اس وجہ عاری سمجھا گیا۔ پھر وہ کہنے لگی "مجھے یقین ہے کہ آپ کی آمد کے محرک وہی احساسات ہیں۔ جن کا آپ نے ذکر کیا۔ تعجب کا اظہار جس سے آپ کو میری نسبت شبہ پیدا ہوا ہے میں نے صرف اس لئے کیا تھا۔ کہ ابھی چند دن گزرے ایک اور شخص یہاں آیا تھا۔"

"اوہ!" مسٹر مارٹیمر نے چونک کر کہا۔ کیونکہ ان الفاظ نے اس کے دل میں ایک خاص خیال پیدا کر دیا تھا۔ کیا یہ بتانے کی حاجت ہے۔ کہ یہ خیال [illegible] رنجوری کے متعلق تھا۔ جس کی نسبت وہ اس شخص کے دل میں [illegible] کر یہاں آیا [illegible] وہ ضرور [illegible] ہوگا۔ سب جو اس نے انگیش کی زبانی [illegible] سنا۔ اور اس نے خیال کیا۔ کہ وہ [illegible] رنجوری ہی ہوگا۔

انگیش بوڑھی عورت [illegible] کہنے لگی "معلوم ہوتا ہے کہ میرے بیان سے سخت تعجب ہوا ہے۔"

"ہاں صاحبزادی! یہ واقعی تعجب [illegible] ہے۔" مسٹر مارٹیمر نے کہا۔ کیونکہ آپ کہہ رہی تھیں۔ کہ ایک اور شخص ایسے ہی جذبات کے زیر اثر یہاں آیا تھا۔"

"کیا آپ اس شخص کو جانتی ہیں؟" انگیش نے سوال کیا

"کیوں! آپ اس کی تحقیق کرنا چاہتی ہیں؟" بوڑھی عورت نے جواب دیا۔ "جب آپ نے ایک اور شخص کے اس مکان کو دیکھنے کے لئے آنے کا ذکر کیا۔ تو میرے دل میں اس خیال سے تعجب پیدا ہو گیا۔ کہ وہ کون ہے۔ کیا وہ میرے قدیم شناساؤں [illegible] یا میرے عزیز رشتہ داروں میں سے ہے؟"

"میں نہیں کہہ سکتی وہ کون ہے۔" انگیش مسٹر مارٹیمر کو متامل اور متاثر دیکھ کر کہنے لگی۔ "وہ کوئی عمر رسیدہ آدمی تھا۔ جس کے بال سفید ہو چکے ہیں۔ اور چہرہ [illegible] ظاہر تھیں۔ اس نے مجھ سے کہا۔ کہ میں بھی ایک زمانہ میں اسی مکان میں رہا کرتا تھا۔ وہ

اس نشست گاہ میں بیٹھا رہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ افسردہ کن خیالات کے زیر اثر سخت مضطرب ہے۔ میں نے تو اس سے کہا۔ اگر آپ چاہیں۔ تو میں تھوڑی دیر کے لئے دوسرے کمرے میں چلی جاتی ہوں۔ کہ آپ تنہائی میں اپنے دل کو سکون دے سکیں۔ مگر وہ کہنے لگا۔ نہیں مہربانی سے یہیں ٹھہریئے۔ پھر اس نے مجھے بتایا۔ کہ میں اس زمانہ کے بعد جب اس مکان میں رہا کرتا تھا۔ ایسے روح فرسا آلام۔ ایسی حوصلہ شکن تکالیف اور ایسی پریشان کن مصیبتوں سے گذر چکا ہوں۔ کہ میری حالت دیوانوں کی سی ہو گئی ہے میں نے چند مناسب لفظوں میں اسے امداد پیش کرنی چاہی۔ مگر وہ کہنے لگا۔ کہ اب میں غریب نہیں رہا۔ اور مجھے کافی روپیہ مل گیا ہے۔ پھر اس کے بعد جلد ہی وہ ایک ایسے وحشت ناک انداز سے جس نے مجھے خوف زدہ کر دیا۔ چلا کر کہنے لگا۔ اے کاش میں اب بھی ویسا ہی مفلس اور فاقہ کش بدنصیب ہوتا جیسا چند دن پہلے تھا۔"

"آہ! اس نے یہ لفظ کہے تھے" عمر رسیدہ عورت نے اپنے ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ "تو گویا وہ اب بھی پشیمان ہو گیا ہے۔ اس صورت میں یقیناً میں اسے زیادہ آسانی کے ساتھ جھکا کر راہ راست پر لا سکوں گی۔"

انگیس اس کے منہ کی طرف دیکھ کر کہنے لگی "میڈم میری سمجھ میں نہیں آیا۔ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔"

مسز مارٹیمر جلدی سے کہنے لگی "کچھ نہیں بیٹی میں اس دنیا کے حیرت خیز انقلابات کو دیکھ کر غمزدہ ہو رہی تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ جس بدنصیب کا آپ ذکر کر رہی ہیں اسے کوئی سخت دماغی صدمہ پہنچا ہے۔"

"مجھے بھی یہی اندیشہ تھا" انگیس نے کہا۔ "اور اگرچہ اس کی حالت دیکھ کر مجھے بہت رحم آتا تھا۔ تاہم اس کے چلے جانے پر ہی مجھے اطمینان محسوس ہوا۔"

"تو کیا وہ اس جگہ بہت دیر تک ٹھہرا تھا؟" مسز مارٹیمر نے پوچھا۔

"ہاں وہ ایک گھنٹہ سے اوپر یہاں ٹھہرا رہا۔" اس حسینہ نے جواب دیا۔

"بھلا وہ آیا کس وقت تھا؟" عمر رسیدہ عورت نے پوچھا۔

"رات کے ۸۔۹ بجے" انگیس نے جواب دیا۔ اور پھر سلسلہ کلام جاری رکھ کر وہ کہنے لگی "تقریباً دس بجے تھے۔ جب وہ یہاں سے گیا۔ میں نہیں کہہ سکتی کہ وہ

تھی۔ بہر حال اس کی موجودگی سے مجھے سخت ہی وحشت ہونے لگی تھی۔ حالانکہ میں نے اسے کبھی ضرر نہیں پہنچایا تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے۔ کہ اس سے پہلے اس کی صورت آشنا بھی نہ تھی۔ بات یہ ہے اس کی آنکھوں سے جنوں کے کچھ ایسے آثار ہویدا تھے۔۔"

"غریب بیچارہ" مسز ہارپر نے اظہار ترحم کرتے ہوئے کہا۔ "معلوم ہوتا ہے۔ وہ کسی طرح کے خیالات پریشاں میں مبتلا تھا۔ مگر کیوں مس ورنن اس نے اپنا نام بھی بتایا یا نہیں؟"

"نہیں"۔ اور نہ میں نے پوچھنے کی جرأت کی۔" معصوم حسینہ نے بڑی صاف دلی سے کہا۔ "میرا اپنا خیال یہی ہے۔ کہ اسے کوئی بیماری یا دماغی صدمہ ہوا ہے۔ کیونکہ میں نے دیکھا کبھی تو وہ اظہار الم کرنے لگتا تھا۔ اور کبھی اظہار وحشت۔ یہی وجہ تھی۔ کہ جب تک وہ یہاں رہا۔ میں اسے رحم اور خوف کے مشترک احساس سے دیکھتی رہی۔ پھر اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ کبھی میں بھی اسی مکان میں رہا کرتا تھا۔ اس نے جلدی سے اس کمرہ کے ارد گرد نظر ڈالی۔ اور تین چار بار بڑبڑا کر نہایت دبے لہجہ میں کہنے لگا۔ یہی وہ کمرہ ہے ... یہی وہ کمرہ ہے۔ میں نہ تو اس کا مطلب سمجھ سکی۔ اور نہ مجھے اس سے پوچھنے ہی کی جرأت ہوئی۔" اگینس نے ایسے معصومانہ انداز سے کہا۔ جس سے صاف ثابت ہوتا تھا۔ کہ وہ قدرت کی گود میں پلی ہوئی بالکل بے داغ طبیعت کی لڑکی ہے۔ اور دنیا کے بے سود تکلفات سے مطلق آشنا نہیں۔

"اور کیوں مس آپ کو یہاں رہتے ہوئے کتنا عرصہ گذرا؟" بڑھیا نے ذرا وقفہ کے بعد پوچھا۔ جس میں وہ ان سب باتوں پر غور کرتی رہی تھی۔ جو نوجوان حسینہ نے اس کے روبرو بیان کی تھیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس خیال سے دل میں خوش ہو رہی تھی۔ کہ مجھے دو خاص باتیں یقینی طور پر معلوم ہو گئی ہیں۔ یعنی ایک تو یہ کہ شاہزادہ لندن ہی میں ہے اور دوسرے یہ کہ اس کے پاس وافر روپیہ موجود ہے۔

اگینس نے جواب دیا۔ "میڈم مجھے اس خوشنما مکان میں رہتے ہوئے قریباً ۳ سال کا عرصہ گذرا۔ اس سے پہلے میں ... لیکن نہیں"۔ اس نے یکایک رک کر کہا۔ "میں آپ کو اپنی زندگی کی داستان یا اپنے متعلق باقی معاملات کی تفصیل سے پریشان کرنا نہیں چاہتی۔ کیونکہ آپ کے لئے اپنے خیالات ہی کچھ کم انہماک نہیں رکھتے۔ خصوصاً

اس لئے کہ آپ حال میں عرصہ دراز کے بعد ہندوستان سے واپس آئی ہیں لیکن آپ نے مجھے یہ نہ بتایا۔ کہ جس شخص کا میں نے ذکر کیا۔ کیا وہ آپ کا کوئی دوست یا رشتہ دار تھا۔۔ یا کیا آپ کی اس سے کچھ واقفیت ہے؟"

"ہاں صاحبزادی!" مسز مارٹیمر نے کہا "میں اسے جانتی تو ہوں۔ لیکن۔۔۔ معاف کیجئے گا۔ اس وقت میرے خیالات اس قدر پریشان ہیں۔ اس مکان کو دیکھ کر جس میں بہت عرصہ پیشتر میں سکونت رکھتی تھی۔ میرے دل میں کئی قسم کی یاد تازہ ہو چکی ہے۔ کیونکہ یہی وہ مکان ہے۔ جہاں میں مدتوں اپنے مرحوم شوہر جنرل مارٹیمر کے ساتھ اوقات راحت بسر کرتی رہی۔۔"

"نہیں میڈم۔ نہیں" معصوم اگنیس نے ریاکار بڑھیا کو آنسو بہاتے دیکھ کر ہمدردانہ پیرایہ میں کہا۔ اس غریب کو کیا خبر کہ یہ سب مکر اور ظاہرداری ہے

"صاحبزادی" مسز مارٹیمر نے مس ورنن کا نازک ہاتھ اپنے پاک لبوں سے لگاتے ہوئے کہا "کیا میں امید کر سکتی ہوں۔ آپ مجھے پھر بھی یہاں آنے کی اجازت دیں گی؟"

"یقیناً"۔ بھولی لڑکی نے دلی خوشی اور جوش سے کہا "آپ ایک اعلےٰ فوجی افسر کی بیوہ ہیں۔ پھر بھلا آپ کے اس مکان میں آتے رہنے میں مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔۔۔ اگرچہ میرا خیال یہ بھی ہے" اگنیس نے ذرا رک کر کہا "کہ والد اس بات کو۔۔"

فقرہ اس نوجوان حسینہ کی زبان پر نامکمل ہی تھا۔ کہ کسی نے مکان کے صدر دروازہ پر زور سے دستک دی۔ اس آواز کو سنکر مسز مارٹیمر چونکی۔ اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ گویا وہ محسوس کرتی تھی۔ کہ میرا اس مکان میں موجود ہونا سراسر غیر واجب اور نامناسب ہے۔ اور میری آمد کا مدعا الیا ہے۔ جس سے مس ورنن جیسی بھولی اور سادہ مزاج لڑکی کا اطمینان تو کرا دیا گیا۔ لیکن کسی زیادہ باخبر اور تجربہ کار شخص کی تسلی کرانا سخت دشوار ہو گا۔

دوسری طرف اس معصوم ہستی کے جس کا ضمیر بالکل پاک تھا۔ اور جسے اس بات کا مطلق خیال نہیں آیا۔ کہ میرے لئے ایک اجنبی عورت کو مکان میں آنے

کا موقعہ دینا حد درجہ قابل اعتراض ہے۔ اسے مضطرب دیکھ کر تسلی بخش پیرایہ میں کہا۔ "اوہ! یہ کوئی غیر نہیں۔ میں جانتی ہوں۔ والد کی آواز ہے۔ آپ بے چین نہ ہوں۔"

عین اس وقت نشست گاہ کا دروازہ کھلا۔ اور خادمہ ایک مرد شریف کو ساتھ لئے نمودار ہوئی۔ جس کی ظاہری صورت کا مختصر سا ذکر داستان کے سلسلہ کو جاری رکھنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے۔

باب ۱۵۹ اسرار

یہ شخص متوسط القامت اور کسی قدر دبلا تھا۔ اور اس کی کمر میں ہلکا سا خم نمودار تھا۔ جس کی وجہ سے اگر حقیقت میں اس کی عمر ۶۰ سال کی ہوتی۔ تو دیکھنے والا اسے ۷۰ سال کا ہی سمجھتا۔ لیکن جب اس کی صورت کو بنظر غور سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا تھا کہ وہ کچھ بہت زیادہ عمر کا نہیں کیونکہ خط و خال کی موزونیت۔ دانتوں کی صفائی اور مضبوطی اور ماتھوں کا ان جھریوں سے عاری ہونا جنہیں عمر رسیدگی کے سرمائی اثرات پیدا کر دیتے ہیں۔ اس کے شباب کی خبر دیتا تھا۔ بالوں میں سپیدی کی جھلک کہیں کہیں نمودار تھی۔ اور سر کا کوئی حصہ عمر رسیدہ شخصوں کی طرح بالوں سے محروم بھی نہیں ہونے لگا تھا۔ گلچھے ندارد تھے۔ اور چہرہ صاف اور زرد رنگ کم تھا۔ مختصر یہ کہ اگرچہ بدن کے لاغر ہونے اور اس خم کی وجہ سے جو کمر میں نمودار تھا۔ سرسری نظر سے دیکھنے والا یہ سمجھ لیتا۔ کہ اس شخص کی عمر اس سے زیادہ ہے۔ جو دیکھنے میں نظر آتی تھی۔ تاہم مجموعی طور پر اس کی کاٹھی مضبوط اور بدنی صحت بڑھاپے کی بجائے شباب کی خبر دیتی تھی۔

ہم کہہ چکے ہیں۔ کہ اس کے خط و خال موزوں تھے۔ اس کے ساتھ ہی ہم یہ بیان کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ دیکھنے میں یہ شخص عقلمند ہمدرد اور دل خوش کن تھا۔ اس کے پرسکون فکرمند چہرہ سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ حلیم الطبع اور فیاض شخص ہے۔ اور دنیا کی ناخوشگوار جدوجہد کا نصف حصہ طے کر چکا ہے۔ مگر ان آثار کے ساتھ ہی اس کے انداز میں ایک اس قسم کا خاص وقار پایا جاتا تھا۔ جو اس کی نجابت اور فوقیت پر دلالت کرتا تھا۔ اگرچہ بادی النظر میں اس بات کا فیصلہ کرنا دشوار تھا۔ کہ یہ فوقیت خاندانی ہے

پامالی یا ذہنی - جو کچھ بھی ہو۔ وہ شخص جس کا ذکر ہم نے سطور بالا میں کیا - ایسا آدمی نہ تھا جسے کوئی شخص سرسری نظر سے دیکھ کر بھول جاتا ہے - اور نہ وہ اسی قسم کا تھا کہ اسے خلق عامہ کا ایک معمولی انسان تصور کیا جاتا ہے - اس کے بشرہ سے امیرانہ تکبر کی بجائے اخلاق و شرافت کے آثار ہویدا تھے - گو اس کے ساتھ ہی اس میں ایک ایسا وقار اور بلند نظری پائی جاتی تھی جس کے باعث کوئی نہایت بے تکلف اور غیر مہذب شخص بھی اس کی آزادی مزاج سے ناجائز فائدہ اٹھانے یا اس کے معاملات میں دخیل ہونے کی جرأت نہ کر سکتا تھا - اس بیان کو مکمل کرنے کے لئے ہمیں فقط اسی قدر اور لکھنا ہے کہ اس کا لباس گو بہت اعلیٰ قسم کا نہ ہوتا تاہم باسلیقہ ضرور تھا - اور اگر ہمارا ناظرین تمام تفصیلات کو اپنے ذہن میں جمع کر سکے تو ہم یقین کرتے ہیں کہ وہ اس شخص کا بالکل صحیح تصور قائم کرے گا - جو اس طرح یکایک اس کمرہ میں داخل ہوا - جہاں مسز بارٹیمر اور انگیلینس دونوں موجود تھیں۔

اسے کمرہ میں داخل ہوتے دیکھ کر انگیلینس جیسے ٹھٹھک کر کھڑی ہو گئی - اور اس کی طرف دوڑ کر کہنے لگی "میرے پیارے ابا! مجھے آپ کے آنے سے ناقابل بیان خوشی حاصل ہوئی ہے - میں امید کرتی ہوں - اس قدر رات گئے آپ کا آنا کسی ناگوار واقعہ کے باعث نہ ہوگا"

یہ کہتے ہوئے وہ حسینہ ایک کمسن بچہ کے انداز معصومیت سے اس کے گلے لپٹ گئی - اور اس کا باپ پدرانہ شفقت سے دیر تک اس کی بلائیں لیتا رہا۔

آخر کار وہ بولا "میری نور چشم! راحت جان! انگیلینس - یہ میری آمد کا تعلق کسی بھی ناگوار واقعہ سے نہیں ہے" اور یہ کہہ کر اس نے مسز بارٹیمر کی طرف متفسرانہ نظر سے دیکھا۔

انگیلینس اپنے باپ کے اشارہ کا مطلب سمجھ گئی - اور کہا "یہ خاتون ایک جرنیل کی بیوہ ہے جس کا حال ہی میں ہندوستان میں انتقال ہو گیا۔ چونکہ یہ عرصہ دراز تک ان ممالک میں رہتی رہی ہیں - اس لئے سابقہ تعلقات کی یاد کے زیر اثر آج اس طرف کو چلی آئیں"

"میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں" اس شخص نے کہا "آپ کا اسم گرامی؟"

"مسز بارٹیمر" انگیلینس نے فقرہ مکمل کرتے ہوئے کہا - اور اس کے بعد بڑے

خلوص دل اور صاف باطنی سے وہ کہنے لگی "میڈم آپ میرے والد مسٹر ورنن ہیں"

اس کے باوجود مسٹر ورنن بوڑھی عورت کی طرف مشتبہ نظروں سے دیکھتا رہا۔ اور اس نے اپنا ذکر آنے پر زن مذکور کو بڑی سرد مہری سے سلام کیا۔ پھر کہنے لگا۔ "معاف فرمائیے۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ مارٹیمر نام کے کسی فوجی جرنیل کا حال میں ہندوستان میں انتقال ہوا ہے"۔

بوڑھی عورت غیر معمولی حاضر جوابی سے کام لے کر کہنے لگی "بات یہ ہے میرے مرحوم شوہر انگریزی فوج میں نہیں۔ بلکہ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت میں تھے"

"مجھے اس بات کا علم نہ تھا" مسٹر ورنن نے ویسی ہی سرد مہری سے کام لیتے ہوئے کہا "کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت میں جنرل افسر بھی ہوتے ہیں!" پھر اس نے بوڑھی عورت کی طرف نظر غور سے دیکھتے ہوئے کہا "میڈم صاف صاف بتلائیے یہاں آپ کا آنا کس غرض سے ہوا ہے۔ اور وہ کونسا مقصد تھا۔ جسے پیش نظر رکھ کر آپ نے میری دختر کی تنہائی میں مخل ہونے کی جرأت کی؟"

مسز مارٹیمر نوجوان حسینہ کے باپ کی زبانی اپنی دوسری غلط بیانی کی تردید سن کر ذرا دیر کے لئے سخت پریشان ہو گئی تھی۔ لیکن جلدی ہی اوسان بحال کر کے کہنے لگی "صاحب میں اپنی آمد کا مقصد اس سے پہلے آپ کی دختر سے بیان کر چکی ہوں۔ اس کے سوا میرا اور کوئی مقصد نہ تھا"

نووارد شخص کی ترش کلامی کیسر سرد مہری کے اخلاق میں بدل گئی۔ اور وہ کہنے لگا۔ "میڈم اگر آپ کی آمد کا مدعا یہی تھا۔ جو آپ بیان کر رہی ہیں۔ تو میں یقین کرتا ہوں۔ وہ مدعا اب تک پورا ہو چکا ہوگا۔ اور چونکہ اب وہ کامل ہو گیا ہے۔ اس لئے میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ مجھے اپنی بیٹی کے ساتھ تنہائی میں گفتگو کا موقع دیجئے"۔

"مجھے رخصت ہو جانے میں ذرا عذر نہیں" مسز مارٹیمر نے اپنے دل میں اس خیال سے خوش ہو کر کہا کہ بارے اس مکان سے نکل جانے کا بہانہ تو ہاتھ آیا۔ مسٹر ورنن نے مصنوعی اخلاق کے انداز سے عمر رسیدہ عورت کے باہر نکلنے کے لئے دروازہ کھولا۔ مکان کی چار دیواری سے نکل کر بوڑھی عورت نے پھر آزادی سے سانس لینا شروع کیا۔ کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اس حسینہ کے باپ کی تھوڑی آمد نے اسے بہت

پریشان کر دیا تھا۔ لیکن کھلے میدان سے باہر نکل کر گلی میں چلتے ہوئے وہ عورت اس قسم کے سوالات اپنے دل سے پوچھنے لگی۔ سوچتی تھی اس خوبصورت لڑکی کا جو اس مکان میں اکیلی رہتی ہے راز کیا ہے۔ کیا باعث ہے کہ اسے ایسی تنہائی میں رکھا جاتا ہے۔ اور کیا وجہ ہے کہ اس کا باپ اس کے پاس رہنے کی بجائے صرف گاہ بگاہ اس سے ملنے آتا ہے۔ پھر وہ کون سا خاص مقصد ہے جسے پیش نظر رکھ کر ایک ایسے خوشنما پھول کو ایسی تنہائی میں دفن رکھا جاتا ہے۔

یہ بات مکار بیوہ عورت کے ذہن میں پورے طور پر نقش ہو چکی تھی کہ انگنس حقیقت میں ایسی ہی معصوم اور پاکباز لڑکی ہے جیسا وہ بظاہر معلوم ہوتی تھی۔ مسز مارٹیمر دنیا کے حالات کا اتنا تجربہ رکھتی تھی کہ اس نے لڑکی کی صورت اور انداز گفتگو سے ہی معلوم کر لیا کہ اس کی معصومیت بناوٹی نہیں۔ قدرتی ہے۔ ایک لمحہ کے لئے اس کے ذہن میں بھی یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ شاید مس ورنن کسی مالدار آدمی کی داشتہ اور تنخواہ دار عورت ہے۔ لیکن دوسرے لمحہ میں فوراً ہی اسے اپنے اس خیال کو باطل سمجھنا پڑا۔ کیونکہ یہ بالکل غیر ممکن تھا کہ انگنس جیسی پاکباز حسینہ اپنے اندر بداخلاقی کا خفیف ترین عنصر رکھتی ہو۔ وہ معصومیت کا مجسمہ تھی۔ وہ ایسی ہی پاک اور بے داغ تھی جیسی آسمان سے گرنے والی برف۔ مکار بیوہ عورت کی زندگی ہر قسم کے گناہوں اور جرائم اور عیاشیوں میں اسیر ہو چکی تھی۔ مگر اس حقیقت کو اسے بھی تسلیم کرنا پڑا کیونکہ اس تجربہ نے ہی جو وہ دنیا کے مختلف طبقات میں رہ کر حاصل کر چکی تھی۔ اسے یقین دلا دیا کہ مس ورنن میں ریاکاری یا تصنع کو مطلق دخل نہیں۔ وہ جو کچھ ظاہر میں نظر آتی ہے وہی باطن میں بھی ہے

لیکن یہ سوال پھر بھی رہ جاتا تھا کہ انگنس ورنن کون ہے؟ اور اس کا باپ کیا کام کرتا ہے؟

مسز مارٹیمر اس طبیعت کی عورت تھی کہ ہر بات میں جو پیش آئے وہ اپنے فائدہ کی صورت ضرور سوچ لیتی تھی۔ کیونکہ خود غرض اور زر پرست ہستیوں کا قاعدہ ہی یہ ہے۔ اس حسینہ کا راز معلوم کرنے کے لئے مسز مارٹیمر نے یہ سوچا کہ مجھے اس کے معاملات میں دخل اندازی کا موقعہ ملا ہے۔ یہ ملاقات تو گویا دخل اندازی کا موقع ہے

وہ کئی طرح کے معاملات اور پوشیدہ حالات معلوم کر سکتی تھی اور پھر ایسے پوشیدہ حالات کو دوسروں کے سامنے ظاہر کرنے سے نفع کمانا مسز مارٹیمر کے لئے ایک معمولی بات تھا۔ عام طور پر وہ ان لوگوں کا [illegible] حاصل کرنے کی کوشش کرتی تھی جنہیں کوئی اہم راز معلوم ہوتا اور پھر جب یہ حالات اُسے معلوم ہو جائیں تو وہ انہیں دوسروں کو بتا کر مالی فائدہ اٹھانا [illegible] سمجھتی تھی۔ یا کم از کم یہ ضرور کرتی کہ اُن معاملات کی نسبت خاموشی کا اقرار کرتے ہوئے اُس شخص سے معاوضہ طلب کرتی جس نے اُسے بھید ظاہر کیا۔

اُس [illegible] مکان سے نکل کر جہاں اگنیس ورنن رہتی تھی گلی سے گذرتی ہوئی وہ ابھی ادھیڑبن میں محو تھی کہ گلی کے وسط میں کوئی شخص پیچھے سے جاتا ہوا اُس کے قریب پہنچا۔ اگرچہ اپنے خیالات کی محویت میں اُس نے اُس کے قدموں کی چاپ اُس وقت تک نہیں سنی تھی جبکہ وہ اس کے بالکل قریب پہنچ گیا۔

اب جو اُس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو ستاروں کی روشنی میں اُسے ایک دراز قامت نوجوان دکھائی دیا۔ جو اس نیم تاریکی کی حالت میں بھی کافی شائستہ نظر آتا تھا اور جس نے عمدہ لباس پہن رکھا تھا۔

بوڑھی عورت سے مخاطب ہو کر وہ کہنے لگا۔ "معاف کرنا کہ میں نے تمہیں روکا مگر یہ دیکھ کر کہ تم اس مکان سے آرہی ہو۔ . . ."

"بیشک میں وہیں سے آرہی ہوں۔" مسز مارٹیمر نے جو اُس نوجوان کا عندیہ معلوم کرنے کے لئے بیتاب تھی قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔

اُس شخص نے اور بڑی بے صبری سے کہنے لگا۔ "یہ بتاؤ کہ تمہیں اس حسینہ کے جو عالم تنہائی میں رہتی ہے۔ سارے حالات معلوم ہیں؟ میں یقین کرتا ہوں تم اُس سے واقف ہو کیونکہ تم اُسی کے پاس سے آرہی ہو۔"

مسز مارٹیمر جلدی سے بولی۔ "ہاں میں ابھی ابھی اُس حسینہ کے پاس بیٹھی تھی۔"

"تم اُس سے پورے طور پر واقف ہو؟" نوجوان نے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔

"ہاں پورے طور پر۔ مگر آپ یہ سوالات کس لئے پوچھ رہے ہیں؟"

"یہ بات میں تم سے [illegible] کر سکتا ہوں۔" اجنبی نے [illegible] انداز سے کہا کہ

معلوم ہوتا تھا وہ عمر رسیدہ عورت کی طرف سے نہیں جاننا چاہتا تھا۔

"ہاں ہاں آپ مجھ پر ہر طرح بھروسہ کر سکتے ہیں" بوڑھی عورت نے موثر انداز سے کہا۔

نوجوان کہنے لگا "اگر مجھے اس کا یقین دلا دیا جائے تو میں تمہیں معقول انعام دے سکتا ہوں"

"لیکن اب میں یہ کیونکر ثابت کروں کہ آپ مجھے قابل اعتماد سمجھ سکتے ہیں؟" مسز مارٹیمر نے پوچھا۔

"صرف اسی طرح کہ مجھے اس حسینہ کے سارے حالات بتاؤ جو اس مکان میں تنہا رہتی ہے؟"

بوڑھی عورت استفہامیہ انداز سے کہنے لگی "تو کیا آپ کو اس کی نسبت کوئی حال معلوم نہیں ہے؟"

"بالکل نہیں۔ بس اس قدر کہ وہ ایسی خوبصورت ہے جس کی نظیر دنیا میں بہت کم دیکھنے میں آ سکتی ہے"

"اور آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اسے یہاں رہتے تین سال ہو گئے؟" مسز مارٹیمر نے پُر اسرار انداز سے کہا گویا وہ مزید حالات بیان کرنے پر آمادہ ہے۔

"یہ بات بھی مجھے معلوم ہو چکی ہے" نوجوان نے کہا "اور یہ بھی کہ اس کا نام انگنیس ڈالٹن ہے۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک ادھیڑ عمر کا آدمی گاہ بگاہ اس سے ملنے آتا ہے جس کی وجہ سے کئی بار میرے دل میں بدترین شبہات پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن نہیں نہیں" اس نے دفعتاً رک کر بڑے پُر جوش لہجہ میں کہا "ایسے شبہات کو اس حسینہ کے خلاف دل میں لانا بھی گناہ ہے۔ میں گھنٹوں پوشیدہ رہ کر اسے سیر باغ کرتے دیکھ چکا ہوں۔ اور یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ معصومیت اور پاکبازی اس کی بے داغ پیشانی پر صاف طور سے نمایاں ہے۔ اے کاش مجھے یہ یقین دلا دیا جائے کہ وہ شخص جو اس سے گاہ بگاہ ملنے آتا ہے اس کا کوئی رشتہ دار یا دوست ہے۔۔۔"

مسز مارٹیمر بولی "میں اپنی پریشانی ابھی دفع کئے دیتی ہوں اور ناحق سے آپ کو

یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ میں آپ کی ہر طرح امداد دینے کو تیار ہوں۔ دراصل وہ ادھیڑ عمر کا آدمی جو ابھی اُس سے ملنے آیا تھا اور جو اس وقت اُس مکان میں موجود ہے"

"ہاں میں نے اُسے اپنی آنکھوں سے اندر داخل ہوتے دیکھا تھا۔" نوجوان نے بے صبری سے کہنے لگا "تو وہ کون ہے؟"

"اُس کا باپ۔" مسز مارٹیمر نے جواب دیا۔

"اُس کا باپ!" اجنبی نے انداز حیرت سے کہا "نہیں نہیں یہ غیر اغلب ہے معلوم ہوتا ہے تم مجھے دھوکا دے رہی ہو۔ تم یا تو مجھے بہکاتی ہو یا خود اس معاملہ کے پورے حالات سے واقف نہیں ہو۔ تم کہتی ہو وہ اس کا باپ ہے نہیں یہ قطعاً غیر ممکن ہے۔ کیونکہ کوئی باپ اپنی بیٹی کو . . . ایسی حسین بیٹی کو جیسی وہ ہے اس قسم کی تنہائی میں نہیں رکھ سکتا۔"

"خیر آپ فرمائیں۔ بہر حال امر واقعہ یہی ہے۔ اور آپ کے اس الزام کے بعد کہ میں آپ کو دھوکا دے رہی ہوں میرے لئے آپ کا شکریہ ادا کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔"

اتنا کہکر بڑھی عورت تیزی سے قدم اٹھاتی آگے کو چلنے لگی۔ حالانکہ وہ خوب جانتی تھی کہ یہ جوان ضرور میرے تعاقب میں آئے گا۔

وہ اس کے پیچھے لپک کر کہنے لگا "خدا کے لئے ایک منٹ کو ٹھیر جاؤ۔ میں تم سے اُن الفاظ کی جو بے تحاشہ میرے منہ سے نکل گئے معافی چاہتا ہوں۔ دراصل مجھے تم سے اس طریق پر مخاطب نہ ہونا چاہئے تھا۔ میں پھر اپنے گستاخانہ رویہ کی معافی چاہتا ہوں۔ [illegible] یہ ہے کہ تمہاری دی ہوئی اطلاع نے میرے اندر اس قدر خوشی اور حیرت پیدا کر دی کہ معلوم ہوتا ہے عقل و خرد مجھ کو جواب دے گئے ہیں میں نے اس اطلاع کو اتنا عجیب اور [illegible] سمجھا کہ اس کی سچائی پر شک کرنے لگا . . ."

"حالانکہ ابھی آپ اپنے آپ کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہے تھے کہ [illegible] دوشیزہ پاکیزہ اور باعصمت ہے۔ گو آپ کو اس رشتہ کا مطلق علم نہ تھا جو اس لڑکی اور اس ادھیڑ عمر [illegible] ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ تعلق [illegible] سے پہلے آپ کو کئی پہلوؤں سے بے چین اور مضطرب [illegible] والا ثابت [illegible] ہوگا"

نوجوان ان بڑ ملامت کلمات کو سن کر کہنے لگا "میں تسلیم کرتا ہوں میرا طرز عمل اس

معاملہ میں صریحاً متضاد تھا۔ لیکن بات یہ ہے۔ مجھے اگنیس ورنن سے دلی محبت ہے۔ میں اس کا پرستار ہوں ... میں اُس زمین کا پرستار ہوں جہاں وہ قدم رکھ کر چلتی ہے ..."

"اور تمہیں اب تک اس سے گفتگو کرنے کا موقعہ نہیں ملا؟" بوڑھی عورت نے پوچھا

"گفتگو! میں تو اُس کے سامنے بھی نہیں آسکا" نوجوان نے جواب دیا۔ "اگرچہ ان تمام اوقات میں آوارہ پھرتے ہوئے۔ اُس نے مجھے دیکھا ضرور ہوگا۔"

"لیکن اُس نے کبھی اپنے الفاظ یا اشارات سے آپ کی حوصلہ افزائی بھی کی؟" مسز بارکر نے اس نیت سے پوچھا کہ اس ذریعہ سے اس حسینہ کی نسبت مزید حالات کا علم ہو جائے۔

"کبھی نہیں۔" نوجوان نے جواب دیا۔ "یہی وجہ ہے کہ ہر قسم کے مشتبہ حالات کے باوجود میں نے کبھی کسی بُرے خیال کو اُس کی نسبت اپنے دل میں جگہ نہیں دی۔"

"مطلب یہ کہ آپ سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی عورت اگنیس جیسی نوجوان کو دیکھ کر مسکرا سکتی ہے تو وہ آپ ہی ہیں؟" یہ کہتے ہوئے مسز بارکر نے اپنے لہجہ کو عمداً طنزیہ بنا لیا۔

نوجوان کہنے لگا۔ "افسوس کہ تم نے میرے الفاظ کو سمجھنے میں غلطی کی۔ میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں نے اگنیس ورنن کے طرز عمل میں کبھی کوئی بات ایسی نہیں دیکھی جو کسی شریف اور با عصمت خاتون کے خصائل کے منافی ہو۔" اس کے ساتھ ہی وہ ملامت آمیز لہجہ میں کہنے لگا۔ "میں کہہ سکتا ہوں کہ میری صورت بھی ایسی بُری نہیں اور نہ میری مالی حیثیت ایسی ذلیل ہے کہ اگنیس مجھے نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھے اس کے باوجود وہ اب تک میرے حالات سے لا علم ہے اور میری آرزو یہ ہے کہ کسی وقت اُس سے ذاتی طور پر ملوں یا اُسے خود یا بذریعہ ایک خط لکھوں ..."

"مگر کیا وجہ آپ نے اب تک ان دونوں میں سے ایک بات بھی نہیں کی؟" مسز بارکر نے پوچھا۔

"میں کہہ چکا ہوں کہ مجھے اُس کے سامنے آنے کی جرأت نہیں ہوتی" نوجوان نے جواب دیا۔ "بارہا اُسے سیر کرتے دیکھ کر میرے دل میں یہ اُمنگ پیدا ہوئی ہے

کہ جھاڑیوں میں سے نکل کر جن کے پیچھے چھپ کر میں اُسے دیکھا کرتا ہوں۔ اُس کے قدموں میں گر جاؤں۔ لیکن کوئی نامعلوم ہاتھ ہر بار مجھے روکتا رہا ہے۔ ایک ایسا مبہم اور ناقابل بیان خوف میرے دل کو محسوس ہوتا رہا ہے۔ گویا وہ کوئی فوق الفطرت ہستی ہے۔ ایک بار میں نے دلیری سے کام لیکر چند الفاظ ایک پرزہ کاغذ پر اس کے نام لکھے تھے۔ اور اس گھر کی نوعمر خادمہ کو تحریک کی تھی کہ وہ اُسے اپنے آقا نی کے پاس پہنچا دے ۔۔۔"

"مگر اُس نے آپ کی درخواست کو حقارت کے ساتھ نامنظور کر دیا" مسز مارٹیمر نے اس واقعہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہا کہ جس وقت خود اُس نے جین یعنی اُس خوبصورت خادمہ کے رو برو پانچ شلنگ بطور رشوت پیش کئے تھے تو اس نے انہیں بھی حقارت کے ساتھ واپس کر دیا تھا۔

"بے شک تم نے ٹھیک کہا اور تمہاری اس بات سے مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ تم اس مکان کے رہنے والوں کی دیانتداری اور صداقت شعاری سے پورے طور پر واقف ہو" نوجوان نے کہا۔

مسز مارٹیمر چند منٹ کے لئے خاموش رہی۔ بظاہر وہ کسی گہری فکر میں تھی دل میں سوچ رہی تھی۔ مجھے اس نئے معاملہ میں جو از خود پیش آ رہا تھا۔ دخل انداز ہونا چاہیئے یا نہیں۔ ایک طرف یہ خیال تھا کہ اس معاملہ میں دخل اندازی کرنے سے نفع حاصل کرنے کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ مگر دوسری طرف یہ خیال بھی پیش نظر تھا کہ میری مصروفیتیں پہلے ہی بہت زیادہ ہیں اور میں لارا سے ایک خاص دن تک پیرس واپس چلے جانے کا وعدہ کر چکی ہوں۔ مگر پھر خیال آیا کہ ابھی اُس کام کے لئے جو میرے در پیش ہے کئی دن کا وقفہ موجود ہے۔ کیا عجب کہ مجھے ٹارنر کی تلاش میں جلد تر کامیابی حاصل ہو جائے۔ ساری باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اُس نے یہی بہتر سمجھا کہ اس کام کو بھی ہاتھ میں لے لینا چاہیئے۔ کیونکہ ایک تو اس میں معقول نفع کی اُمید تھی۔ دوسرے اس سلسلہ میں بہت سی راز کی باتیں ایسی معلوم ہو سکتی تھیں۔ جن کی واقفیت زمانہ آئندہ میں اس کے لئے کئی پہلوؤں سے مفید ثابت ہو سکے گی۔ دوسرا خیال اُس کے ذہن میں یہ بھی پیدا ہوا کہ میرے

اپنے مالی وسائل میں قدر زیادہ وسیع ہوں گے۔ اُسی قدر میں اپنی سرکش بیٹی کی دست نگر ہونے سے بچی رہوں گی۔ پس اس نتیجہ پر پہنچکر وہ کہنے لگی "صاحب میں آپ کی امداد کے لئے ہر طرح آمادہ ہوں اور یقین جانیئے میں اس معاملہ میں آپ کو کارگر امداد دے سکوں گی۔ لیکن سردست مجھے بعض نہایت ضروری کام درپیش ہیں اور اُمید نہیں چند روز تک آپ کے معاملات کی طرف متوجہ ہوسکوں۔ ہاں اس بات کا میں وعدہ کرتی ہوں کہ آج سے پانچ دن بعد جس جگہ آپ مجھے کہیں حاضر ہو جاؤں گی"

نوجوان بولا "میں تمہیں اپنے پتہ کا کارڈ دئے دیتا ہوں۔ آج سے پانچویں رات کو میں تمہارا انتظار کروں گا"

"بہت اچھا" عمر رسیدہ عورت نے نوجوان سے کارڈ ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا "میرا نام مارٹیمر ہے۔ اور اگرچہ آپ نے مجھے اُس طریق پر مخاطب نہیں کیا جو میری حیثیت کے حسب حال ہوتا تاہم میں یقین دلاتی ہوں کہ ولادت تعلیم اور...."

وہ یہ کہنے کو تھی کہ میں ولادت، تعلیم اور چلن کے لحاظ سے ایک خاندانی عورت ہوں۔ کہ نوجوان نے قطع کلام کرکے اُسے اس دروغ بیانی سے روک دیا۔ نقدی سے بھرا ہوا ایک بٹوا بڑھیا کے ہاتھ میں دے کر وہ کہنے لگا "میڈم معاف کیجیئے میں آپ کے ساتھ اخلاق سے پیش نہیں آیا۔ لیکن میرا خیال ہے گو آپ مجلسی اور نسبی حیثیت سے ایک فائق ہیں۔ تاہم آپ کی مالی حالت خاطر خواہ نہیں اور اس لئے آپ کو کچھ نقدی بطور امداد لینے میں انکار نہ ہوگا۔ بہر حال آخری فیصلہ یہ ہے کہ آپ مجھ سے آج سے پانچویں روز رات کو ضرور ملیں۔ اس وقت تک الوداع"

اتنا کہہ کر جواب کا انتظار کئے بغیر وہ نوجوان ایک طرف کو چلنے لگا۔

مسز مارٹیمر بھی گلی میں اُس کے پیچھے پیچھے چلی گئی۔ اس لئے نہیں کہ وہ اُس کی حرکات کی نگرانی کرنا چاہتی تھی۔ بلکہ اس لئے کہ اُس کا راستہ بھی اُسی طرف تھا کچھ دیر تک نوجوان کے قدموں کی چاپ اُس کے کانوں میں پہنچتی رہی۔ اور اس کے بعد فاصلہ پر بند ہوگئی۔ عمر رسیدہ عورت تیزی سے قدم اُٹھاتی چلتی گئی حتیٰ کہ وہ اس شراب خانہ کے نزدیک پہنچ گئی۔ جہاں پر جیسا کہ ناظرین کو یاد

ہوگا آج سے بیس سال پہلے ٹارنر کی بیٹیوں کے فرار ہونے کے وقت ٹام رین اور کلیرنس ولیرز کی رات کے وقت ملاقات ہوئی تھی۔

شراب خانہ کے شیشوں سے تیز روشنی نمودار تھی۔ اُس کے قریب پہنچ مسز مارٹیمر نے وہ کارڈ بغور دیکھا۔ جو نوجوان نے اُسے دیا تھا۔ آپ بہ آسانی اُس کی حیرت کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ کارڈ پر لارڈ ولیم ٹریویلین کا نام اور پارک سکوئر کا پتہ درج تھا۔ بوڑھی عورت کو انگلستان کے اُمرا کی نسبت جو واقفیت حاصل تھی اُس کی بنا پر اُس کے لئے یہ معلوم کرنا دشوار نہ تھا کہ نوجوان لارڈ انگلستان کے امیر کبیر مارکوئیس آف کرزن کا دوسرا بیٹا ہے۔ وہی لارڈ کرزن جس کے تینوں بیٹوں کے لئے جداگانہ عمارات اور خدام مخصوص تھے۔ اور جو اپنی اولاد کو خاطر خواہ اخراجات دیتا تھا۔

نوجوان کی نسبتی اہمیت سے خبردار ہو کر مسز مارٹیمر دل میں بہت خوش ہوئی اُسے اس بات پر بہت مسرت ہو رہی تھی کہ میرا سٹریٹھم کے نواحات میں آنا کسی پہلو سے مفید ثابت ہوا۔ سب سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ اُسے لارڈ ولیم سے ایک بٹوہ مل گیا جس میں ۳۰ پونڈ نقد موجود تھے۔

ایک بند گاڑی کو گذرتے دیکھ کر بوڑھی عورت نے گاڑیبان کو ٹھہرنے کے لئے آواز دی اور اُس میں سوار ہو کر پدرو میں جا اُتری۔ وہاں سے وہ اُس قہوہ خانہ کی طرف چلی جہاں اُس نے عارضی سکونت اختیار کی تھی تیزی سے قدم اُٹھاتی جا رہی تھی کہ ایک مرد کی صورت دیکھ کر ٹھٹک گئی جو اس کے آگے آہستگی چل رہا تھا۔ آپ یہ جان کر کس قدر متعجب ہوں گے کہ یہ شخص درحقیقت وہی تھا جس کی تلاش میں وہ ماری ماری پھرتی تھی۔

اُس کی صورت پہلے ہی اُس کی نظروں میں کھب گئی تھی۔ پھر جب یکایک اُس نے چلتے چلتے ایک طرف کو منہ پھیرا تو لمپ کی روشنی میں مسز مارٹیمر نے بالکل تحقیق کر لیا کہ یہ وہی شخص ہے۔ بیشک اُس کا چہرہ بدلا ہوا تھا لیکن مسز مارٹیمر بھی ایک ہی کائیاں عورت تھی۔ اُس کے لئے اسے پہچاننا ذرا بھی دشوار نہ تھا۔

ہاں۔ تو یہ شخص ٹارنر ہی تھا۔ جو اب اُس سے صرف چند قدم آگے تھا۔ اُس

کے عین اختیار میں تھا۔ اتفاق دیکھیے کہ جس کی تلاش میں اُسے کئی طرح کی دشواریاں پیش آسکتی تھیں وہ خود اس بد طینت عورت کی راہ میں آگیا۔

مسز مارٹیمر اس فوری دریافت سے اتنے جوش میں آئی کہ اُسے لمحہ بھر کے لئے رُک کر دیوار کا سہارا لینا پڑا۔ لیکن جلدی ہی اپنی طاقت اور اوسان بحال کر کے وہ زیادہ تیزی سے قدم اُٹھاتی ٹارنن کے قریب تر پہنچ گئی اور پھر اُس نے اُسے ایک نہائت ادنےٰ اور ذلیل قسم کے مکان میں داخل ہوتے دیکھا۔

"اب تم میرے بس میں ہو" مسز مارٹیمر نے اپنے دل سے کہا۔ اگرچہ بظاہر اُس کا خطاب اس شخص سے تھا جو قانوناً اب بھی اُس کا شوہر تھا۔ اس کے چند منٹ بعد اُس نے اُس مکان کے دروازہ پر دستک دی۔

دروازہ کھلنے میں تھوڑی دیر صرف ہوگئی۔ اور آخر ایک کثیف پوش بدصورت لڑکی نے جو صورت سے خادمہ معلوم ہوتی تھی۔ کواڑ کھولے۔

تنگ تاریک اور بدبودار ڈیوڑھی میں زبردستی داخل ہوتے ہوئے مسز مارٹیمر کہنے لگی "میں اُس شخص سے ملنا چاہتی ہوں جو ابھی اس مکان میں داخل ہوا ہے"

"کیا تم بڈھے مسٹر سمتھ سے ملنے آئی ہو۔ جو سب سے نچلی منزل میں رہتا ہے" خادمہ نے پوچھا۔

"ہاں اُسی سے" مسز مارٹیمر نے بے تکلفی سے باہر کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہا "آؤ تو مجھے اندر جانے کا راستہ دکھا دو۔ میں اس کے لئے تمہیں چھ پنس انعام دوں گی"

یہ وعدہ معجز نما اثر رکھنے والا ثابت ہوا۔ کیونکہ خادمہ جھٹ ایک پتلی کوٹھڑی سے جلتی ہوئی شمع اُٹھا لائی۔ اور چند قدم آگے چل کر ایک ڈھلوان زینہ دکھا کر جو نیچے کی طرف اُترتا تھا۔ اشارہ سے کہنے لگی "وہ اس نچلی منزل میں ٹھیرا ہوا ہے"

مسز مارٹیمر نے چھ پنس کا سکہ حسب وعدہ لڑکی کے ہاتھ پر رکھ دیا اور وہ روشنی دکھانے کے لئے جلتی ہوئی شمع ہاتھ میں لئے زینہ کے بالائی سرے پر کھڑی رہی

"کافی ہے" بوڑھی عورت نے خطرناک ڈھلوان زینہ کے نیچے اُتر کر آواز دی اور لڑکی شمع لے کر واپس چلی گئی۔ جس کے بعد پھر اُس جگہ تاریکی ہو گئی لیکن شمع کے ہٹائے جانے سے پہلے مسز مارٹیمر نے اس کی واصلی روشنی

میں اس جگہ کا پورے طور سے جائزہ لے لیا تھا سامنے ایک بند دروازہ تھا اس نے اسے دھکا دے کر کھولا اور اس کے لمحہ بھر بعد اپنے شوہر کے سامنے پہنچ گئی۔

باب ۱۶۰ خطاوار میاں گنہگار بیوی

اُنیس سال کے طویل عرصہ کے بعد جس مقام پر میاں بیوی کی ملاقات ہوئی وہ ایک ایسا کمرہ تھا جسے عزیب اپنی اصطلاع میں باورچی خانہ کہا کرتے ہیں لیکن جسے اگر تنگ خانہ قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس کی چھت نشیب اور محراب دار تھی۔ دیواروں کی کُھردری اینٹیں جن پر کبھی سفیدی پھیری گئی ہوگی دھوئیں سے سیاہ اور تاریک نظر آتی تھیں۔ اور دن کے وقت روشنی کی ایک مدھم سی شعاع اُس نہایت تنگ کھڑکی کے راستہ اس کمرہ میں داخل ہوتی تھی۔ جو گلی کی طرف کھلتی تھی۔ لیکن جسے شاید اور زیادہ تاریک بنانے کے لئے اُس کے آگے ایک چھجہ لگا ہوا تھا۔ اس خوفناک غار میں . . . کیونکہ حقیقت میں یہ کمرہ کسی درندہ کی غار سے بہتر نہ تھا۔ ایک انگیٹھی بنی ہوئی تھی جس میں اس کوٹھری کا رہنے والا اگر موسم گرما کی حدت برداشت کر سکے تو کھانا تیار کر سکتا تھا اور کھڑکی کے عین مقابل ایک چھوٹی سی چارپائی تھی۔ ایک میز۔ دو کرسیاں۔ چینی کے چند برتن۔ ایک ہاتھ دھونے کا سٹینڈ۔ بس یہ اس خوفناک کمرہ کا سارا سامان تھا جس میں ایک شمع دھندلی سی روشنی پھیلا رہی تھی۔

ناظرین جانتے ہیں مارننگ کی شکل و صورت میں سابق کی نسبت عظیم تبدیلی واقع ہو چکی تھی۔ مگر اس تبدیلی کے باوجود اُس کی بیوی نے اُسے بازار میں چلتے ہوئے نہایت آسانی سے پہچان لیا تھا۔ لیکن وہ خود اُسے اس قدر آسانی کے ساتھ نہ پہچان سکتا حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ اس سے محض اتفاقیہ طور پر کہیں بازار میں ملتا تو وہ ہرگز اس کی پہچان میں نہ آتی کیونکہ اُس کی صورت میں عظیم تبدیلی واقع ہو چکی تھی۔ لیکن اب اُس نے اسے پہچان لیا۔ کیونکہ وہ اُسے بیسیول کے دکان کی عقبی نشستگاہ میں بیٹھے دیکھ چکا تھا۔ چنانچہ اب جو اس نے اُسے اپنے خفیہ مقام کی

دہلیز پر کھڑے دیکھا۔ تو مارے خوف کے اُس کے مُنہ سے چیخ سی نکل گئی۔

مسز مارٹیمر نے دروازہ بند کر دیا اور ایک کرسی لیکر اپنے شوہر کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اُسے بیٹھ جانیکا حکم دیا۔ جس حکم کی تعمیل سے وہ انکار نہ کرسکا۔ کیونکہ کوئی غیبی طاقت اس کے دل میں یہ احساس پیدا کر رہی تھی کہ اب تو اس قابل نفرت عورت کے بس میں ہے۔

ہلکی آواز اور ایسے لہجہ میں جس سے مارٹیمر کے دل میں یہ شبہ باقی رہ گیا کہ اس کی آمد کسی فتنہ کا پیش خیمہ ہے۔ یا محض ایک مصالحانہ ملاقات۔ وہ کہنے لگی۔ "آخر ہم بہت دیر کے بعد ایک دوسرے سے ملتے ہیں"

"ہاں ... ہاں" وہ اضطراب کے لہجہ میں کہنے لگا "مگر میں پوچھتا ہوں۔ ہمارے ملنے کی اب کیا ضرورت تھی؟"

"واہ! میں اس لئے تو تمہارے پاس نہیں آئی کہ ہم پیار اور محبت کی باتیں کریں ... یا زن و شوہر کی حیثیت میں ایک دوسرے کے [illegible] نہیں" بوڑھی عورت نے طنزاً جواب دیا۔

مارٹیمر کہنے لگا "پھر آخر تمہارے آنے کا کوئی مقصد تو ہوگا"

"مقصد بے شک ہے اور ایسا مقصد جس سے میرا فائدہ وابستہ ہے" مسز مارٹیمر نے طنز آمیز طریق پر تلخ مسکراہٹ ظاہر کرتے ہوئے کہا "میں نے شروع میں ہی یہ کہہ دینا ضروری سمجھتی ہوں، کہ تم میرے بس میں ہو"

"بس میں!" عمر رسیدہ مجرم نے اُس کی طرف دہشت اور التجا کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا جو بظاہر اس پر کامل اختیارات رکھتی تھی اور ان اختیارات سے کام لینے پر تلی ہوئی تھی۔

"ہاں میرے بس میں" وہ موثر انداز سے کہنے لگی "جانتے نہیں ہو مجھے ایک قاتلہ کی حیثیت میں گرفتار کیا گیا تھا ... وہ مجھے بھی قتل کا مجرم سمجھتے تھے"

"قتل! اے میرے خدا!" مارٹیمر نے دونوں ہاتھ سخت ذہنی اذیت کی حالت میں جوڑتے ہوئے وحشت آمیز نگاہوں سے کمرے کے ارد گرد دیکھتے کہا۔

مسز مارٹیمر زور سے کہنے لگی "اتنے انجان نہ بنو اپنے دل میں تم خوب جانتے

ہو کہ مجھے تمہارے ہی جرم کے لئے گرفتار کیا گیا تھا۔"

"نہیں نہیں تم ثابت نہیں کرسکتی ہو کہ میں نے ایسا کیا تھا... تم کچھ بھی ثابت نہیں کرسکتی ہو" ٹارنر نے سخت پریشانی کی حالت میں جواب دیا۔

"میں یہ ثابت کرسکتی ہوں کہ پرسیول کو تمہیں نے قتل کیا" عمر رسیدہ عورت نے اپنی آنکھیں شوہر کے چہرہ کی طرف جماتے ہوئے کہا۔

"ناہنجار! دروغ گو! تو بکتی ہے!" ٹارنر نے بڑے جوش سے کہا اور اس نے سوچا کہ یہ اس الزام کو جو مجھ پر لگا رہی ہے ہرگز ثابت نہ کرسکیگی۔ کیونکہ اُس کے پاس اپنے الزام کی تائید میں شبہ کے سوا کوئی ثبوت موجود نہیں۔

مگر وہ پرسکون لہجہ میں کہنے لگی "تمہاری تلخ کامی یا بدزبانی سے میں خوف زدہ نہیں ہوسکتی۔ اُلٹا تمہارے مزاج کی برہمی یعنی کبھی غیر معمولی جوش کا اظہار اور کبھی پریشانی کا میرے خیال کو اور زیادہ تقویت دے رہی ہے۔ سنو اور غور کرو کہ جو الزام میں تم پر عاید کرتی ہوں۔ کیا وہ بے بنیاد ہے اور کیا تم اس کے متعلق اپنی صفائی ممکن خیال کرتے ہو۔ کیونکہ اگر میں نے قریب کے تھانہ میں تمہارے خلاف اطلاع دیدی تو پھر تمہیں جوابدہی بہرحال کرنی ہوگی..."

ٹارنر کے منہ سے کراہنے کی آواز نکلی اور اگرچہ وہ بے ہوش نہیں ہوا تاہم اس انداز سے پیچھے کی طرف جھک گیا گویا سخت ذہنی تکان محسوس کرتا ہو۔ اُس کی آنکھیں اُس عورت کے چہرہ کی طرف خوفناک انداز سے لگی ہوئی تھیں جس کی موجودگی اُس صورت میں بھی اُس کے لئے ناقابل برداشت ہوتی کہ اُس کی طرف سے کسی ایسے جرم کا ارتکاب نہ ہوتا جس کا الزام وہ اب اُس پر عاید کر رہی تھی۔

لمحہ بھر کے بعد اس عیارہ نے بڑے استقلال کے لہجہ میں کہنا شروع کیا "جو کچھ میں کہتی ہوں۔ اُسے پوری توجہ سے سنو۔ جس رات میں اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر پرسیول کے مکان پر گئی تو میرے وہاں جانے سے چند منٹ پہلے تک تم اُس گھر میں موجود تھے۔ تمہاری حالت اس وقت نہایت زار تھی۔ اور پرسیول کی زبانی معلوم ہوا کہ تم اُس سے امداد لینے آئے تھے۔ ہمارے آجانے پر تم رخصت ہوگئے لیکن رخصت ہو کر بھی تم مکان سے باہر نہیں گئے۔ بلکہ کھڑکی کے باہر کھڑے ہماری ملاقات دیکھتے رہے۔ تم نے میز پر

طلائی سکے اور نوٹ پڑے دیکھے اور جب وقت عمر رسیدہ بخیل ہمارے جانے پر دوبارہ تنہا رہ گیا، تو تم نے اُس کے کمرہ میں داخل ہو کر اُسے لاٹھی سے ہلاک کر دیا۔"

ٹارنر نے ایک زوردار تشنجی حرکت کی اور مُنہ سے کلمہ انکار ادا کرنے کی کوشش کی لیکن زبان تالو سے لگ گئی۔ اسے اپنا حلق اس قدر خشک محسوس ہوتا تھا گویا وہ گرم راکھ پھانکتا رہا ہو۔

"یقیناً تم نے اُسے ہلاک کیا" مسز مارٹیمر نے سابقہ فقرہ کو دُہراتے ہوئے اس انداز سے کہا۔ گویا وہ اپنے شوہر پر یہ خوفناک الزام عائد کر کے دل میں شیطانی مسرت محسوس کر رہی ہے۔ "تم نے اس غریب کو لاٹھی سے اس قدر زدوکوب کیا کہ وہ جان سے مرگیا ... تم نے بیدردی کی انتہا کر دی اور اُس کے بعد ٹین کے صندوق سے کئی لاکھ کے پونڈ اور بنک نوٹ لے کر فرار ہو گئے"

"یہ غلط ہے ... سراسر غلط ہے" ٹارنر نے جس کی قوت گویائی عارضی طور پر بحال ہو گئی تھی چلا کر کہا۔

"نہیں جو کچھ میں کہہ رہی ہوں وہ بالکل درست ہے اور میرے بیان میں سرِ مُو فرق نہیں" مسز مارٹیمر نے باصرار کہا۔

"دیوانی عورت! کیا تم سمجھتی ہو۔ میں اتنے بڑے خزانہ کا مالک ہو سکتا ہوں ... میں جو ایک ایسے غلیظ مقام پر رہتا اور ایسے انتہائی افلاس میں گھرا ہوا ہوں ... بے وقوف تم میری محتاجی کا اندازہ میرے پھٹے ہوئے کپڑوں اور میری حالت زار سے نہیں کر سکتی ہو" ٹارنر نے بڑی جرأت سے کام لیکر بظاہر اس خیال کے زیر اثر کہا کہ یہ دلیل سارے اعتراضات رفع کرنے میں موثر ثابت ہو گی۔

مگر عمر رسیدہ عورت سخت حقارت کے لہجہ میں کہنے لگی "نادان کیا تم مجھے دنیا کے حالات سے اتنا ہی بے خبر سمجھتے ہو کہ میں اس قسم کی فضول باتیں سُن کر اُن پر یقین کر لوں گی۔ میں جن حالات سے گزر چکی ہوں اُن کو پیش نظر رکھتے ہوئے سوچو۔ کیا مجھ ایسی عورت کو غلط فہمی میں ڈالنا اور گمراہ کرنا ممکن ہے؟ بالکل نہیں۔ تم خیال کرتے ہو کوئی شخص ایسی رزیل جگہ کے رہنے والے آدمی پر ایسے جرم کا شبہ

نہیں کر سکتا۔" اس نے آہستگی نہ خانہ میں ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔ "اور سچ پوچھو تو تمہارا اندازہ غلط کبھی نہ تھا۔ ممکن تھا تم عرصہ دراز تک چھپے رہتے... تم اس ظاہری افلاس کے پردہ میں اُس وقت تک پوشیدہ رہتے حتیٰ کہ طوفان سر سے گذر جاتا۔ لیکن بے وقوف تمہاری تقدیر میں تو یہ لکھا تھا کہ ایک خاص شخص تمہارے جرم کا پتہ لگا کر تمہارے خفیہ مقام کو دریافت کرلے۔ پس جان لو کہ وہ شخص میں ہوں اور اس بات کا یقین دلانے کے لئے کہ تمہاری گذشتہ ایام کی ہر ایک کارروائی کا مجھے پورے طور سے علم ہے۔ میرے لئے فقط یہ بیان کرنا کافی ہوگا کہ چند دن گذرے تم اس مکان میں گئے تھے جو تمہارے نام پر "مارنر کاٹیج" کہلاتا ہے..."

"آہ!" مارنر نے اس بات کا ثبوت پا کر کہ میری بیوی حقیقت میں میری تمام نقل و حرکت سے پوری طرح واقف ہے۔ چونک کر کہا۔

وہ اس کی طرف کینہ آمیز نظر سے دیکھتے ہوئے بولی۔ "اس سے بھی زیادہ میں تمہیں بتا سکتی ہوں کہ تم نے اُس مکان میں رہنے والی نوجوان حسینہ کے روبرو اس بات کا اعتراف کیا کہ اب میں غریب نہیں ہوں اور اس کے ساتھ ہی کہا۔ اے کاش میں پھر ویسا ہی مفلس اور فاقہ کش بن سکتا جیسا کچھ عرصہ پیشتر ہوا کرتا تھا۔ نادان! مجھے تم نے اوروں کے روبرو ان الفاظ میں جو اظہار تاسف کیا وہ میرے سابقہ شبہات کی کامل تائید کے لئے کافی تھا اور وہ بھی اُس صورت میں کہ ایسی تائید کی ضرورت سمجھی جائے۔ ورنہ میں تو پہلے ہی تمہارے جرم کی نسبت کامل یقین رکھتی ہوں۔"

"پھر آخر آپ... تم میرے پاس... آئی کیوں ہو؟" مارنر نے مری ہوئی آواز میں رُکتے رُکتے پوچھا اور اس کے ساتھ ہی اُس کا سارا بدن عصبی کمزوری کی وجہ سے کانپنے لگا۔ اور چہرہ اتنا ہیبت ناک ہو گیا کہ دیکھ کر ڈر آتا تھا۔

"میرا آنا... میرا آنا ایک نہایت ضروری اور ناقابل تبدیل مقصد کے لئے ہے۔" عمر رسیدہ عورت نے جواب دیا۔

"اور وہ مقصد ... ؟" مارٹن نے کہربا کی طرح کانپتے ہوئے کہا۔
"یہ ہے کہ تم نے مقتول پرسیول کا جو روپیہ چرایا۔ اُس کا ایک ایک شلنگ ... ایک ایک پنس میرے حوالے کر دو" عورت نے جواب دیا۔

"ستیاناس !" بدنصیب شخص نے اس انداز سے وحشت زدہ ہو کر اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے کہا گویا اُسے کوئی سخت زخم آیا ہو۔ لیکن پھر تھک کر دوبارہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھوں سے پیشانی کو دبا کر بڑبڑاتے ہوئے شکستہ جملوں میں کہنے لگا "ہائے میرا روپیہ ... میرے نوٹ ... وہ خزانہ جسے حاصل کرنے کے لئے میں نے اپنی روح کو ابدی دوزخ میں ڈالا ... وہ دولت جس سے میں کئی راحتیں حاصل کرنے کی اُمید رکھتا تھا ... وہ دولت جسے حاصل کرنے کی غرض سے میں نے اپنے ہاتھوں کو خون میں رنگا ... ایک ہجنس کا خون کیا ... نہیں نہیں یہ غیر ممکن ہے کہ میں وہ روپیہ تمہارے حوالہ کر دوں"

اتنا کہہ کر وہ دیوانوں کی طرح اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پُر وحشت طریق پر بازو ہلانے لگا۔ اس کی آنکھیں پپوٹوں کے اندر زور سے حرکت کرتی تھیں۔ گویا اس پر صرع کا دورہ طاری ہو رہا تھا۔

اس کے باوجود مسز مارٹیمر کامل سکون اور سکوت کی حالت میں اپنی جگہ پر بیٹھی رہی۔ بظاہر وہ اس جوش کے فرو ہو جانے کی منتظر تھی۔ وہ خوب جانتی تھی کہ اب یہ شخص پہلے سے بھی زیادہ میرے زیر اختیار ہے۔ کیونکہ بے سوچے سمجھے بعض الفاظ کہہ کر اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا تھا۔

"نابکار عورت تو یقیناً مجھے دیوانہ بنا دے گی" اُس نے یکایک دوبارہ اپنی نشست پر گرتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُس کی آنکھوں سے بھسم ہوتے ہوئے مریخ کی طرح جوشِ غضب کا اظہار ہونے لگا۔

"خدا کرے کہ یہ نوبت آئے" وہ ظالم بڑے پُرسکون لہجہ میں کہنے لگی۔

"مگر تم صریحاً اس کے لئے کوشش کر رہی ہو" مارٹن نے اسی جوش کے لہجہ میں کہا "نہیں ... نہیں۔ میں وہ روپیہ ہرگز تمہارے حوالہ نہ کروں گا ... تمہارے پاس کوئی طاقت ایسی نہیں کہ تم مجھے مجبور کر سکو"

"نہ سہی۔ پھر میں چلتی ہوں اور یہاں سے سیدھی تھانہ میں جا کر اطلاع دیئے دیتی ہوں۔" مسز مارٹیمر نے جواب دیا جس کی آواز میں خفیہ طنز کے باوجود کامل سکون موجود تھا۔

"تھانہ میں!" ٹارنر نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا اور اس کے بعد بھی بڑے جوش کی حالت میں چلا کر بولا "میں وہ وقت ہی نہ آنے دوں گا... میں خود مر جاؤں گا اور تمہیں بھی ساتھ لے مروں گا... پہلے تمہیں قتل کروں گا اور اس کے بعد..."

"یہ کیا بچوں کی سی باتیں ہیں!" مسز مارٹیمر نے اس دھمکی کو سن کر ہنستے ہوئے کہا۔ اگرچہ اس کے ساتھ ہی اس نے احتیاطاً میز پر سے ایک چاقو اٹھا لیا۔ "یاد رکھو کہ اگر تم نے میری طرف ایک قدم بھی رکھا تو میں اس چاقو کا تیز پھل تمہارے سینہ کے اندر گھونپ دوں گی۔ اور تمہارا خزانہ جو بہر حال یہیں کسی مقام پر دفن ہے از خود میرے ہاتھ آ جائے گا۔ پس خبردار ایسی حماقت کا ارتکاب نہ کرنا جو ناحق تمہاری جان لیوا ثابت ہو۔"

"تم اس بات پر تلی ہوئی ہو کہ مجھے لوٹ کے لے جاؤ۔ اور پھر سابق کی طرح مفلس اور محتاج بنا دو؟" ٹارنر نے اپنی جگہ پر پیچھے کی طرف جھکتے ہوئے کہا "کیا کوئی صورت ایسی نہیں کہ تم اپنی ضد سے باز آ جاؤ۔ سنو میں تمہیں اس میں سے نصف روپیہ دینے کے لئے تیار ہوں... ساری دولت کا نصف حصہ..."

مسز مارٹیمر قطع کلام کر کے کہنے لگی "دیکھو میں تمہارے پاس شرطیں طے کرنے کے لئے نہیں آئی۔ اور نہ میں کسی بحث میں پڑنا چاہتی ہوں۔ اگر تم نے اس طرح کی فضول بکواس جاری رکھی تو ممکن ہے اور لوگ سن کر دروازہ کے قریب آ جائیں اور پھر وہ جرم جو سربستہ میرے اور تمہارے درمیان مخفی ہے پوشیدہ نہ رہ سکے۔ اس وقت کوئی طاقت تمہیں پھانسی کی رسی سے نہ بچا سکیگی"

"اف! میرے خدا... سچ کہتی ہے!" ٹارنر نے ان خیالات سے متوحش ہو کر بڑبڑاتے ہوئے کہا جو ظالم عورت کی زبان سے پھانسی کی روح فرسا موت کا ذکر سن کر اس کے دماغ میں پیدا ہو گئے تھے "بے شک سچ کہتی ہے" اس

نے دُہرا کر کہا۔ "لیکن پھر اگر میں ساری نقدی اس کے حوالہ کر دوں تو میری گذر اوقات کیونکر ہو گی۔ میں اپنی ہستی کیونکر برقرار رکھ سکوں گی..."

مسز مارٹیمر کہنے لگی "تم اُس وقت کو بھول گئے۔ جب مجھے سمندر پار کالے پانیوں کو بھیج دیا گیا تھا۔ تم کافی رسوخ اور اس قسم کے ذرائع رکھتے تھے جن سے مجھے امداد دی جا سکتی تھی۔ لیکن تم نے مجھ پر ذرا بھی رحم تو نہیں کیا... بھولے سے میرے لئے کسی ہمدردانہ خیال کو دل میں جگہ نہیں دی۔ مارٹیمر میں وہی عورت ہوں جسے اُس وقت تم نے ایک عضو معطل سمجھ کر نظر انداز کر دیا تھا اور ظاہر ہے کہ اب میرے دل میں تمہارے لئے ذرا بھی رحم یا ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ میں جانتی ہوں تم مجھے نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو لیکن تمہاری نفرت و حقارت اس سے زیادہ نہیں جو خود میرے دل میں تمہارے لئے ہے۔ بالفرض اس احساس تنفر کو مساوی سمجھ لیا جائے تو اب مجھے تم پر کافی اختیارات حاصل ہیں اور میں ان اختیارات سے کام لینے پر آمادہ ہوں۔ میرا جرم بہت پرانا ہے اور میں اس کی سزا ایک تعزیری نو آبادی میں سالہا سال تک رہ کر بھگت چکی ہوں۔ لیکن تمہارا جرم اس قدر تازہ ہے کہ اس کا خون تمہارے ہاتھوں پر ابھی تک خشک نہیں ہوا... رینجمن جسے تم نے قتل کیا۔ اُس کی لاش بھی پورے طور پر سرد نہیں ہوئی... اس لئے تمہارے جرم کی سزا پھانسی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتی۔"

"رحم! رحم!" بدنصیب شخص نے سخت ذہنی اذیت کی حالت میں دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے اس انداز سے کہا گو وہ قاتل تھا تاہم اُس کے دردناک طرز تکلم کو سن کر مسز مارٹیمر کی بجائے کسی دوسرے شخص کا دل خواہ وہ کتنا بے رحم ہوتا ضرور نرم ہو جاتا۔

"رحم!... اور تم پر!" بوڑھی عورت نفرت آمیز طریق پر کہنے لگی۔ "مگر یہ تو بتاؤ تم مجھ سے کس طرح کا رحم چاہتے ہو۔ اگر تمہاری خواہش یہ ہے کہ میں تمہیں انصاف کے حوالہ نہ کروں تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔ مگر اس کے لئے میری شرط وہی ہے جو میں پہلے بیان کر چکی ہوں یعنی کہ تم جو روپیہ لُوٹ کر لائے ہو وہ تمام تجوری سمیت بلا تامل [illegible] میرے سپرد کر دو... میں تمہاری زندگی کی طلبگار نہیں... البتہ یہ چاہتی ہوں کہ تم زندہ رہو... تم [illegible] تفصیلی اور افسوس کر کے [illegible] زندگی کیسی ہوتی ہے

تم خانماں برباد گلیوں اور بازاروں میں آوارہ پھرو۔ لوگوں سے سوال کرو۔ اور کوئی تمہیں پیسہ تک نہ دے ... تم لوگوں سے بھیک مانگتے پھرو ..."

"الٰہی یہ عورت ہے یا شیطان جو ایسے خوفناک الفاظ کہہ رہی ہے۔" ٹارنر نے اپنی بیوی کی طرف خوف اور حیرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ شیطان نہیں، عورت ہی ہے جس کا ساتھ تم نے سخت مصیبت کی حالت میں چھوڑ دیا تھا اور جو اب تم سے اس کا بدلہ لینا چاہتی ہے۔" مسز مارٹیمر نے جواب دیا "آج سے انیس سال پہلے کے زمانہ کو یاد کر کے میری اور اپنی حالت کا مقابلہ کرو۔ تمہیں رہائی دلانے والے دوست اور معاون میسر تھے اور مجھے صرف تمہاری ہمدردی کی آس تھی مگر تم نے ایک لفظ سے بھی اظہار ہمدردی کیا؟ بدبخت میری تو یہ آرزو ہے تو اس سے بھی دس ہزار گنا زیادہ تکلیفیں دیکھے۔"

"اوہ! ایسا نہ کہو۔" ٹارنر نے بڑے جوش کے ساتھ کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے لاش کی طرح زرد چہرہ پر اس قسم کی چمک پیدا ہوئی جو ظاہر کرتی تھی کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے اسے اپنے دل میں بالکل صحیح تصور کرتا ہے۔ "اگر تم ساری دنیا دیکھ ڈالو تو مجھ سے زیادہ مصیبت زدہ شخص کوئی نہ پاؤ گی۔" یہ کہتے ہوئے اس کے جھریوں دار رخساروں پر آنسوؤں کے قطرے بہنے لگے اور وہ ہاتھ جوڑ کر گڑگڑا کے کہنے لگا کیا تم مجھ پر رحم نہیں کر سکتی ہو؟"

"نہیں، ہزار بار نہیں۔" مسز مارٹیمر نے جواب دیا "اور میں تمہیں پھر خبردار کرتی ہوں کہ وہ ساری دولت جو تم لوٹ کر لائے تھے فوراً میرے حوالے کر دو۔ ورنہ اب مجھ میں تاب انتظار نہیں۔"

ٹارنر اپنی جگہ سے اٹھا۔ اس نے اس بے رحم عورت پر کینہ آمیز شیطانی نفرت کی ایک نظر ڈالی۔ رخساروں سے آنسوؤں کے قطرات پونچھے اور چارپائی کی طرف بڑھا۔ مسز مارٹیمر اس کی حرکات کو نہایت غور سے دیکھتی رہی۔ اس کی نگاہیں حریصانہ فکرمند اور مشتبہ تھیں۔ وہ اس کی طرف پوری توجہ سے دیکھ رہی تھی۔ مبادا صید دام سے نکل جائے۔

بدنصیب عمر رسیدہ شخص نے جس کے سینہ میں دوزخ کی سی آگ بھڑک رہی تھی۔

آہستگی کے ساتھ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے بستر کا ایک سرا اُٹھا کر نیچے سے ایک چھوٹا سا پلندہ نکالا جو بھورے رنگ کے کاغذ میں لپٹا ہوا تھا اور اس کے اوپر مضبوط رسی بندھی ہوئی تھی۔ اسے اس نے مسٹر مارٹمبر کے حوالہ کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اسکی طرف سخت قہر آلود نظر سے دیکھا۔ مگر اس عیارہ نے اس اظہار غضب کی پروا نہ کرتے ہوئے چپکے سے پارسل ہاتھ میں لے لیا اور اسے کھول کر دیکھنے لگی

بے شک اسے اپنے مقصد میں پوری کامیابی حاصل ہو چکی تھی۔ کیونکہ اس پارسل میں بہت سے بنک نوٹ اور پونڈ موجود تھے۔ جنہیں عمر رسیدہ عورت نے اب بڑے اطمینان کے ساتھ گننا شروع کیا۔

مارٹمز کی طرف طنز آمیز نظر سے دیکھ کر جو بحال پریشان خیدہ یا نہ انداز سے اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا کہنے لگی "پانچ ہزار چار سو پونڈ" اور پھر اس انداز سے گویا اپنے دل سے باتیں کر رہی ہو اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "اور یہ ایک ایسا کاغذ بھی موجود ہے جو آگے چل کر میرے لئے بہت کار آمد ثابت ہوگا... یہ وہ ہنڈی ہے جو اس نوجوان نے لکھ کر دی تھی جو اپنے آپ کو وائکونٹ مارسٹن کہا کرتا تھا"

یہ کہتے ہوئے اس نے پارسل کو پھر ایک بار بڑی احتیاط سے بند کیا اور اسے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

یکایک مارٹمز جو اپنی بیوی کی بے رحمانہ حرص سے سناٹے میں آچکا تھا دبی ہوئی خوفناک آواز میں کہنے لگا "کیا تم ان میں سے میرے لئے ایک پونڈ... صرف ایک پونڈ بھی نہیں چھوڑو گی؟"

"ایک پونڈ کیا۔ ایک پینس بھی نہیں" اس نے جواب دیا "ہاں اس کا یقین تمہیں دلاتی ہوں کہ تمہارا راز میرے سینہ میں محفوظ رہے گا۔ اور اگر کبھی وہ وقت آیا کہ تمہیں پھانسی پر لٹکنا پڑا تو سمجھ لینا کہ اس کا باعث میں نہیں ہوں"

اتنا کہکر وہ دروازہ کی طرف مڑی۔ مگر پھر کچھ سوچ کر سیدھے رخ کی بجائے الٹے پاؤں چلنے لگی تاکہ اس طریق پر مارٹمز کو اپنی نگاہ کے سامنے رکھ سکے۔ اگر وہ تھا پاس ذرا سے اسپرکو بھی دھاوا کرنے کی کوشش کرے تو پھر اسے نہ لگنے دے ناکام رہے۔

لیکن بدنصیب مجرم یعنی شخص اپنی جگہ سے بالکل نہیں ہلا۔ وہیں کرسی پر بیٹھا دیوانوں کی طرح آگے پیچھے جھومتا رہا اور جس وقت مسٹر پارکر نے کواڑ کھولے وہ دھم سے فرش زمین پر گر پڑا۔

بڑھیا عورت پہلے تو رخصت ہو جانے کو تیار تھی۔ مگر پھر یہ سوچ کر رک گئی کہ اگر وہ مر گیا اور میں پیچھے دروازہ باہر نکل گئی تو مجھ پر طرح طرح کے شبہات کئے جائیں گے پس وہ اس کی طرف بڑھی۔ دیکھا تو وہ بے ہوش تھا۔ مگر شرارۂ ہستی ابھی تک نہیں بجھا تھا۔ خوف اور ذاتی حفاظت کے خیال سے اب اس عورت نے اس بدنصیب شخص کے متعلق ایسی کارروائی شروع کی جس کے لئے وہ بصورت دیگر ہرگز آمادہ نہ ہوتی اس نے اسے بازوؤں میں لے کر فرش سے اٹھایا اور بستر پر لٹا کر اس کا گلوبند کھولا۔ پھر اس کے چہرہ پر سرد پانی چھڑکنے لگی۔ چند منٹ کے عرصہ میں اسے ہوش آنے لگا اور رفتہ رفتہ اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"میں کہاں ہوں؟ ... کیا یہ ایک پریشان خواب تھا؟" وہ بڑبڑاتے ہوئے مدھم آواز میں کہنے لگا۔ پھر جب اس کے دماغ نے اپنے معطل شدہ قوائے بتدریج دوبارہ اقتدار حاصل کیا اور اس نے اس چہرہ کو دیکھا جو اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔ اور جب اسے یاد آیا کہ یہ عورت کس لئے یہاں آئی ہے۔ تو وہ دردناک آواز میں چلا کر کہنے لگا۔ "نکل جا۔ میرا پیچھا چھوڑ دیجئے۔"

"ہرگز نہیں" اس نے باصرار جواب دیا اور اس کے تھوڑی دیر بعد وہ اس کمرہ میں تنہا رہ گیا۔

مگر نہیں ہم نے غلط لکھا کہ وہ اس کمرہ میں تنہا رہ گیا۔ کیونکہ یاس و حرمان اس کے رفیق تھے۔

اور کیسے خوفناک رفیق!

ہرچند کہ وہ قاتل تھا۔ مگر قتل کے جرم میں بھی اسے یہ تسلی ضرور تھی کہ مجھے اس ذریعہ سے دولت حاصل ہو چکی ہے۔ اب یہ ذریعہ تسکین بھی مٹ گیا اور سوائے مایوسی اور مقتول کی روح ڈرانے کے کوئی خیال اس کے ذہن میں نہیں رہا۔ یا ان دونوں باتوں کے سوا کوئی اور خیال اس کے دل میں پیدا ہوا تو یہ تھا کہ میری ہستی

ایک مفلس گداگر سے بھی زیادہ رذیل ہے۔ اسے اپنے ہاتھ میں کاسہ گدائی پیچھے مقتول کی لاش اور سامنے تاریکی ... خوفناک تاریکی اور دور افق میں پھانسی کے ہیبت ناک ستون نظر آتے تھے۔

حیرت ہے کہ اس ہجوم یاس میں اس بدنصیب بڈھے کے دماغ پر دیوانگی کا اثر طاری نہیں ہوا۔ جو ایسے حالات میں رنجیدہ خیالات پر پردہ ڈالنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

کیا اس کے گناہوں کی سزا اس دنیا میں ہی شروع ہو گئی؟ اگر ایسا ہے تو بلاشبہ قبر کے اس طرف بھی انسان کو اپنی بدیوں کی نہائت خوفناک سزا ملتی ہے!

ہائے افسوس۔ وہ زر جس کی خاطر اس نے اپنی روح کو نار جہنم کے حوالہ کرنا منظور کیا تھا وہ بھی تو اس کے پاس نہ رہا کہ ذریعہ تسکین ثابت ہوتا!

باب ۱۶۱ انگنس ورنن اور اس کا باپ

ہمیں اب سٹرینتھم کے قریب اس مکان کی طرف چلنا چاہیئے جس میں ہم نے معصوم اور پاکباز انگنس ورنن کو اس کے باپ کے پاس چھوڑا تھا۔

جس وقت مسز بارٹمیر اس مکان سے رخصت ہو گئی۔ تو مسٹر ورنن نے بیٹی کی طرف متوجہ ہو کر اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا "عزیز بیٹی کیا باعث تم نے ایک بالکل اجنبی عورت کو اس طرح بے روک مکان پر آنے کی اجازت دی؟"

وہ معصوم کہنے لگی "ابا جان میں اس سے پیشتر اسے نہیں جانتی تھی۔ اور میرے دل میں اس کا مطلق خیال نہیں آیا کہ وہ کسی بری نیت سے میرے پاس آئی ہے۔ کیونکہ میں نے اسے کبھی ضرر نہیں پہنچایا اور میرا خیال تھا ..."

انگنس کے باپ نے اسے اپنے قریب کرسی پر بٹھلاتے ہوئے اور خود بھی پاس ہی ایک کرسی لے کر قطع کلام کرتے ہوئے کہا "عزیز بیٹی میں بارہا کہہ چکا ہوں کہ دنیا میں لاتعداد شریر النفس لوگ اس طرح کے موجود ہیں جو تمہارے جیسی خوبصورت بھولی بھالی جوان لڑکیوں کے خلاف طرح طرح کے خوفناک منصوبے باندھتے ہیں

کسے خبر کہ یہ عورت جو اپنے آپ کو مسز ہارٹمبلی کہتی ہے اُن میں سے ایک ہو۔"

اگنیس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور وہ کہنے لگی "پیارے ابا اگر مجھ سے کوئی بات اس قسم کی ہوئی جس سے آپ کو رنج پہنچا۔ تو میں تہِ دل سے اظہارِ تاسف کرتی ہوں۔ لیکن ۔۔۔"

"میری عزیز" مسٹر ورنن نے پھر قطع کلام کرتے ہوئے اُس حسینہ کے ریشم کے ایسے ملائم بالوں اور شفاف پیشانی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا "تم میرا مطلب نہیں سمجھی ہو۔ میں تم سے خفا نہیں۔ اور سچ پوچھو تو تمہارے ایسی نیک طینت خوش اطوار لڑکی سے خلافِ دل یا کسی غضب ناراضی کو جگہ دینا ہی غیر ممکن ہے۔ اندیشہ فقط اس بات کا ہے کہ بدطینت لوگ جن کی سرشت میں بدی پائی جاتی ہے تمہیں ضرر پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔ میں تمہیں پھر اس بات کی سفارش کرتا ہوں کہ احتیاط اور دور اندیشی کو کسی حال میں ہاتھ سے نہ دینا چاہیے ۔۔۔"

"مگر ابا جان میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی کہ وہ عمر رسیدہ خاتون جو اس مکان میں آئی تھی کیونکر ضرر پہنچا سکتی ہے؟" اگنیس نے بے خبری میں با اصرار کہا۔ "کیونکہ جیسا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اُسے کبھی کوئی ضرر نہیں پہنچایا بلکہ میں اُس کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا سلوک کرتی رہی ہوں جو اس جیسی اُدھیڑ سال مصیبت زدہ عورت کے ساتھ ہونا چاہیے ۔۔"

"خیر اس بحث کو جانے دو" ورنن نے کہا "اب کہو کیا وہ تم سے ذکر کس بات کا کرتی تھی؟"

اگنیس نے نہایت بھولی سادی اور معصومانہ انداز سے وہ تمام گفتگو بیان کر دی جو اُس کے اور مسز ہارٹمبلی کے درمیان ہوتی رہی تھی۔

باپ نے تمام بیانات کو غور و توجہ سے سنا اور بیٹی کے ساتھ تھا اور پھر چند منٹ تک بحالتِ خموشی اس معاملہ پر غور کرتا رہا۔

انجام کار اس گہرے سکوت کو اگنیس ہی نے یہ کہہ کر توڑا "بظاہر آپ آج رات کے واقعہ سے ناخوش اور رنجیدہ ہیں" اور یہ کہتے ہوئے اُس نے اپنے والد کے متفکر چہرہ کی طرف ڈرتے ڈرتے دیکھا۔

"میری نیک دل بیٹی" اس کے باپ نے جواب دیا "میں دوبارہ تمہیں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ میں ہرگز تم سے خفا نہیں ہوں۔ لیکن میری زبانی یہ سن کر تمہیں تعجب ضرور ہوگا۔ کہ جو کچھ وہ بوڑھی عورت تمہارے سامنے بیان کرتی رہی ہے میں اس کے ایک لفظ کو بھی قابل یقین نہیں سمجھتا۔ میری راحت جان انگنس اس وسیع و عریض دنیا میں اس قسم کے جذبات یا خیالات کا جن کا وہ تم سے ذکر کرتی رہی ہے اور بظاہر جن کے زیر اثر وہ اس مکان کو دیکھنے آئی تھی کوئی حقیقی وجود نہیں۔ تم نے دیکھا میں نے اس کی دو باتوں کی بے دریغ تردید کی اور اس سے کچھ جواب بن نہ پڑا۔ مجھے یقین ہے کہ باقی معاملات میں بھی اس نے ویسی ہی غلط گوئی کی ہے"

انگنس بولی "ابا جان میں پوچھتی ہوں کیا اس کے لئے یہ ایک قدرتی بات نہ تھی کہ وہ اس مکان کو دوبارہ دیکھنے آتی۔ جہاں وہ اپنے شوہر کے ساتھ زندگی کے بہترین ایام گزار چکی تھی؟ میں سمجھتی ہوں ایسا جذبہ ذہن انسانی میں پیدا ہونا قدرتی ہے اور اسی لئے میں اس عورت کو قابل عزت اور احترام کی مستحق سمجھتی تھی"

"بے شک دنیا میں چند فیاض دل ایسے موجود ہیں جن میں اس قسم کا جذبہ پایا جاتا ہے" مسٹر ورنن نے کہا "اور اب جو میں غور کرتا ہوں تو مجھے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ میرا پہلا بیان یعنی یہ کہ دنیا میں اس قسم کا جذبہ نابود ہے غلط تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انگنس تم دنیا کو ویسی پاک اور بے ریا سمجھتی ہو جیسی خود تم ہو۔ میری تہ دل سے اس قادر مطلق سے یہ دعا ہے کہ تم ان قدرتی اسباق کے علاوہ جو تم نے اس تنہائی اور نیک صحبت میں رہ کر حاصل کئے ہیں کوئی اور تلخ تجربہ تمہارے نصیب میں نہ ہو۔ اور وہ وقت نہ آسکے کہ تم معاملات انسانی کے تاریک پہلو کو دیکھنے پر مجبور ہو..."

"تو کیا ابا جان ان باتوں کے علاوہ جو میں سیکھ چکی ہوں کوئی اور سبق بھی میرے لئے سیکھنے باقی ہیں؟... کیا کوئی اور تعلیم بھی مجھے حاصل کرنی ہے؟... اور کوئی اور تجربہ بھی میرے لئے حاصل کرنا ضروری ہے" سادہ مزاج انگنس نے معصومیت کے انداز سے پوچھا۔

"افسوس ہاں" اس کے باپ نے ایک آہ سرد کھینچ کر کہا "اور وہ بھی

مختلف اور متنوع طریقوں پر۔ بیٹیا ابھی تم نے اس دنیا کا صرف ایک ہی رُخ دیکھا ہے یعنی وہ جس کا تعلق امن و سکون اور راحت قلب سے ہے۔ تم نے اُن طوفانوں کا ذکر بھی نہیں سُنا جو ہر شخص کو بحر ہستی عبور کرتے ہوئے پیش آتے ہیں۔ اب تک تمہاری زندگی عمدہ اور خوشگوار اثرات میں کٹی ہے اور وہ چیز جسے انقلاب ہستی کہتے ہیں اُس کا تمہیں مطلق علم نہیں۔ اس لئے میں پھر ایک بار کہتا ہوں اور میری سچے دل سے دُعا ہے کہ خدا وہ وقت نہ لائے جب تم زندگی کے انقلابات و مصائب سے آگاہ ہو۔"

خوبصورت ایگنس کہنے لگی "پیارے ابا میں اُن کتابوں اور تاریخوں کے مطالعہ سے جو آپ نے میرے لئے مہیا کی ہیں۔ یہ تو معلوم کر چکی ہوں کہ انسان کئی طرح کی مختلف اور متضاد اغراض کے حصول میں حیران و سرگرداں رہتا ہے۔ اور زندگی میں اُس کا مقصد ادنٰے نفع حاصل کرنا ہی ہوتا ہے۔ لیکن یہ بات اب تک میری سمجھ میں نہیں آئی کہ لوگ ایسے شریر النفس اور بدباطن کیونکر ہو سکتے ہیں کہ اُن شخصوں کو ضرر پہنچائیں۔ جنہوں نے خود اُنہیں کبھی کوئی تکلیف نہیں دی۔ خصوصاً اُس حالت میں کہ اس قسم کی ضرر رسانی سے ضرر پہنچانے والے کے لئے بعید ترین فائدہ کی صورت نہ رکھتی ہو۔ مثلاً فرض کیجئے مسز ہاربٹم جو ذرا دیر پیشتر یہاں آئی تھی وہ حقیقت میں میرے متعلق کوئی بُرا ارادہ دل میں رکھتی تھی۔ پھر اس قسم کی بدباطنی کا م سے عملی طور پر کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟"

سر ڈورن کچھ دیر کے لئے پدرانہ شفقت کی نظر سے اپنی حسین اور معصوم بیٹی کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر کہنے لگا "ایگنس تم اس قدر بھولی اور سادہ مزاج لڑکی ہو کہ ان معاملات کو بالکل نہیں سمجھ سکتی ہو اور میرے نزدیک یہ مناسب ہے کہ اُس پردہ کو جو اس بارہ میں تمہاری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ دُور کر دوں..."

"بے شک ابا جان آپ درست فرماتے ہیں۔ لیکن" اُس حسینہ نے شوخی کے انداز سے کہا۔ "اگر آپ مجھے ان باتوں سے خبردار نہ کریں گے تو پھر ادر کون ہے جو مجھے ان مشکلات سے جو ہر شخص کو زندگی میں پیش آتی ہے۔ یا آپ کے لفظوں میں بحر ہستی کے گردابوں، چٹانوں اور خوفناک مقامات سے خبردار کرے گا؟ آپ

دیکھتے ہیں کہ میرا اس عمر رسیدہ عورت کے ساتھ کھلے دل سے اور پُر اعتماد طریق پہ سلوک کرنا ہی آپ کے نزدیک ایک بھاری غلطی ثابت ہوا . . . "

"اگرچہ یہ غلطی اپنی قسم کی پہلی تو تھی" اس کے باپ نے مسکراتے ہوئے کہا "کیونکہ ابھی لگلے دن ایک اسی طرح کا بڈھا تم سے ملنے آیا تھا۔ میری عزیز بیٹی کیا تم خود اندازہ نہیں کر سکتی ہو کہ ان دو شخصوں کا جو بظاہر ایک دوسرے کے رشتہ دار ہیں یکے بعد دیگرے یہاں آنا کچھ اہمیت ضرور رکھتا ہے اور کسے خبر ہے کہ وہ دونوں ہی کسی تیسرے شخص کے اشارہ سے یہاں آئے ہوں۔ میرے خیال میں یہ امر بعید از قیاس ہے کہ ان کا یکے بعد دیگرے یہاں آنا محض ایک اتفاقی امر تھا۔ ضرور اس معاملہ میں کچھ سازش ہے۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ایسے اتفاقات کبھی کبھار ہی پیش آسکتے ہیں۔ لیکن دنیاوی دور اندیشی کا تقاضا ہے کہ ہم ایسے معاملات کو مشتبہ نظر سے ہی دیکھیں اور سچ پوچھو تو میں اس واقعہ کو اسی طرح شبہ کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ عورت نے بیان کیا تھا کہ میں ایک جرنیل کی بیوہ ہوں جس کا حال ہی میں ہندوستان میں انتقال ہوا ہے۔ لیکن میں ایسے معاملات سے اتنا باخبر ہوں کہ یقینی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ اس نام کا کوئی جرنیل افسر سالہا سال سے میرے سننے میں نہیں آیا۔ جب میں نے اس کے بیان کی تردید کی تو اس نے ایک دوسرا قصہ گھڑا۔ لیکن میں نے اسے بھی غلط ثابت کر دیا۔ اب میری عزیز بیٹی اینگیش تم سمجھ سکتی ہو کہ میرا یہ اندیشہ بے جا نہیں کہ وہ عورت جس نے دو مرتبہ صریح غلط گوئی کی کسی بُری ہی نیت سے ہی یہاں آئی تھی"

"آہ! کیا سچ مچ لوگ اتنے بدباطن اور شریر النفس ہو سکتے ہیں!"

"افسوس کہ اس کا جواب اثبات میں ہے" اس کے باپ نے جواب دیا "اور اسی لئے میں پھر تاکید کرتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو تم نے اجنبیوں کی ملاقات سے محتاط اور خبردار رہنا۔ مجھے اس بات کا سخت تعجب ہے کہ بڑھی خادمہ مسز گیفرڈ نے چند دن قبل اس عمر رسیدہ شخص کو زبردستی تمہارے کمرہ میں گھس آنے سے روکا . . . "

اینگیش دونوں شاد ہو کر کے یہ تصور ثابت کرنے کی نیت سے کہنے لگی" اور اب مسز گیفرڈ اور میں دونوں سے اس کے چھپ جانے پر کچھ بہت سمجھایا تھا لیکن میں نے خیال کیا کہ وہ شخص اپنی ضرورت کی وجہ سے حالت مفرح سے ... کو دل دیتا ہے

لئے رہی ہیں اور اُن کا یہ خیال باطل ہے کہ اُس شخص کا تعلق چوروں یا نقب زنوں سے ہوگا۔ یہی وجہ تھی کہ میں اُن کی فہمائش سُن کر ہنستی رہی ..."

"پیاری اگنیس اب تو تم نے جان لیا کہ وہ راستی پر تھیں" مسٹر ورنن نے کہا۔

"ہاں۔ اور مجھے اس کا افسوس ہے کہ میں نے اُن کی فہمائش کو توجہ سے نہ سُنا" حلیم الطبع اگنیس نے تسلیم کیا۔ "آئندہ کے لئے پیارے ابا میں کسی ایسے شخص کو مکان میں نہ آنے دوں گی جس کے پاس آپ کا لکھا ہوا اجازتی رقعہ نہ ہو"

"یہی میری اپنی خواہش تھی" مسٹر ورنن نے کہا۔ "اور اگنیس اگر تم اس وعدہ پر ثابت قدم رہیں تو مجھے دلی خوشی ہوگی"

اگنیس بولی "پیارے ابا آپ کو معلوم ہے کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں میں اس پر عمل کرنے کے لئے فوراً تیار ہو جاتی ہوں۔ یہاں تک کہ آپ کے ارشاد کی وجہ معلوم کرنا کبھی ضروری نہیں سمجھتی۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ آپ جو حکم دیں۔ اُسے ماننا میرا فرض ہے ..."

"عزیز بیٹی" مسٹر ورنن نے اُس بچی کی معصومیت سے متاثر ہو کر کہا۔ "میں تم سے جن الفاظ میں تبادلہ خیالات کرتا ہوں اُن میں حکم کا لفظ قطعاً موجود نہیں۔ کیونکہ تم ایک پابند فرض۔ نیک نہاد و خلیق لڑکی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ میں کبھی تم سے حکمانہ طریق پر یا درشت الفاظ میں مخاطب ہونا پسند نہیں کرتا۔ کیا میں اس حقیقت سے بے خبر ہوں کہ تم اُن معاملات میں بھی مجھ سے کسی طرح کا استفسار نہیں کرتی جو سب سے زیادہ تمہارے دل میں تعجب اور دلچسپی پیدا کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں"

اگنیس کہنے لگی "میرے لئے فقط آپکی خواہش معلوم کرنا اُس پر عمل کرنے کے لئے کافی دلیل ہے۔ آپ نے مجھے تنہائی میں رکھنا پسند کیا اور میں اس انتظام سے ہر طرح خوش ہوں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے میرے لئے ہر قسم کا سامان راحت آسائش مہیا کیا اور میرے نزدیک یہ امر بے انصافی اور ناسپاسی میں داخل ہوگا کہ میں ان تشریحات کے لئے زور دوں جنہیں مناسب وقت پر پیش کرنے کا آپ مجھ سے وعدہ کر چکے ہیں"

[illegible] نوجوان [illegible] اگنیس [illegible] وقت اب کچھ زیادہ [illegible] مسٹر ورنن سے

کہا۔ آج سے دو سال بعد میں ہر ایک معاملہ جو سر دست مثل راز ہے۔ تمہارے روبرو بیان کردوں گا۔ لیکن ہم اور باتوں میں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ دیکھو رات بہت جا چکی ہے اور مجھے آج دفعتاً یہاں آنے کے متعلق بھی کیفیت بیان کرنا ہے۔"

انگیس باپ کے چہرہ کی طرف فکر کی نظر سے دیکھنے لگی۔ کیونکہ اسے یاد آ گیا کہ آج تک وہ کبھی اتنی رات گئے نہیں آیا تھا۔ اور خلاف معمول اس ہفتہ میں اُس کا آنا تین بار ہو چکا تھا۔

مسٹر ورنن نے حلیمانہ انداز سے کہنا شروع کیا "میری عزیز بیٹی بات یہ ہے کہ میں ایک نہایت ضروری کام کے لئے کل انگلستان سے رخصت ہو جانے والا ہوں"

"رخصت!" انگیس نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

"ہاں بیٹی میں ایک ضروری کام پر رخصت ہو رہا ہوں اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ چند ہفتوں سے پہلے انگلستان میں واپس نہیں آسکوں گا۔ میں ایک ایسے کام کے لئے جو خلاف توقع پیش آیا ہے پیرس جا رہا ہوں۔ اگرچہ میں اتنے دنوں تم سے دور رہوں گا۔ تاہم تمہارا تصور ہر وقت میرے ذہن میں موجود رہے گا اور میں تمہیں برابر وقتاً فوقتاً خط لکھتا رہوں گا۔"

"لیکن ابا جان آپ کا ارادہ وہاں کتنے ہفتے ٹھہرنے کا ہے؟" انگیس نے گھبرا کر پوچھا اور اُس کے دونوں رخساروں پر چمکتے ہوئے آنسو ڈھلکنے لگے۔

"بیٹی رو نہیں۔ تمہیں پریشان دیکھ کر میرا دل کٹا جاتا ہے" مسٹر ورنن نے کہا۔ "میں وہاں صرف ۸ یا ۱۰ ہفتے ٹھہروں گا اور اس کے بعد یقینی طور پر تم سے ملنے آؤں گا۔ انگیس اس سے پہلے بھی تو بارہا میں اس سے زیادہ عرصہ تک تم سے جدا رہا ہوں۔"

"آپ درست فرماتے ہیں" انگیس نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا "لیکن یہ اس وقت کی بات ہے جب میں اپنی استانی کے پاس رہا کرتی تھی۔ مگر جب سے اُن کا انتقال ہوا ہے میرا سہارا فقط آپ ہی کی ذات ہے۔ ..."

"اور اسی واسطے میں تمہیں یہ بات بتانے آیا تھا کہ ... میں مسز ... کے مکان کی نسبت ... لندن سے قریب ہے تمہیں یاد ہوگا ..."

تھے۔ یہ مکان خصوصیت سے تمہارے لئے خریدا تھا ۔۔ لیکن میری پیاری انگنس بیٹی، پھر التجا کرتا ہوں تم رو نہیں۔ تمہیں روتے دیکھنا مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا" اس نے کپکپاتے ہوئے لہجہ میں کہا۔ "دو ڈھائی مہینہ کا عرصہ کچھ بہت زیادہ عرصہ نہیں ہے اور اس کے بعد جب میں تم سے ملنے آؤں گا تو بہت سی نئی نئی چیزیں اور تمہئے خرید کر لاؤں گا۔"

"ابا جان میں ڈرتی ہوں آپ کی عنایات مجھے بگاڑ نہ دیں۔" نوجوان حسینہ نے دونوں بازو باپ کے گلے میں ڈال کر دلی جوش سے اس سے لپٹتے ہوئے کہا۔ "آپ آئے دن میرے لئے نئی نئی چیزیں خرید لاتے ہیں جس پر یقیناً آپ کا بہت سا روپیہ صرف ہوتا ہوگا ... لیکن آپ مالدار بھی تو بہت ہیں کیوں ابا آپ بہت مالدار ہیں نا؟"

"خدا کا شکر ہے کہ تمہاری خاطر اس نے مجھے ہر قسم کی فراغت بخشی ہے۔" مسٹر ورتن نے بیٹی سے پیار کرتے ہوئے کہا "انگنس ایک وقت آئے گا جب تم معلوم کر سکو گی کہ اس دنیا میں زر بھی ہر قسم کی راحت کی کنجی ہے۔ وہ ایک طلسم ہے جس سے مناسب کام لیا جائے تو دنیا بھر کی آسائشیں اور راحتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ میں نے تمہارے مطالعہ کے لئے جو کتابیں منتخب کی ہیں ان میں سے بعض ایسی ہیں جن میں حرص، خود غرضی اور طمع کی بڑی لعنت کی گئی ہے اور بعض میں یہ لکھا ہے کہ تھوڑا سرمایہ بھاری دولت کے مقابلہ میں زیادہ راحت بخش ثابت ہوتا ہے۔ لیکن طبع انسانی کی کمزوری سے مجھے جو واقفیت حاصل ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں کہ ان کتابوں کے مصنفوں کے سامنے ہی اگر بھاری دولت حاصل کرنے کا کوئی موقعہ پیش آتا تو وہ یقیناً اسے ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ لیکن ایسی کتابیں مصنفوں کے اصول و ایمان کے مطابق ہوں یا نہ ہوں بہر حال ان کا ایک فائدہ ضرور ہوتا ہے یعنی یہ کہ ان کے مطالعہ سے انسان کی طبیعت پر ایک خاص اصلاح بخش اثر ہوتا ہے۔ اگرچہ آگے چل کر جوں جوں انسان تجربہ حاصل کرتا ہے اور مشاہدہ سے کام لیتا ہے ایسے اثرات بتدریج کم ہوتے جاتے ہیں۔ دولت میری عزیز انگنس ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان اگر صحیح کام لے تو وہ

موجب راحت ثابت ہوئی ہے۔ لیکن اُس کے ہوتے ہوئے اگر انسان غلط راہ اختیار کرے تو بھی دولت باعثِ زحمت ثابت ہونے لگتی ہے۔ میں یقین کرتا ہوں میرے اس بیان سے تمہیں بہت سے نئے معاملات پر غور کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔

"ابا جان آپ بالکل درست فرماتے ہیں" اگنیس نے تسلیم کیا "لیکن ذکر آپ کی تشریف آوری کا تھا۔ کیا میں یہ خیال کر سکتی ہوں کہ وہ کام جس کے لئے آپ پیرس جا رہے ہیں کسی پہلو سے ناگوار نہیں؟"

"یقیناً نہیں" مسٹر ورنن نے اپنی حلیم الطبع بیٹی کی طرف پدرانہ شفقت سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر سلسلہ کلام جاری رکھ کر وہ کہنے لگا "بہر حال اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں۔ کیونکہ گیارہ بج چکے ہیں۔ لیکن میری عزیز اگنیس میں پھر تمہیں ایک بار تاکید کرتا ہوں کہ اجنبیوں کی ملاقات کے بارہ میں میں نے جو مشورہ آج تمہیں دیا ہے۔ اُس پر ضرور عمل کرنا۔ کیونکہ اگر تم نے اپنی معصومانہ بے خبری سے اپنے آپ کو کسی طرح کے خطرہ میں ڈالا تو اس سے میرے دل کو سخت ہی رنج ہو گا۔"

اگنیس کہنے لگی "ابا جان آپ یقین کیجئے۔ میں آئندہ آپ کے مشورہ پر عمل کرنا فرض سمجھوں گی۔ مگر اس کا کیسے خیال آ سکتا تھا کہ وہ عمر رسیدہ مرد جو واقعات پیش آمدہ سے اس قدر متاثر ظاہر ہوتا تھا۔ یا وہ بوڑھی عورت جو اپنے متوفی شوہر کا ذکر ایسے دردناک لفظوں میں کر رہی تھی۔ اُن کے دلوں میں کوئی بُرا خیال جاگزیں ہو سکتا ہے۔ اس سے تو آئندہ کے لئے انسان کو کسی بھی شخص پر بھروسہ نہیں رہ سکتا اور عجیب نہیں کہ آدمی ہر شخص اور ہر شے سے بدگمان ہو جائے۔"

"نہیں۔ میری عزیز بیٹی یہ دوسری انتہا ہے۔ اس لئے اسے اختیار نہ کرنا چاہیئے" مسٹر ورنن نے جلدی سے کہا۔ "مثال کے طور پر اگر تم کسی گداگر کو خیرات دو اور بعد ازاں وہ کوئی سخت ناہنجار آدمی ثابت ہو۔ تو اس کا مطلب یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ سبھی فقیر یا محتاج لوگ بدمعاش ہوتے ہیں اور میں نہیں چاہتا تمہاری طبیعت میں فیاضی۔ فراخ حوصلگی اور تواضع کی بجائے شبہ اور بدگمانی پیدا

ہوتے دیکھوں۔ بلکہ میری خواہش ہے کہ تمہارا معصومانہ انداز تو قائم رہے۔ مگر اس کے ساتھ تم اُن احتیاطوں کو بھی عمل میں لاتی رہو جن کا تعلق دور اندیشی سے ہے۔ بس یہی میری پیاری ایلس میں اسی قدر تمہیں کہنا چاہتا تھا۔ آؤ اب مجھ سے بغل گیر ہو کر اپنی خواب گاہ کو چلی جاؤ۔ جاتے وقت مسز گفرڈ کو میری طرف بھیج دینا۔ کیونکہ میں رخصت ہونے سے پہلے اُسے چند ہدایات دینا ضروری سمجھتا ہوں۔"

اُس حسینہ نے اپنے بازو دلی محبت کے ساتھ باپ کی گردن میں ڈال دیئے اور دیر تک اُسے بوسے دیتی اور آنسو بہاتی رہی۔ پھر جب وہ اُس سے دلی دعائیں لے چکی تو بدقت اُس سے جدا ہو کر کمرے سے چلی گئی۔

اس کے چند منٹ بعد بڈھی دایہ مسز گفرڈ اسی کمرہ میں داخل ہوئی۔ وہ قریباً ۵۰ سال عمر کی عورت تھی۔ موٹی تازی اور دیکھنے میں عزت دار۔ چہرہ اس قسم کا تھا جسے دیکھ کر انسان بہت ہی آسانی سے اُس کی دیانت اور خوش مزاجی کا اندازہ کر سکتا تھا۔ گویا وہ ایک کھلی کتاب ہو۔

نشست گاہ میں داخل ہو کر اُس نے احتیاط سے دروازہ بند کیا اور پھر اپنی نوجوان آقانی کے باپ کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اُس کا رویہ نہایت مودبانہ ہو گیا۔

مسٹر ڈوٹن نے مشفقانہ لہجہ میں کہا۔ "گفرڈ میں جا رہا ہوں اور رخصت ہونے سے پہلے میں نے چند منٹ تم سے ملاقات کرنا ضروری سمجھا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں اپنی عزیز بیٹی کے متعلق تمہارے لئے مزید تاکید کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں تم اُس کی حفاظت اور خوشنودی کا ویسا ہی اچھا انتظام رکھتی ہو گی جیسا وہ تمہاری اپنی بچی ہوتی۔"

"او مائی لارڈ..." بڈھی خادمہ نے نہایت مودبانہ لہجہ میں کہنا شروع کیا لیکن مسٹر ڈوٹن نے مسکرا کر باوجود اُس امیرانہ خطاب کے جو مسز گفرڈ نے اُس کے متعلق استعمال کیا۔ درمیان ہی میں اس نام سے یا خطاب سے چونک پڑے۔ فوراً قطع کلام کر کے کہا "خاموش۔ تم جانتی نہیں ہو کہ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔ مجھ

تم سے یہ کہنا چاہتا تھا کہ انگیس نے اُس معصومانہ اعتماد کے باعث جو اس کی فطرت کا حصہ ہے دو بالکل اجنبی شخصوں کو مکان میں گھس آنے کا موقع دے دیا۔ اُن میں سے ایک تو چند دن پہلے آیا تھا۔ اور دوسری عورت آج رات یہاں ہو کر گئی ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہیں ان شخصوں کا ارادہ فاسد نہ ہو۔ کیا آجکل بھی مالی اور اس کے ساتھ کام کرنے والا دونوں باغ کے اس گرد و پیش میں سوتے ہیں؟"

"ہاں مائی لا... جی جناب" مسز گفرڈ نے لارڈ کے لفظ سے رُک کر پھر عامیانہ خطاب استعمال کرتے ہوئے کہا۔ "اور میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ دونوں مالی بڑے قوی حوصلہ اور مستقل مزاج ہیں۔ اس بات کا قطعاً اندیشہ نہیں کہ وہ کسی چور یا بدمعاش کو مکان میں گھس آنے کا موقع دیں گے۔"

"بہت اچھا" مسٹر ورنن نے کہا مگر یہ بتاؤ خود تم نے اُس عمر رسیدہ مرد کو دیکھا تھا جو چند دن پہلے یہاں آیا تھا؟"

"نہیں جناب میں نے نہیں دیکھا" مسز گفرڈ نے جواب دیا۔ "انجلین کہتی تھی کہ شکل و صورت سے وہ اچھا آدمی معلوم ہوتا تھا جو کسی سبب کی مصیبت اور افلاس کی وجہ سے پریشان حال ہو۔ بہرحال وہ کوئی بدطینت آدمی معلوم نہ ہوتا تھا۔ کیا میں یور لارڈ... آپ سے یہ عرض کر دوں" نیک دل عورت نے جلدی ہی اپنے الفاظ کی اصلاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ اُس بڈھے کے متعلق میرا اپنا خیال کیا ہے" اور پھر مسٹر ورنن کو اشتیاق بھری نظر سے دیکھ کر وہ کہنے لگی "یہ شخص میرے خیال میں وہی مارٹن تھا جو سالہا سال پیشتر اس مکان میں رہا کرتا تھا اور جس کی نسبت اُس وقت جب یور لارڈ... میرا مطلب ہے جب آپ نے یہ مکان خریدا تو اس کے تھوڑا عرصہ بعد ہم نے بہت سے خوفناک بیانات سُنے تھے"

"تم ٹھیک کہتی ہو۔ لیکن کیا وہ واقعات انگیس کے کانوں تک کبھی پہنچ چکے ہیں؟ کیا اس نے بھی انہیں سُن رکھا ہے؟" مسٹر ورنن نے جلدی سے پوچھا۔ "کیونکہ میں ڈرتا ہوں اگر ایسا ہوا ہے تو وہ بہت خوفزدہ ہو جائیگی"

"نہیں جناب وہ ان تمام حالات سے جو اس مکان سے تعلق رکھتے ہیں۔ بالکل بے خبر ہے۔ میرا بالکل یقین ہے کہ وہ [illegible]

سکیں جین بڑی سمجھدار اور نیک دل لڑکی ہے اور یہ غیر ممکن ہے کہ وہ کسی حال میں ان کا ذکر کرے۔"

"خدا کا شکر ہے۔" مسٹر ورنن نے کہا "کیونکہ اگر انگیش نے وہ سب باتیں سن لیں جنہیں ہم نے اس مکان کی خرید اور تمہارے اس میں سکونت اختیار کر لینے کے بعد سنا تھا اور اگر اُسے معلوم ہو گیا کہ اس مکان میں قتل کی ایک خوفناک واردات ہو چکی ہے تو میں ایک دن کے لئے بھی اُسے یہاں رکھنا منظور نہ کروں گا۔ اور مجھے فوراً کسی دوسرے مکان کا انتظام کرنا پڑے گا۔ مگر تم اس ٹارنز کا ذکر کر رہی تھیں جس پر اس قتل کا الزام بالکل غلط طریق پر لگایا گیا تھا۔۔"

"جی ہاں میں عرض کر رہی تھی کہ میرے خیال میں وہ عمر رسیدہ شخص جو چند دن پیشتر یہاں آیا۔ ٹارنز ہی تھا۔ کیونکہ جب اس نے بعد ازاں مجھ سے کہا تو وہ یہاں بیٹھ کر سالہا سال پیشتر اس مکان میں سکونت رکھنے کا ذکر کرتا رہا اور اس نے ان خوفناک مصیبتوں کا بھی ذکر کیا جو اُسے پیش آئیں۔ اس کے علاوہ وہ بار بار نشستگاہ میں ادھر اُدھر دیکھتا تھا اور ایک دو مرتبہ اس نے بہت شدت سے بھی کہا اگرچہ کسی قدر ملتے الفاظ سے یہ بھی کہا تھا "یہی وہ کمرہ ہے"۔ "یہی وہ کمرہ ہے"۔ امر واقعہ یہ ہے۔" مسز گفرڈ نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا "کہ اسی کمرہ میں بیرنٹ ڈاکر قتل کیا گیا تھا۔ جس سے میں اندازہ کرتا ہوں کہ شخص مذکور ٹارنز کے سوا کوئی اور نہ ہو گا۔"

مسٹر ورنن تھوڑی دیر گہری فکر میں رہا۔ پھر کہنے لگا "مسز گفرڈ تمہارے قیاسات بالکل قدرتی ہیں لیکن سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر وہ عمر رسیدہ شخص ٹارنز ہی تھا تو یہ بوڑھی عورت جو آج رات یہاں آئی کون تھی؟" اس کے باوجود اُس نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا "اگرچہ میں نے اُس کا ذکر سرسری طور پر ایک بوڑھی عورت کہہ کر کیا ہے۔ مجھے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اُس کے انداز سے ظاہر ہوتا تھا وہ کوئی ایسی عورت ہے جو بہتر حالات دیکھ چکی ہے۔ اُس کا طرز کلام شفقت سے تعلیم یافتہ خواتین کی طرح تھا۔ اور اُس کا ہر فقرہ غلطیوں سے پاک ہوتا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ کئی سال پیشتر میں یہاں بہت عرصہ تک رہا کرتی تھی

"حالانکہ قتل کی واردات کے بعد آٹھ سال تک یہ مکان بالکل بند رہا" مسز گنفرڈ نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "اور اس کے بعد اُس شخص کو جس نے یہ مکان مول لیا تھا خود اس میں سکونت اختیار کرنی پڑی۔ کیونکہ کوئی شخص کرایہ کی حیثیت سے اس میں آباد ہونا پسند نہ کرتا تھا۔ اس شخص کی بیوی فوت ہو چکی تھی۔ اور وہ تادمِ مرگ اس مکان میں سکونت پذیر رہا جس کے بعد یورلانگ ... میرا مطلب ہے خود آپ نے اسے معہ اس باغ کے خرید لیا۔"

"پھر اب ان حالات سے تم کیا نتیجہ اخذ کرتی ہو؟" مسٹر ورن نے پوچھا۔

"یہی کہ اگر یہ عمر رسیدہ عورت حقیقت میں کبھی سال اس مکان میں آباد رہی تو وہ ٹارنر کے زمانہ ملکیت میں ہی رہی ہوگی" خادمہ نے جواب دیا "کیونکہ یہ تو آپ کو یاد ہوگا کہ اس مکان کو مسٹر ٹارنر نے ہی تعمیر کرایا تھا اور قتل کے واقعہ تک وہی اس میں سکونت پذیر رہا۔ ان سارے حالات کو دیکھ کر میرے دل میں ایک خیال اس عمر رسیدہ عورت یا خاتون کی نسبت پیدا ہوا ہے ..."

"اور وہ خیال کیا ہے؟" مسٹر ورن نے پوچھا۔

"یہی کہ وہ عورت مسز ... یا مسز ٹارنر تھی جسے انہی ایام میں زیر حراست کر لیا گیا تھا جب اس کے شوہر کو گرفتار کیا گیا جس کے ساتھ اُس کی شادی ابھی حال ہی میں ہوئی تھی۔ اگر میرے قیاسات درست ہیں تو پھر آپ ان دو شخصوں کی آمد کے متعلق اپنے دل میں کسی اندیشہ کو جگہ نہ دیں۔ کیونکہ ان کی آمد بہر حال ایک معمولی واقعہ کہی جا سکتی ہے۔"

"مسز گنفرڈ میں تمہاری ذہن رسائی کی داد دیتا ہوں۔ تم نے اس قدر اُلجھے ہوئے مضمون کو قابلِ تعریف استدلال سے بالکل صاف کر دیا" مسٹر ورن نے مسکراتے ہوئے کہا "اور میں اس خیال کی صداقت کو تسلیم کرتا ہوں جو تم نے ظاہر کیا ہے۔ ان حالات میں اگرچہ ہمارے لئے تشویش کا مقام نہیں۔ تاہم مسز گنفرڈ احتیاط بہرحال شرط ہے۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ آئندہ میری عزیز ازابیلا بیٹی کے متعلق تم اُس سے بھی زیادہ احتیاط سے کام لوگی جس سے آج تک لیتی رہی ہو۔ تم جانتی ہو وہ مجھے کس درجہ عزیز ہے اور تم ان حالات سے بھی بے خبر نہیں ہو جن کے باعث میں

اُسے اکیسویں سال تک حالت تنہائی میں رکھنے پر مجبور ہوں بشرطیکہ" اس نے رُکتے ہوئے کہا۔" اس عرصہ میں دست اجل اُس عورت کو میری راہ سے نہ ہٹا دے جیسے میں اب بھی یہ کہنے کی جرات نہیں کرسکتا کہ وہ میری ...."

"مائی لارڈ۔ مائی لارڈ" خادمہ التجا کے لہجہ میں کہنے لگی۔" از برائے خدا ایسے خیالات کو دل میں نہ آنے دیجیئے۔ جو آپ کے اندر رنج و تشویش پیدا کرتے ہیں یقین جانیئے۔ آپ کی دلفریب اگنیس میرے پاس رہ کر ہر طرح محفوظ ہے۔ اور یہ بھی آپ خوب جانتے ہیں کہ میں اُسے اپنی بچی کی طرح عزیز سمجھتی ہوں۔ پھر وہ عظیم احسانات جو آپ نے ...."

"خاموش۔ خاموش" مسٹر ورنن نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔" مسز گفرڈ جیسا میں نے پہلے کہا تھا۔ دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص میرے حقیقی رتبہ کے متعلق بعید ترین شبہ کو بھی دل میں جگہ دے سکے۔"

"معاف فرمائیے گا۔ کہ میں اس بارہ میں بارہا آپ کے احکام کی خلاف ورزی کر بیٹھتی ہوں۔ اگرچہ میں یقین دلاتی ہوں کہ آپ کے سامنے گو مجھ سے کوتاہی ہو جاتی ہے۔ تاہم مس اگنیس یا جین کی موجودگی میں میں بھولے سے کوئی بات اس قسم کی منہ نہیں نکالتی۔ جو ان کے دلوں میں ذرا سا شبہ پیدا کرسکے۔"

مسٹر ورنن بولا۔" مسز گفرڈ میں تمہاری دوراندیشی اور عاقبت بینی کی داد دیتا ہوں لیکن ابھی ایک سوال مجھے تم سے اور پوچھنا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس نوجوان نے ایک بار جین کے ہاتھ میری بیٹی کے نام رقعہ بھیجنے کی جرات کی تھی کیا اُسے پھر بھی ان نواحات میں پھرتے دیکھا گیا ہے؟"

وہ بولی۔" مجھے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ میں نے ایک دو مرتبہ اُسے اس مکان کے گرد چکر کاٹتے دیکھا ہے۔ لیکن اُس نے پھر کبھی مس اگنیس تک پیغام رسانی یا اُس کے سامنے آنے کی جرات نہیں کی اور یہ میں نے بالکل نامناسب سمجھا کہ مس اگنیس کو بتا دوں کہ اگر شخص مذکور اُس سے گفتگو کرنے کی جرات کرے تو اُسے کیا کہنا چاہیئے۔ علاوہ بریں وہ ایک شریف صورت آدمی ہے۔ اور میں یقین کرتی ہوں وہ آپکی دختر سے کبھی گستاخی کے سلوک کا مرتکب نہیں ہوگا۔ فی الحقیقت جب

وقت جبین نے اُس کا پیش کردہ روپیہ واپس کر دیا اور رقعہ لے جانے سے بھی انکار کیا تو وہ بہت شرمسار اور متاسف نظر آتا تھا۔

"تم نے بڑی دور اندیشی سے کام لیا" مسٹر ورنن نے کہا "یقیناً ایگنس کو موجودہ حالات میں شخص مذکور کی نسبت کچھ بھی کہنا نہائت نامناسب ہوتا۔ کیونکہ اس صورت میں لازم آتا کہ تم ان جذبات کی تشریح کرو جن کے زیر اثر شخص مذکور یہاں آیا اور یہ میں جانتا ہوں کہ معصوم اور پاکباز ایگنس کے روبرو محبت کا ذکر کرنا اُس کی سادہ مزاجی اور اُس کی روح کی پاکیزگی میں فرق لانے کا موجب ہوتا پس مسز گفرڈ میں تمہاری دوربینی کی داد دیتا ہوا اپنی عزیز بیٹی کو تمہاری نگرانی میں چھوڑتا ہوں اور مجھے اُمید ہے کہ جب تک میں باہر رہوں تم ہفتہ میں ایک بار ضرور مجھے خط لکھتی رہو گی۔"

اتنا کہکر مسٹر ورنن نے ایک پرزہ کاغذ پر اپنا پیرس کا پتہ لکھا اور اپنے زمانہ عدم حاضری کے اخراجات کے لئے مسز گفرڈ کو بنک نوٹوں کا ایک بنڈل دینے کے بعد وہاں سے رخصت ہو گیا۔

باب ۱۶۲ لارا کا عرُوج

آیئے اب ہم پھر تھوڑی دیر کے لئے حسین اور پری جمال مگر عیاش اور ریاکار لارا کی طرف چلیں جسے ہم نے پیرس میں چھوڑا تھا۔

ہر چند کہ اُس نے اپنی ماں سے نئے منصوبوں کی کامیابی میں امداد حاصل کرنے کا وعدہ لے لیا تھا تاہم اُس کا پختہ فیصلہ یہی تھا کہ اُس کی واپسی تک بھی خاموش رہنے کی بجائے عشرت کا آغاز کر دیا جائے۔ اور اس سلسلہ میں اُسے خیال آیا کہ ممکن ہے ... گو شائد اغلب نہ ہو ... کہ اس اثنا میں مجھے کوئی ایسا شخص مل جائے جس کی مجھے تلاش ہے اور اس طرح پر میں اپنی ماں کی امداد کے بغیر ہی کوئی شاندار تعلق قائم کر سکوں۔ بہت غور و خوض کے بعد اس نے جو فیصلہ کیا وہ یہ تھا کہ اس تجربہ پر عمل کرنے میں بہر حال کچھ ہرج نہیں ہے۔ پس دھر تو مسز نائٹ

انگلستان کو روانہ ہوئی اور ادھر لارا نے عیش پرستی اور ساز باز کی تیاریاں شروع کر دیں۔

پیرس کے جتنے مشہور تھیٹر تھے اُن سب میں اُس نے ایک ایک بکس مستقل طور پر کرایہ پر لے لیا۔ ایک خوشنما گاڑی اور قدآور گھوڑوں کی ایک جوڑی خرید لی اور ایک مصور کو معاوضہ دے کر اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اُس کی تصویر اُتار کر اپنے نگارخانہ میں رکھے۔ کیونکہ وہ خوب جانتی تھی کہ متمول اور صاحب منزلت لوگ بڑی تعداد میں اُس کے ہاں جاتے رہتے ہیں اور یہ امر یقینی ہے کہ لوگ جب دلفریب چہرہ کو بصورت تصویر دیکھ کر اُس کا اصل دیکھنے کے ضرور خواہشمند ہوں گے۔ ان سب باتوں کے علاوہ اُس نے ایک ماہر موسیقی دان سے اس فن کی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی اور شخص مذکور نے اسے ایک عزت دار خاتون سمجھ کر اُس کا تعارف اپنی بیوی سے کرا دیا۔ اس کے بعد اُسے ایک جلسہ موسیقی میں بھی مدعو کیا گیا اور چونکہ پہلے سے اُس کی نسبت یہ خبر مشہور کر دی گئی تھی کہ وہ ایک خاندانی عورت ہے۔ جس نے حال میں عظیم دولت ورثہ میں حاصل کی ہے۔ اس لئے [illegible] وہ شریک جلسہ ہوئی تو [illegible] میں سے ہر شخص کی نگاہیں اس کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔

ان طریقوں سے لارا نے ایک مقصد خاص طور پر حاصل کر لیا۔ یعنی معزز طبقہ کے لوگوں سے روشناس ہو گئی تھی اور [illegible] یہ جان کر اُس کے ذہن رسا کی داد دیئے بغیر نہ رہیں گے کہ اس مشکل ترین کام کو اس نے اپنی ملازمہ کے پیرس سے رخصت ہونے کے بعد چار دن کے اندر اندر مکمل کر لیا۔

اب حالت یہ ہو گئی کہ پیرس میں ہر شخص کی زبان پر اُسی کا ذکر چلتا ہے۔ جدھر دیکھئے لوگ اُسی کے حسن کی تعریف کرتے پائے جاتے ہیں۔ [illegible] موسیقی کے انگریزی اور فرانسیسی شعرا نے اُس کے خیال سے متاثر ہو کر اُس کی توصیف میں اس قدر مبالغہ آرائی کی۔ کہ اُس [illegible] کے اصلی حالات [illegible] کے بغیر [illegible] سے پڑھنے والے سے اُس کی خواہش [illegible] شروع کر دی۔

بارہا دیکھا جاتا تھا کہ اُس کے [illegible]

ن کا ذکر کرتا ہوا کہہ رہا ہے کہ بخدا میں نے اپنی عمر بھر ایسی حسین و جمیل عورت کبھی نہیں دیکھی جیسی مس لارا مارٹیمر یعنی وہ انگریز خاتون ہے جس سے میں کل رات جلسۂ رقص میں ملا۔ حسرت صرف اس بات کی ہے کہ وہ ہماری فرانسیسی زبان نہیں بول سکتی۔ ورنہ اس ترنم خیز لہجہ میں ادا ہوتے سے جیسا اُس ملکۂ حسن کو حاصل ہے ہماری زبان ایک عجیب دلربائی اختیار کر لیتی۔ لیکن میں پھر بھی اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ میں انگریزی جانتا ہوں۔ ورنہ یقیناً اس حور سے تبادلہ خیالات میں قاصر رہتا۔ حور! بخدا اُس کے سامنے حوروں کی بھی کیا ہستی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں حضرت آدم کی آنکھ نے خواب میں بھی ایسی صورت نہ دیکھی ہوگی۔ اُس کے بال گہرے بھورے رنگ کے ہیں اور اتنے چمکدار ایسے ملائم اور اس قدر نرم کہ میں نے اپنی عمر میں نہیں دیکھے۔ آنکھیں بھولی چمکدار اور سیاہ رنگ کی ہیں گو سرسری نظر سے دیکھا جائے تو گہرے نیلے رنگ کی معلوم ہوتی ہیں۔ پھر اس کے دانت ... وہ! میں کیا عرض کروں اور لب شہوار کیسے اُن کے ساتھ سجتے ہیں۔ اور ناک تو متوسط رخسار غرض اُس کی موزونیت کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر کسی طرح کی حرف گیری کی جا سکے۔ اُس کی دلفریبی حیطۂ بیان سے باہر ہے۔ ممکن ہے کوئی خشک مزاج نقاد جو قدیم حسن کے نمونوں کو بہترین تصور کرتا ہو۔ اُس کے سینہ کو ضرورت سے زیادہ اُبھرا ہوا قرار دے۔ لیکن جب وہ اُس کے خوشنما ڈھلوان شانوں اس کی متناسب کی ایسی گردن۔ اُس کی فراخ چھاتی۔ اس کے اور سینہ کمر کا موزونیت اور بدن کی سُرخی و سپید رنگت کو دیکھے تو میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ وہ خشک مزاج نقاد بھی یہ ماننے پر مجبور ہو جائے گا کہ لارا مارٹیمر کی دلفریبی میں کسی اصلاح یا ترمیم کی گنجائش نہیں۔ اپنے خوشنما تخیل میں [illegible] وہ انسان نہیں [illegible] کوئی آسمانی مخلوق معلوم ہوتی تھی۔ اُس کی آنکھیں اس قدر [illegible] روشنی [illegible] کی [illegible] ان سے [illegible] مگر [illegible] باتوں [illegible] وہ [illegible] اس کے [illegible] قابل ذکر امر یہ ہے کہ اس کے [illegible] ہوتی جاتی ہے۔ جو [illegible] ذہن پاکیزگی اور [illegible] پر دلالت کرتی ہے۔ اگرچہ اس کے ساتھ [illegible] مگر [illegible] لارا مارٹیمر کوئی [illegible] اور [illegible]

لڑکی نہیں۔ بخلاف ازیں وہ ایک نہایت سمجھدار، آزاد خیال اور خودمختار عورت ہے بدن کی مضبوط تو ہے۔ لیکن اُس نزاکت سے محروم نہیں جو کمزور صنف کے لئے لازم سمجھی جاتی ہے اور اُس کی آنکھوں اور بشرہ سے یہ معلوم کر لینا بھی دشوار نہیں کہ اُس کے جذبات نہایت تیز اور مزاج عیش پسند واقع ہوا ہے۔ لیکن اُس کے پُرجوش تخیل کو روکنے کے لئے وہ تکبر اور نخوت بھی موجود ہے۔ جسے ہر ایک نیک نہاد شخص کا لازمہ سمجھنا چاہیے۔ غرض کہاں تک بیان کیا جائے۔ میری رائے میں تو وہ شخص بڑا ہی خوش نصیب ہوگا جو ایسے دُرِ نایاب کو حاصل کر سکے"۔

ایک اور مداح سرا کہنے لگا" میں نے سُنا ہے وہ بڑی مالدار عورت ہے اُس کا باپ ایک متمول نواب تھا اور اُس کی ماں بھی عنقریب اُس کے پاس پیرس میں آ جائے گی۔ سر دست وہ اپنی جائداد کو انگلستان سے فرانس میں منتقل کرنے لندن گئی ہوئی ہے۔ پیرس کی فیشنیبل دنیا میں میں نے جتنی دلفریب صورتیں دیکھی ہیں ان سب میں زیادہ قابل قدر اور موجب تعریف مس مارٹیمر ہے۔ میرے نزدیک اس موسیقی دان پروفیسر کی ذات قابل رشک ہے۔ جو اُسے تعلیم دیتا ہے اور اُس مصور کا تو کیا کہنا جو اس کی تصویر کھینچتا ہے۔ اس کا ایسا دلفریب چہرہ ہے کہ دیکھتے جاؤ اور آنکھیں نہیں تھکتیں۔ اس کی اتنی پُر لطف آواز ہے کہ سُنتے رہو اور طبیعت نہیں اُکتاتی"۔

غرض یہ کہ جتنے مُنہ اتنی باتیں تھیں اور پیرس کے بازار رو مونتھابور میں مکان کرایہ پر لینے کے بعد چند ہی دنوں میں لارا مارٹیمر نے وہ شہرت حاصل کر لی کہ فیشنیبل حلقوں میں ہر صغیر و کبیر۔ امیر و رئیس فرانسیسی اور غیر ملکی کی زبان پر اُسی کا ذکر موجود تھا۔ جو لوگ ان کی زبانی جو اُسے دیکھ آئے تھے اُس کی تعریف سنتے وہ بھی اس بات کے آرزومند ہوتے کہ اُس ملکہ حسن کا دیدار کر کے ثواب دارین کے مستحق ہوں۔

ہاں ایک خطرہ اُسے ہر وقت لگا رہتا تھا اور وہ اس خطرہ کے وجود سے بالکل غافل بھی نہ تھی۔ یہ خطرہ اس بات کا تھا کہ اُس ہوٹل کے سب لوگ جہاں وہ چارلس ہیٹی فیلڈ کے ساتھ شادی کر کے ایک رات کے لئے ٹھہری تھی۔ نیز

سفیر برطانیہ کے گرجا کا پادری اور اُس کا نائب سب اُس کے شادی شدہ ہونے سے خبردار تھے۔ لیکن پھر اُس نے سوچا کہ اُن کا میرے معاملات پر توجہ دینا زیادہ قرین قیاس نہیں۔ اور اگر اُن میں سے کوئی مجھے ملکر پہچان بھی لے تو اُسے یہ خیال ضرور پیدا ہوگا کہ لارا مارٹیمر کی صورت میں پرڈیٹا ہیٹ فیلڈ کا گمان محض ایک دھوکا ہے۔ ورنہ یہ دونوں ضرور جُدا گانہ ہستیاں ہیں۔ ان سب باتوں کے علاوہ پیرس ایک بہت بڑا شہر تھا اور ایسی ملاقات ہونے میں بھی مہینوں کا وقفہ حائل ہو سکتا تھا پھر کیا عجب وہ اس عرصہ میں ہی اپنی ساز باز میں کامیاب ہوکر انگلستان کو واپس چلی جائے۔ اور وہاں اُن معاہدات سے جو مسٹر ہاسٹ فیلڈ سے کر چکی تھی قطعاً سبکدوش ہوجائے۔

رو مونتھا بور کے مکان میں رہتے ہوئے لارا کو چھ دن گذر گئے تھے کہ صبح کے وقت اُس نے اخبار گالگنانی میسنجر یعنی اُس انگریزی پرچہ میں جو پیرس سے شائع ہوتا ہے یہ اعلان دیکھا کہ گرینڈ ڈیوک گسیل سکالا جیسے حال میں اپنے خسر کے انتقال پر یہ بلند رتبہ حاصل ہوا تھا اٹلی کو جاتے ہوئے شب گذشتہ کو پیرس میں قیام پذیر ہوا ہے۔ مضمون میں علاوہ اور باتوں کے یہ بھی مذکور تھا کہ گرینڈ ڈیوک کا ارادہ ایک دن پیرس میں ٹھیر کر شاہ فرانس سے ملاقات کرنے کا ہے اور آگے چل کر اُن امرا و شرفا کے نام درج تھے جو گرینڈ ڈیوک مذکور کے عملہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اس فہرست میں ایک انگریز کا نام بھی تھا اور کیا یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ وہ انگریز چارلس ہیٹ فیلڈ تھا۔

"چارلس ہیٹ فیلڈ!" لارا نے اظہار تعجب کرتے ہوئے کہا اور بہت دیر تک وہ یہ سمجھتی رہی کہ میری نگاہوں کو دھوکا ہوا ہے۔ لیکن پھر جب اُس نے اس حصہ مضمون کو مکرر سہ کرر پڑھا تو معلوم ہوا اس میں کچھ غلطی نہیں۔ اخبار کا پرچہ دسترخوان کی میز پر رکھتے ہوئے جس کے قریب وہ بیٹھی تھی۔ لارا اپنے دل سے کہنے لگی "میں سمجھ گئی۔ اُس کے سخت گیر باپ نے یہ کارروائی اس لئے کی ہے کہ اُسے لندن اور پیرس سے دُور کسی نئے مقام میں رکھا جائے۔ اٹلی میں اس کا جانا ایک طرح کی سوشل جلاوطنی ہے جس کا اثر اُس وقت تک قائم رہے گا۔ حتیٰ کہ اُس کے دل سے وہ جذبۂ محبت رفع

ہو جائے جو وہ میرے لئے رکھتا ہے۔"

یہ سوچ کر وہ اس صوفہ سے اٹھی جہاں وہ تکیہ کی طرف جھکی ہوئی بیٹھی تھی اور ایک قد آدم آئینہ کے قریب جا کر اپنے خوشنما چہرہ کے دلفریب عکس کو نظر غور سے دیکھنے لگی۔ یہ بیان کرنا لاحاصل ہوگا کہ اس وقت اس کا چہرہ اس خیال سے تمتمایا ہوا تھا کہ میرے حسن میں کتنی زبردست طاقت ہے۔

شیشہ میں اپنی تصویر دیکھتے ہوئے وہ آہستگی سے کہنے لگی "یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے باپ کو اندیشہ ہے کہ وہ کہیں میرے ہی پاس نہ آ جائے۔ وہ اس بات سے ڈرتا ہے کہ میرا سحر حسن اسے دوبارہ میری صحبت میں نہ لے آئے۔"

ان خیالات نے جو اس کے دماغ میں پیدا ہو رہے تھے اس کی روح میں کیفیت وجد پیدا کر دیا۔ اس نے آئینہ میں دیکھا کہ اس کی خوشنما آنکھوں سے تیز شرارے نکل رہے تھے۔ دانت اس طرح چمک رہے تھے جیسے دو لعلوں کے درمیان موتی کھل رہے ہوں۔ رخساروں کی سرخی سنگ مرمر کی طرح سپید شانوں کے مقابلہ میں خاص طور سے نمایاں تھی۔ جو اس کی عادت کے مطابق اب بھی نیم برہنہ تھے۔ ان تمام لوازم حسن و جمال کے مجموعہ کو اس نے آئینہ میں اپنے عکس کے اندر دیکھا اور اس کا اس کے دل پر جو اثر ہوا وہ اس بات سے ظاہر ہے کہ کبھی کوئی عورت اپنے جمال کی طاقت پر اتنی مغرور نہیں ہوئی جتنی اس وقت لارا مانٹیگر تھی۔

ہمارے ناظرین اس جوان عورت کے خصائل سے کافی واقفیت حاصل کر چکے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ اس کی ہستی عجیب و غریب تھی۔ ممکن ہے بعض لوگ تصور کریں کہ اس کے مزاج میں ایک طرح کا نقص دیا گیا تھا مگر امر واقعہ یہ ہے کہ اس قسم کے خصائص جن کو نقص سمجھا جاتا ہے اس کے مزاج کے عین مطابق تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس کے دل کی تہ تک پہنچنے کے لئے عورت کے مزاج کی نسبت تمام انسانی تجربہ ذرا بھی مددگار نہیں ہو سکتا۔

اس حالت میں وہ آئینہ کے سامنے کھڑی تھی کہ ایک عجیب اور حیرت خیز تجویز اس کے ذہن میں پیدا ہوئی۔ اسے سوچ کر وہ آئینہ کی مصفا سطح میں اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی "ہاں ہاں ہمیشہ فیصلہ اس وقت میں کیا"

اور چوبیس گھنٹے یہیں ٹھیرے گا۔ یقیناً ان چوبیس گھنٹوں میں بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ پھر کیا یہ نامناسب ہوگا کہ میں اُس کی موجودگی سے فائدہ اُٹھا کر اُس انتقام کا آغاز کردوں جو مجھے اُس سے لینا ہے؟ ۔۔۔ اور اگرچہ یہ آغاز میرے مجوزہ انتقام کی بالکل ابتدائی منزل ہوگا تاہم اسے بھی کچھ کم اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ اس کے ساتھ ہی میرے لئے اس بات کا موقعہ ہے کہ اپنے حسن کی ناقابل برداشت تجلّی کو ظاہر کرکے اُس کے دل میں حسد و رقابت کی ایسی آگ مشتعل کردوں کہ وہ انتہائی ذہنی تکلیف برداشت کرے۔ لیکن زبان سے ایک لفظ نہ کہہ سکے میں نے جو تجویز سوچی ہے اُس پر عمل کرکے میں یہ سب کچھ کر سکتی ہوں اور لطف یہ کہ اُس معاہدہ کی جو میں نے اُس کے باپ سے کیا تھا ذرا خلاف ورزی نہیں ہوتی کیونکہ اُس کی شرطیں یہ ہیں میں چارلس ہیٹ فیلڈ کو کسی طرح تنگ نہ کروں۔ نہ انگلستان واپس جاؤں۔ بلکہ یوروپ کے کسی ملک میں سکونت اختیار کرلوں اور کسی پر یہ بھی ظاہر نہ کروں کہ چارلس کے ساتھ میری شادی ہوچکی ہے۔ ان میں سے ایک بھی شرط ایسی نہیں ہے جو میری سوچی ہوئی تجویز پر عمل کرنے سے شکست ہوتی ہو۔ کیونکہ اگر اتفاق سے ہماری ملاقات کسی عام گذرگاہ یا مکان میں ہو تو اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ میں نے اُسے دق کیا۔ بس اب مجھے اُس تجویز کو زیرعمل لانے کی فکر کرنی چاہیئے جس کی بدولت میں اُس کے سینہ میں دوزخ کی سی آگ کے شعلے بھڑکا سکوں گی۔"

یہ کہتے ہوئے اُس کے خوشنما چہرہ پر شیطانی کامیابی کی خوفناک مسکراہٹ نمودار ہوگئی۔ اور آخری الفاظ جو اُس کے منہ سے نکلے۔ اُس دلکش آواز کی صورت میں نہ تھے جو ایک روپیلی گھنٹی بجنے کی طرح محسوس ہوتی تھی۔ بلکہ وہ اُس کے دانتوں میں سے سنسناتی ہوئی آوازیں ادا ہوئے اور ایک ایسے لہجہ میں کہ اگر وہ ان لفظوں کو تاریکی میں خود اپنی ماں یا چارلس ہیٹ فیلڈ ہی کے سامنے کہتی اور وہ صرف اس کی آواز سن سکتے۔ مگر تاریکی میں اُس کی صورت دیکھنے سے قاصر رہتے تو غالباً وہ بھی اُس آواز کو نہ پہچان سکتے۔

اس کے تھوڑی دیر بعد اُس پری نے اپنی چالباز مگر پُر اعتماد خادمہ ومالی

کو کمرہ میں طلب کیا۔ اور اُس سے مخاطب ہو کر کہنے لگی۔ "آج میرا ارادہ ہے سہ پہر کو بہترین لباس پہن کر شام لاسپی کی گذرگاہ پر سیر کرنے جاؤں۔ دن نہایت خوشگوار ہے اور میں چاہتی ہوں کہ گاڑی کھلی رہے۔ تمہارا کام یہ ہے کہ بہترین قابلیت صرف کر کے میرا سنگار کرو۔ میں بھڑکیلے لباس پسند نہیں کرتی اور چکا چوند پیدا کرنے والے رنگ مجھے ذرا نہیں بھاتے۔ اس لئے روزالی میرے لئے وہ پوشاک نکالنا جو سادگی کے باوجود دلفریب ہو۔ مختصر یہ کہ تم نے ایسا انتظام کرنا جس سے میرا حُسن دوچند نظر آئے۔ مگر اس کا کسی کو شبہ نہ ہو کہ میں نے اس میں مصنوعی اضافہ کیا ہے۔"

"مادموازیل میں آپ کا مطلب خوب سمجھ گئی۔" روزالی نے جواب دیا۔ "اور اطمینان رکھئے کہ سب کام آپ کے حسب مرضی ہوگا۔"

لارا کہنے لگی۔ "عزیز لڑکی یہاں تک تو تمہاری سلیقہ مندی کی ضرورت تھی لیکن میں تمہاری ذہانت سے بھی کام لینا چاہتی ہوں اور وہ اس طرح پر کہ سیل سکالا کا گرینڈ ڈیوک پیرس میں ٹھہرا ہوا ہے اور چند گھنٹے اور اس شہر میں رہیگا۔ چارلس ہیٹ فیلڈ" یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی آواز کو حد سے زیادہ دبا لیا۔ "اس کے عملہ میں شامل ہے۔ اور میری خواہش یہ ہے کہ وہ ... چارلس ہیٹ فیلڈ اور ڈیوک کے تین چار اور افسر جو اُس کے ساتھ ہیں۔ کسی طرح آج سہ پہر کو ڈھیپ شام لاسپی میں سیر کرنے پر آمادہ کیا جائے۔"

"آپ کا مطلب یہ ہے کہ سہ پہر کو جب آپ اُس فیشنبل گذرگاہ میں گاڑی پر سوار ہو کر سیر کے لئے نکلیں تو مسٹر چارلس اور اُس کے دوست بھی وہاں پیادہ یا گھوڑوں پر سوار موجود ہوں۔" روزالی نے کہا۔

"بس یہی میرا مطلب ہے۔" لارا کہنے لگی۔ "بتاؤ تمہارے ذہن میں کوئی تجویز ایسی ہے جو اس کام میں مدد دے سکے؟"

روزالی چند منٹ کسی گہری فکر میں رہی۔ پھر اپنی آقانی کی طرف مڑ کر کہنے لگی۔ "آپ مسٹر چارلس ہیٹ فیلڈ کے علاوہ ڈیوک کے عملہ کے باقی آدمیوں سے چند نام بتا سکتی ہیں؟"

لارا نے روزالی کی توجہ اخبار سینچری کے مضمون کی طرف دلائی اور ہوشیار خادمہ اسے پڑھ کر کہنے لگی "میڈ موازل اطمینان رکھیئے اب میں اس معاملہ کو اطمینان بخش طریق پر سر انجام دے سکوں گی۔"

"بہت اچھا" لارا نے جواب دیا۔ "دیکھو روزالی میں تم سے یہ نہیں پوچھتی کہ تمہارا طریق کار کیا ہوگا۔ لیکن اس بات کا بہر حال خیال رکھنا کہ کوئی حرکت اس قسم کی نہ ہو جس سے مجھ پر حرف آسکے۔ میری خواہش فقط یہ ہے کہ آج سے پیر کو چارلس ہیٹ فیلڈ اور اس کے تین چار ساتھی۔ جو ڈیوک کی ملازمت میں ہیں شام الاسی کی گذرگاہ میں موجود ہوں۔ باقی جو کچھ کرنا ہے۔ اسے میں خود سوچ لوں گی۔"

روزالی نے کہا "میڈ موازل میں نے آپ کا فرمانا اچھی طرح سمجھ لیا اور اطمینان رکھیئے کہ میں اس معاملہ کو پوری احتیاط سے سر انجام دوں گی۔ اس بات کا خیال تک دل میں نہ لائیے۔ کہ آپ پر ذرا بھی حرف آسکیگا۔"

اتنا کہکر خادمہ چلی گئی اور لارا تنہائی میں اس منصوبہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے لگی جو اس نے سوچا تھا۔

باوجود غور و فکر کے وہ یہ خیال نہ کر سکی کہ روزالی اس معاملہ میں کس طریق پر عمل کرنا چاہتی ہے۔ اور نہ اس نے اس معاملہ پر زیادہ دماغ سوزی ضروری سمجھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ روزالی ایک بڑی سمجھدار اور ہوشیار لڑکی ہے اور اسے یقین تھا کہ اسے اپنی کوشش میں ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔

وقت گذارنے کے لیئے وہ ایک میز کی طرف بڑھی۔ جہاں اس نے ان گیتوں کے مسودات کو دیکھنا شروع کیا۔ جنہیں اس کا معلم موسیقی لاکر چھوڑ گیا تھا۔ اس مجموعہ میں کئی مشہور فرانسیسی قومی گیتوں کے انگریزی تراجم تھے۔ لارا نے انہیں مطالعہ کی غرض سے اٹھایا اور پہلا مسودہ جو اس کے ہاتھ آیا وہ فرانس کے مشہور قومی گیت لا مارسیلائیز کا ترجمہ تھا۔ جس کا ہر ایک لفظ مردہ روحوں میں جان پیدا کر دیتا ہے۔

اس گیت کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

لا مارسلائیز

۱

اے غازیو کہ تم ہو فسانہ میں اب شہیر — آگے قدم بڑھائے سوئے مرگ با ظفر!
اس واسطے کہ ٹوٹ پڑتا ہے دیکھو لوائے خصم — کھیتوں پہ جلد ہوں گے جو گوریں اپنے خصم
سنتے ہو تم جھنا جھنی اُن کے سلاح کی — نعرے مہیب خوف کی کرتے ہیں تخیری
بڑھتے ہیں آگے خون بہانے کے واسطے — اولاد کو یتیم بنانے کے واسطے

پس ہر جوان ہاتھ میں تابندہ تیغ لے
اور ملک حملہ آوروں کے خوں سے سینچ دے

۲

کیوں جانب سواحل بحر امن دُزد سُلوں — یہ دل کے دل ہیں خون کے پیاسوں کے رُو برو
زنجیریں وہ انہوں نے بنائی ہیں کس لئے — لاتے ہیں سبزہ زار پہ جو کھینچ کھینچ کے
افرنجیو وہ آتے ہیں لڑنے کے واسطے — زنجیریں ہیں ہمارے جکڑنے کے واسطے
انصاف کر الٰہی کہ ایسی ذلتیں — احرار قوم گال کے بیٹوں کے سر پڑیں

پس ہر جوان ہاتھ میں تابندہ تیغ لے
اور ملک حملہ آوروں کے خوں سے سینچ دے

۳

کیا ہم وہ ہیں جو جنگ سے جی ہار جائیں گے — اور ظالموں کا جبر و تشدد اُٹھائیں گے
ممکن ہے کیا یہ لشکر اعدا سے خوف ہو — مردانِ کارزار نبرد آزمودہ کو؟
اے رب شانۂ دشمن تمہارے کہ جھک سکیں — اُن جابروں کے جبر کے آگے یہ گردنیں!
یہ بھی بعید ہے کہ رعایا یہ ملک کے — قسمت کے فیصلے ہوں ذلیلوں کے ہاتھ سے!

پس ہر جوان ہاتھ میں تابندہ تیغ لے
اور ملک حملہ آوروں کے خوں سے سینچ دے

۴

سردار سرکشوں کے جو ہیں خوف کھائیں سب — لاتے ہیں ہم تمہارے سروں پر بلائیں اب!
ہاں خوف کھاؤ ہم سے کہ تم ہار جاؤ گے — جو کچھ کیا ہے تم نے عوض اس کا پاؤ گے
سب ہو گیا فرانس کا لشکر سلاح بند — تا اُس کی عافیت کو نہ پہنچے کوئی گزند
پروا نہیں جو سیکڑوں جائیں گے آج مر — آجائیں گے کل اور ہزاروں نبرد گر

پس ہر جوان ہاتھ میں پرکینہ تیغ لے
اور ملک حملہ آوروں کے خوں سے سینچ دے

لہ تصنیف [illegible] فرانسیسی

۵

جنگ آوروں ہو جنگ میں جو وقت دار و گیر — جاں اُس کی بخش دو جو ہو درماندہ و اسیر
ہتھیار بند ہوتے ہوئے آ کے سامنے — نرمی و عاجزی سے غلامی قبول لے
اُس کو تو چھوڑ دو، مگر اُس سرگروہ کو — پیوند خاک کرنے سے پہلے نہ چین لو
جس نے کہ دوسروں کو یہ راہ غلط بتائی — اپنی غرض کے واسطے محسن کشی سکھائی

پس ہر جوان ہاتھ میں برہنہ تیغ لے
اور ملک حملہ آوروں کے خوں سے سینچ دے

۶

جذبات پاک و آتش حب وطن ہمیں — اس پر اُبھارتے ہیں کہ ہم نامور بنیں!
اے حریت مدد یہ ہو حملہ کے وقت تو — کرتے ہیں ہم جو ہر شکست صف عدو
چل ساتھ سوئے جنگ ہمیں لے کے اے ظفر — جھنڈے ہمارے سر پہ اُڑیں تیرے اے ظفر
اور حملہ آوروں کے عساکر فرار ہوں — بایں ہمہ ہم سے رحم کے وہ خواستگار ہوں

پس ہر جوان ہاتھ میں تابندہ تیغ لے
اور ملک حملہ آوروں کے خوں سے سینچ دے

دوسرا مسودہ جو اس کے ہاتھ آیا وہ کامیر ڈیلاوین کے مشہور قومی گیت لا پیرزین کا ترجمہ تھا جسے اس مصنف نے ۱۸۳۰ء کے انقلاب فرانس کے بعد لکھا اور تیسرا فرانس کے نامور شاعر اور ناولسٹ وکٹر ہیوگو کی اُس نظم کا ترجمہ اُس نے "آزادی" کے عنوان سے انقلاب فرانس کے بعد تصنیف کیا

ہر ایک گیت نہایت پُرجوش اور طبیعت میں ہیجان پیدا کرنے والا تھا۔ ان کا مطالعہ ختم کرتے کرتے روزالی واپس آ گئی اور اب اُس کے خوشنما چہرہ پر جو مسکراہٹ نمودار تھی۔ وہ ظاہر کرتی تھی کہ کام جو اُس کے سپرد کیا گیا تھا اُس میں اُس نے پوری کامیابی حاصل کی ہے۔

اُسے دیکھ کر لارا پوچھنے لگی "کیا خبر لائی ہو؟"

خادمہ نے کہا "میڈموازل میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ آج سہ پہر کو چار اور پانچ بجے کے درمیان آپ مسٹر چارلس سیٹفیلڈ کو گرینڈ ڈیوک کے دو تین اور افسروں کے ساتھ ضرور شام الاسی میں موجود پائیں گے۔ چونکہ اب تین بج چکے ہیں اس لئے آپ کو بھی تیاری کی فکر کرنی چاہیئے۔"

"قابل تحسین روزالی!" لارا نے پُرجوش لفظوں میں کہا "میں تمہارا شکریہ کن ۱

لفظوں میں ادا کر سکتی ہوں۔ کہ تم میرے معاملات میں اتنی گہری دلچسپی کا اظہار کر رہی ہو"

یہ کہتے ہوئے وہ خوابگاہ کی طرف بڑھی۔ فرانسیسی خادمہ بھی اُس کے پیچھے پیچھے گئی اور وہیں سولہ سنگار عمل میں لائے گئے۔

ٹھیک پونے چار بجے جب لارا خوابگاہ سے نکل کر اُس گاڑی کی طرف بڑھی جو دروازہ پر منتظر کھڑی تھی۔ وہاں سے گاڑی سیدھی شام الاسی کی گذرگاہ کی طرف روانہ ہوئی۔

جیسا پہلے بیان کیا گیا ہے سہ پہر نہایت فرح بخش اور خوشگوار تھی۔ اور لارا الصد ناز معشوقانہ گاڑی میں بیٹھی ہوئی ملکۂ حسن معلوم ہوتی تھی۔

آج اُس نے خلاف معمول پیشانی کے بالوں کو گول کنڈلوں کی صورت میں آراستہ کرایا تھا جن کے اندر اُس کا چہرہ بنیوں میں چھپے ہوئے گلاب کی مانند نظر آتا تھا۔ قلبی مسرت کے باعث دونوں رخساروں پر سُرخی پیدا تھی۔ اگرچہ اُس کامل ضبط کے زیر اثر جس سے وہ حسب ضرورت کام لے سکتی تھی اُس کا چہرہ کامل سکون کی حالت میں تھا۔ اور آنکھوں کی چمک میں بھی حلم اور نزاکت نظر آتی تھی۔

کھلی چھت کی گاڑی میں وہ امیرانہ انداز سے پیچھے کو جھکی بیٹھی تھی اور اُس کی ہر ایک حرکت شاعرانہ نفاست کا پہلو لئے ہوئے تھی۔

گاڑی اور اُس کے تمام متعلقات میں کوئی بات حرف گیری کے قابل نہ تھی۔ گاڑیبان اور خدام کی وردیاں سادہ لیکن خوشنما تھیں۔ ان میں وہ بھڑکیلی نمود نہیں تھی جو نو دولتمندوں کی سرپرستیوں میں پائی جاتی ہے۔ مجموعی طور پر جو شخص لارا کو دیکھے وہ یہی سمجھتا تھا کہ وہ کوئی خاندانی خاتون ہے۔ جو شاندار سادگی اور فضول نمائش کے اختلاف کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔

شام الاسی کی خوشنما گذرگاہ میں یوں تو ہر روز بے شمار آدمی سیر کرتے پھرا کرتے ہیں۔ مگر آج غیر معمولی طور پر گاڑیوں اور سواروں کی کثرت تھی۔ پیدل چلنے کے راستوں پر بھی لاتعداد مرد اور عورتیں چل پھر رہے تھے۔

گذرگاہ میں پہنچ کر لارا کی گاڑی بھی اُن گاڑیوں کی قطار میں شامل ہو گئی جو سامنے کی طرف جا رہی تھیں۔ اور قدرتی پر اب اس کی رفتار ہلکی ہو گئی۔ یہ اُس کی اپنی منشا کے عین مطابق تھا۔ کیونکہ اس طرح پر نہ صرف چلنے والوں کو اُس کی اپنی صورت بغور دیکھنے کا موقعہ مل سکتا تھا۔ بلکہ وہ خود بآسانی یہ معلوم کر سکتی تھی کہ جس کی مجھے تلاش ہے وہ سڑک کے کس حصہ میں موجود ہے۔ اس طرح قدرت نے از خود وہ انتظام کر دیا جو اس کے لئے ہر طرح مفید تھا۔

مگر اسے اپنی جستجو زیادہ عرصہ تک جاری نہیں رکھنی پڑی۔ کیونکہ اُس کی گاڑی اُس نیشنل گذرگاہ کے وسط میں پہنچی ہی تھی کہ اُس کی تیز نگاہ نے پیدل چلنے والوں کے ہجوم میں اُن شخصوں کو پہچان لیا۔ جن کی اُسے تلاش تھی۔ بے شک اُس کی گاڑی سے ذرا آگے چارلس ہیٹ فیلڈ پا پیادہ اُس سمت میں چل رہا تھا جدھر گاڑیاں جا رہی تھیں۔ وہ وقت جس کا انتظار تھا قریب آ گیا۔ اور اگرچہ لارا کے ظاہری سکون میں فرق نہیں آیا۔ تاہم اُس کا دل بڑے زور سے دھڑک رہا تھا چنانچہ اُس وقت بھی جبکہ وہ امیرانہ بے فکری سے گاڑی میں پیچھے کی طرف جھکی بیٹھی تھی اور اُس نے اپنے سامنے خوشنما چھتری پھیلا رکھی تھی۔ اُس کی آنکھیں بڑے غور سے اُس سمت میں دیکھ رہی تھیں۔ جدھر چارلس اور اس کے ساتھی چل رہے تھے۔

اپنے دل سے مخاطب ہو کر وہ کہنے لگی "یقیناً وہی ہے اور اُس کے ساتھ اُس کے دو دوست ہیں۔ تینوں نے سادہ لباس اسی لئے پہنا ہوا ہے کہ وہ اپنے ذی شان باپ کے خسر کے سوگ میں ہیں"۔

یہ الفاظ ابھی اُس کے منہ میں تھے کہ چارلس اور اُس کے دونوں ساتھی دفعتاً ٹھہر گئے۔ انہوں نے سڑک پر ادھر اُدھر دیکھ کر آپس میں کچھ باتیں کیں اور پھر آگے کو چل دئے۔

چارلس نے اب بھی لارا کو نہیں دیکھا تھا۔ مگر اس نے اُس کے چہرہ کو خوب غور سے دیکھ لیا اور پانچ منٹ کے عرصہ میں جب اس کی آنکھیں اس طرف لگی ہوئی تھیں وہ برابر اُسے پوری توجہ سے دیکھتی رہی۔ اُس کی نگاہ میں نہ جذبہ محبت تھا نہ

تھا۔ نہ اُس میں نفرت پائی جاتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ یہ جاننے کی خواہشمند ہے۔ خود اُس کے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں اور اسی لئے وہ اُس کے چہرہ کو نظر غور سے دیکھتی رہی۔ اُس نے معلوم کیا کہ اُس کی رنگت زرد اور چہرہ متفکر لیکن انتہا درجہ خوبصورت ہے۔ فی الحقیقت لارا کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مردانہ حسن کا ایسا کامل نمونہ اس سے پہلے چارلس کی اپنی صورت میں بھی نہیں دیکھا گیا۔ اُس کے سینہ سے ایک آہ نکلی۔ مگر اُس نے بدقت تمام اسے دبا لیا۔

چند منٹ اور گذر گئے اور گاڑیوں کا جلوس بدستور سیدھی قطار میں چلتا رہا پکڈنڈی پر پیدل چلنے والوں کا ہجوم بدستور تھا۔ اس اثنا میں وہ فاصلہ جو لارا اور اُن شخصوں کے درمیان تھا جنہیں وہ نظر غور سے دیکھ رہی تھی۔ بتدریج کم ہوتا گیا۔ اس کے ذرا دیر بعد گاڑی چارلس ہیٹ فیلڈ اور اُس کے ساتھیوں کے بالکل قریب پہنچ گئی۔ تینوں نے پھر رُک کر ادھر اُدھر دیکھا اور خود لارا ہیٹ فیلڈ کے دونوں دوستوں کے چہرہ کو بڑے غور سے دیکھتی رہی۔ دونوں شکیل جوان تھے اور اُن کی سانولی اطالوی رنگت اور خوشنما آنکھوں سے معلوم ہوتا تھا کہ نیپلز کے باشندے ہیں۔ چونکہ اُن کے چہروں پر مونچھیں تھیں۔ اس لئے اُن کی صورت چارلس سے زیادہ فوجی وجاہت رکھتی تھی۔ مگر اس کے باوجود وہ لارا کو اتنے خوبصورت معلوم نہیں ہوئے۔ جتنا چارلس تھا۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ یہ محض اس کا خیال تھا یا حقیقت حال۔ بہرحال اُس وقت اُسے ایسا ہی محسوس ہوا۔

اب امتحان کا وقت سر پر پہنچا تھا۔ گاڑی ٹھیک اُس مقام پر پہنچ گئی جہاں ہیٹ فیلڈ اور اُس کے اطالوی دوست چل رہے تھے۔ اور وہ اُس کے پاس سے گذر جانے کو تھی کہ لارا نے معلوم کیا۔ چارلس نے مجھے پہچان لیا ہے۔ وہ اُسے دیکھ کر چونکا اور چلتے چلتے رُک گیا۔ پھر اس انداز سے اس کی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھتا رہا۔ گویا اسے اپنی قوت باصرہ پر اعتماد نہیں۔ اُس کے دونوں دوست بھی ایک عجیب وحشت کے ساتھ اُس سمت میں دیکھنے لگے جس کی طرف اُس کی نگاہ جمی ہوئی تھی۔ بہت دیر تک وہ اس حسینہ کی طرف گھورتے رہے۔ جس کے فوق الفطرت حسن نے اُن کے خیال میں اُن کے دوست کے دل پر گہرا اثر کیا تھا۔ لارا نے ایک ہی نظر میں بھانپ

لیا کہ میرا شوہر اور اُس کے اطالوی دوست میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ اُن اطالوی افسروں کو اس بات کا گمان تک نہ تھا کہ چارلس ہیٹ فیلڈ اس حسینہ سے ذرا بھی شناسا ہے۔

جس وقت تینوں کی نگاہ لارا کی طرف لگی ہوئی تھی۔ اُس کی چھتری یکایک ہاتھ سے گر کر اُس مقام سے چند قدم کے فاصلہ پر جا پڑی۔ جہاں یہ کھڑے تھے۔ اور اُس کے نوکروں نے یا تو چھتری کو گرتے نہیں دیکھا یا کم از کم اُس نے یہ ظاہر کیا کہ اسے اس کے گرنے کا علم نہیں ہوا۔

یہ حالت دیکھ کر کیل سکا لا کے رہنے والے افسروں میں سے ایک جو نسبتاً طویل القامت اور دوسرے سے زیادہ شکیل تھا فوراً آگے بڑھا اور چھتری فرش زمین سے اُٹھا کر اُس حسینہ کی طرف سے چلا۔ لارا نے چھتری گرانے کا واقعہ ایسی استادی سے سرانجام دیا تھا۔ کہ سوائے چارلس ہیٹ فیلڈ کے ہر شخص نے اُسے ایک اتفاقی امر سمجھا۔ مگر جس طرح بارود میں آگ دینے سے فوراً بڑے زور کا دھڑاکا ہوتا ہے۔ چارلس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ یہ تمام کارروائی لارا کی بالارادہ شرارت کا نتیجہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسے محسوس ہوا کہ وہ اتنی خوبصورت کبھی معلوم نہیں ہوئی تھی جیسی اس وقت ہے۔ لارا کے رخساروں پر جوش قلب کی ہلکی سُرخی۔ اُس کے بالوں کی وہ آراستگی جسے وہ سب سے زیادہ پسند کرتا تھا گلاب کی پتیوں کے ایسے خوشنما ہونٹوں میں موتی کی چمک رکھنے والوں دانتوں کی جھلک۔ نفیس ترین لباس کا اُس کی پتلی موزونیت کو دو چند کرنا اور پھر وہ انداز نزاکت جس سے کام لیتے ہوئے اُس نے آگے جھک کر اطالوی افسر کے ہاتھ سے چھتری لی جس کی گرد کو افسر مذکور نے اپنے سپید ریشمی رومال سے بڑی احتیاط کے ساتھ پونچھ دیا تھا یہ سب باتیں لارا کو چارلس ہیٹ فیلڈ کی نظروں میں سابق کی نسبت دس ہزار گنا زیادہ خوبصورت ثابت کرنے کا موجب بن گئیں۔

چھتری کے گر جانے اور اس کی واپسی کے عمل کے درمیان چند ثانیوں میں چارلس کے دماغ میں صدہا خیالات پیدا ہو گئے۔ یہ وہی لارا تھی جسے وہ کبھی اپنی

کہہ سکتا تھا۔ وہی موئے عنبرین جو اس کے اپنے بالوں میں آمیز ہوا کرتے تھے۔ وہی پھول ایسے رخسار جو اس کے لب شوق سے مل کر وارفتگی کا عالم پیدا کر دیتے تھے۔ وہی سینہ جو کبھی اس کی محبت کا کاشانہ تھا۔ اُسے لارا کے وہ انداز سحری یاد آئے۔ جو اس کی طبیعت میں ولولہ پیدا کرتے تھے اُس کی ترنم خیز آواز ایک پہلی گھنٹی کی طرح اب بھی اُسے اپنے کانوں میں سُنائی دی۔ ان تمام باتوں کی یاد جو اس نے اُس کی صحبت میں حاصل کی تھیں ذہن میں تازہ ہو گئی۔ اور گو وہ سمجھتا تھا کہ اب مجھے اس سے محبت نہیں رہی تاہم حسرتناک یاد نے مردہ دل میں ایک طوفان سا پیدا کر دیا۔ افسوس! صد افسوس جس محبت کا آغاز ایسا پُرمسرت تھا اُس کا انجام اتنا دلخراش ہو!

لارا کے گھر سے کچہری تک پہنچتے ہی گاڑی رک گئی تھی اور اس حسینہ نے ظاہر کیا کہ میں نے جارس کو اب پہلی مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک لمحہ کے لئے اس کے انداز سے تامل کا اظہار ہوا لیکن فوراً ہی اس نے اپنی نگاہ اس کی طرف سے ہٹا کر اس خوش شکل اطالوی کی طرف لگا دی جو جھنڈی اٹھا کر اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس نے چہرہ کو عمداً اس قدر پُرسکون بنا لیا کہ اس کا شوہر [illegible] غیر یقینی حالت میں رہے کہ اس کے ذہن میں اس سے متعلق کیا خیالات گزر رہے ہیں۔ جس وقت اطالوی افسر مؤدبانہ طریقے پر ٹوپی اتار کر گاڑی کے قریب گیا اور اس نے اخلاق سے سلام کر کے صاحب کی مدد کی [illegible] پہنچتے ہی لارا کے حوالے کی تو وہ اس کی طرف دیکھ کر اس انداز سے مسکرائی کہ جارس ہیسٹ فیلڈ کے سینہ پر صدمہ کی بجلیاں گر گئیں اور وہ خوفناک آگ جس کا تعلق صرف جوش رقابت سے ہے بڑے زور سے بھڑکنے لگی

اپنے شوہر سے نظر بچا کر لارا نے اس کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ اطالوی کے ساتھ میرے حسن سلوک نے اس کے دل پر کیا اثر پیدا کیا ہے۔ اس کی پریشانی دیکھ کر لارا کا دل غائبانہ خوشی سے مسرور ہو گیا۔

فرانسیسی زبان میں جیسے اس نے روزمرہ استعمال کے فقرات کی حد تک سیکھ لیا تھا وہ اطالوی افسر سے کہنے لگی "صاحب میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں" اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک خاص شان دلفریبی سے مسکرائی۔ اگرچہ اس کا مطلب

کا مطلب یہ ہرگز نہ ہو سکتا تھا کہ اُس نے کوئی بے جا حوصلہ افزائی کی ہے۔

اُس کے شوہر نے اُن الفاظ کو سُنا جو اُس نے شکیل اجنبی سے مخاطب ہو کر کہے تھے اور اُس مسکراہٹ کو بھی دیکھا جو اُس کے چہرہ پر نمودار ہوئی تھی اور ان دونوں باتوں نے اس کے سینہ کی آگ کو اور زیادہ مشتعل کر دیا۔

ایک طرف وہ اطالوی افسر اُس حسینہ کے اندازِ تلطف سے بہت متاثر نظر آتا تھا اور دوسری طرف خود لارا یہ جان کر خوش ہوئی کہ افسر مذکور اس کے ساتھ انگریزی میں گفتگو کر سکتا ہے۔ چنانچہ اسی زبان میں وہ [illegible] مخاطب ہو کے کہنے لگا "دلفریب خاتون آپ ایک ایسی ناچیز خدمت کے لئے میرا شکریہ ادا کرتی ہیں جو اس قابل نہیں کہ اس کا ذکر بھی کیا جائے۔ اے کاش کوئی موقعہ پیش آئے اور میں وہ کام کر کے دکھاؤں جو آپ کی خوشنودی کا باعث ہو سکے۔ پھر میں سمجھوں کہ میری ہستی قابلِ فخر ہے جو ایسی پری جمال خاتون کی خدمت گذاری کا ذریعہ بنی" یہ کہتے ہوئے افسر مذکور نے اپنی آواز کو غیر معمولی طور پر دبا لیا۔

لارا یہ دیکھ کر کہ جان سپٹ فیلڈ ابھی تک اس نظارہ کو سخت اضطراب اور پریشانی سے دیکھ رہا ہے۔ یہ دیکھتے ہی آہستگی سے کہنے لگی "سنیور میں نہیں جانتی" اور یہ کہتے ہوئے اس نے وہ تمام انداز دلفریبی ظاہر کئے جو اُس کے اختیار میں تھے "میں نہیں جانتی آپ کے حُسنِ اخلاق کا کن لفظوں میں شکریہ ادا کروں۔ اگرچہ مجھے آپ کی طرف سے اس طرح کے شجاعانہ طرز عمل پر ذرا بھی تعجب نہیں۔ کیونکہ اگر میں غلطی نہیں کرتی تو آپ اُس خوشنما ملک کے رہنے والے ہیں جہاں عنقریب جانے کا میرا ارادہ ہے"

نوجوان افسر نے اُس توبہ شکن چہرہ کی طرف جو اس کی طرف جھکا ہوا تھا سچی تعریف کی نظر سے دیکھا۔ اُس کے سینہ میں جذبات کا طوفان موجزن تھا ایسا معلوم ہوتا تھا ان لبوں کو جو صبح کی شبنم سے بھیگی ہوئی گلاب کی پتیوں کی طرح دلفریب تھے۔ چومنے کی راحت پر وہ اپنی زندگی کے دس سال نثار کرنے کو تیار ہے۔

غیر معمولی جوشِ مسرت کے لہجہ میں وہ کہنے لگا "اوہ! کیا یہ ممکن ہے کہ آپ

مجھ غریب کے وطن میں قدم رنجہ فرمانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ عالی خاتون میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ کبھی کیپل سکالا کے صدر مقام مونٹوڈی میں تشریف لے جائیں تو یقیناً وہاں کے لوگ آپ کو ہستی آسمانی سمجھ کر پرستش کرنے لگ جائیں گے۔"

"اس صورت میں تو بہتر ہے میں فرانس ہی میں رہنا بہتر سمجھتی ہوں۔" لارا نے ہنستے ہوئے کہا۔ "کیونکہ میں نہیں چاہتی میری وجہ سے آپ کی قوم بت پرست بن جائے۔" یہ کہتے ہوئے پھر جو اس نے اپنے شوہر کی طرف نظر ڈالی تو معلوم ہوا جوں جوں نوجوان اطالوی افسر کے ساتھ گفتگو بے تکلفی اختیار کرتی ہے اس کا ہیرش اضطراب اور بڑھ رہا ہے۔

اطالوی افسر لارا کے جواب کا آخری فقرہ سن کر کہنے لگا۔ "حسین خاتون میں اسے اپنی بدنصیبی سمجھتا ہوں کہ میرے منہ سے یہ جملہ نکلا جس کی بنا پر آپ نے وہ ارادہ جو آپ کے ذہن میں تھا ترک کر دیا۔" اور پھر وہ ایک آہ بھر کر کہنے لگا۔ "یہ میں نے کیا کیا میں ایک ہیچ اور بے کس شخص اپنے آپ کو اس قابل سمجھ سکتا ہوں کہ میں آپ کے ارادہ میں تبدیلی پیدا کرنے کا موجب ثابت ہوا۔"

"آہ کیا آپ مجھے اتنا ہی سادہ سمجھتے ہیں کہ آپ نے مونٹوڈی جانے پر میرے پرتپاک استقبال کی شدت جو کچھ فرمایا میں اسے حرف بحرف صحیح سمجھتی ہوں۔" یہ کہتے ہوئے لارا نے اپنی نگاہیں نیچے کی طرف جھکا لیں اور اس کے چہرہ پر شرمیلے پن کی سرخی چھا گئی۔

یہ تمام گفتگو اطالوی افسر اور لارا کے درمیان بالکل دھیمے لفظوں میں ہو رہی تھی۔ جس کی وجہ سے نہ تو دوسرا اطالوی افسر اور نہ خود جارلس ہیوٹ نیلا پیلا ہو کر دونوں مختلف جذبات کو دل میں لئے اس جذبہ کو دیکھ رہے تھے اسے بالکل سن نہ سکے۔ اس کے علاوہ یہ گفتگو اس سے بہت کم عرصہ میں ہوئی جو ہمیں اس کی تحریر پر صرف کرنا پڑا ہے۔ اس اثنا میں وہ گاڑیاں جو لارا کی گاڑی کے پیچھے تھیں پاس ہو کر آگے نکل گئیں۔ وہاں اس طرح پر اس گاڑی کے رک جانے سے ان کی راہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوئی اور چونکہ کسی پیدل چلنے والے مرد شریف کا اتنا کسی ایسی خاتون سے گفتگو کرنا جو گاڑی پر سوار ہو بجائے خود ایک

معمولی بات ہے۔ اس لئے راہ گیروں نے بھی اسے خلاف معمول واقعہ نہ سمجھا لیکن اگر یہ ہجوم نے جو پاس سے گزر رہا تھا۔ اس نظارہ میں کوئی غیر معمولی بات نہیں دیکھی۔ جس کی کیفیت ہم قلمبند کر رہے ہیں تاہم واقعہ بجائے خود نہایت دلچسپ تھا۔ گاڑی کے قریب وہ نوجوان اطالوی افسر کھڑا ہے جس کے سینہ میں لارا کے حیرت خیز حُسن نے طوفان جذبات پیدا کر رکھا ہے اور گاڑی میں وہ ساحرہ اس انداز سے شکیل اجنبی کی طرف جھکی بیٹھی ہے گویا وہ اس کے معاملات میں غیر معمولی دلچسپی لیتی ہو۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت اُس کے دل میں اس اطالوی کے متعلق محبت کا حقیر سا جذبہ بھی نہ تھا بلکہ وہ اور ہی خیالات میں منہمک تھی۔ تھوڑے فاصلہ پر دوسرا اطالوی افسر اس نظارہ کو اس انداز سے دیکھ رہا ہے گویا وہ اس حسینہ کا تہ دل سے مداح ہو اور اسے اپنے دوست افسر کی خوش نصیبی پر رشک ہے جسے حُسن اتفاق سے اُس حور کے ساتھ گفتگو کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اس کے بالکل پاس چارلس ہیٹ فیلڈ زور سے کانپتا ہوا کھڑا ہے اور اُس کے ہونٹ سپید اور غصہ سے تھرتھرا رہے ہیں۔

کچھ یا آٹھ منٹ جب تک یہ نظارہ قائم رہا لارا کے شوہر کے سینہ میں ایسے خوفناک جذبات کام کر رہے تھے جن کا بیان مشکل ہے۔ اس کے بالکل قریب وہ عورت جس کے حُسن کو دیکھ کر ہر شخص چلتا ہوا رک جاتا تھا جس کا جمال عورتوں میں عدیم النظیر تھا۔ وہ عورت جو اس کی اپنی بیاہتا بیوی تھی اور جس پر اگر وہ چاہتا تو ایک لمحہ میں قبضہ قائم کر سکتا تھا۔ گاڑی میں بیٹھی اُس کی آنکھوں کے سامنے اس کے اندر رقابت کی آگ بھڑکانے کی غرض سے غیر شخص کے ساتھ گفتگو کرتی اور مسکراتی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ معاملہ کیا ہے اور اُسے معلوم ہو چکا تھا کہ مجھے کس غرض سے اپنے دو ساتھیوں کی معیت میں شام الاسی کی گذرگاہ میں اس وقت بلایا گیا۔ کس نیت سے چھیڑ چھاڑ کرنے کا واقعہ عمل میں لایا گیا اور کس مطلب کے لئے وہ میری موجودگی میں اس شخص سے جو اُس کے لئے بالکل اجنبی ہے۔ اس قسم کا عنایت آمیز سلوک کر رہی ہے

یہ سب کچھ چارلس ہیٹ فیلڈ کو معلوم تھا اور قریب تھا کہ جوش سے آگے بڑھتا اس لئے نہیں کہ لارا نے اپنی بیوی کی حیثیت بھی چھپاتی سے لگا تھا بلکہ اس غرض سے کہ اُس کا راز فاش کر دے۔ مگر یکایک اُسے یاد آیا کہ اُس کے اور میرے والد کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اُس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ میں نہ اُسے دق کروں نہ اُسے کہیں دیکھ کر شناخت کروں۔ اس خیال کے آتے ہی وہ بدنصیب نوجوان اپنے جذبات کو زیر اختیار رکھنے پر مجبور ہو گیا۔ مگر اپنے آپ کو ضبط پر مجبور دیکھ کر اُس کا جوش رقابت جس کے اخراج کا اب کوئی ذریعہ نہ تھا اور بڑھ گیا۔ اُس حسینہ کے سامنے پیچ و تاب کھاتا ہوا وہ خود اپنی نگاہوں میں سخت ذلت محسوس کرتا تھا۔ مگر بے بس تھا۔

ہم نے بیان کیا کہ نوجوان اطالوی افسر کی بات کا جواب دیتے ہوئے لارا نے اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور چہرہ کو شرمیلا بنا لیا تھا۔ لیکن جلدی ہی اُس نے سر اُٹھا کر اس انداز سے مسکراتے ہوئے کہ راہب صد سالہ بھی اُسے دیکھ کر موم ہو جاتا۔ وہ کہنے لگی "جو کچھ بھی ہو ستمبر میں ان گرمیوں میں ضرور مونٹوٹی آؤں گی۔ اگرچہ وہاں میرا قیام بہت مختصر ہو گا۔ کیونکہ میرا ارادہ تیزی سے سفر کرتے ہوئے سبھی ملکوں میں جانے کا ہے۔ چنانچہ اب کل میں وائنا کو روانہ ہونے کا ارادہ رکھتی ہوں۔"

"وائنا کو!" نوجوان اطالوی نے حیرت زدہ ہو کر کہا "لیکن آسٹریا کے اُس سرد بے رونق صدر مقام سے پیرس کی دلچسپیاں ہزار درجہ بہتر ہیں۔"

"خیر اس کا فیصلہ میں بہتر کر سکتی ہوں" لارا نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُس نے اپنے انداز سے ظاہر کیا کہ وہ سمجھتی ہے۔ یہ گفتگو کافی عرصہ تک ہو چکی ہے۔

اطالوی افسر ایک شریف النسب آدمی تھا۔ اس نے اُسے روکنے کی کوشش کرنا معیوب سمجھا۔ مگر اس کے باوجود وہ بڑے تپاک کے ساتھ گاڑی سے پیچھے ہٹا اور الوداعی سلام کیا۔ لارا نے تمکنت و رعنائی سے سر کو خم کر کے سلام کا جواب دیا۔ اور اب چونکہ پچھلی گاڑیوں کے گذر جانے سے راستہ صاف ہو چکا تھا۔ اس

لئے اس نے گاڑیبان کو تیزی سے چلنے کا حکم دیا۔

مگر اوہ! کتنی عظیم خوشی اُس وقت اُس کے دل کو محسوس ہو رہی تھی جبکہ وہ گاڑی میں پیچھے کی طرف جھکی ہوئی اس نظارہ کے مختلف پہلوؤں پر جو ابھی پیش آیا، غور کر رہی تھی۔ ہر چند کہ واقعہ صرف دس منٹ تک رہا تاہم اس مختصر عرصہ میں ہی اس نے مختلف سینوں میں مختلف خیالات پیدا کر دیئے۔

وہ خوش تھی کہ میرے سحر حُسن نے بہتوں کو متاثر کر دیا اور میں نے اپنے طرز عمل سے اپنے شوہر کو وہ ذہنی اذیت پہنچائی جو شاید انسان کو جانکنی کی حالت میں محسوس ہوتی ہو۔ اپنے حسن سحر افروز سے اس نے اس دل کو متاثر کر دیا جس سے اُسے ذرا بھی محبت نہ تھی اور اُس شخص کے سینہ میں جو خود اُسے نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اُس نے انتہا درجہ کا جوش رقابت پیدا کر دیا۔

اس وقت اُسے ویسی ہی خوشی محسوس ہوئی جو ایسی عورت کو ہو سکتی ہے جو ملکہ زمان کی طرح خود مختار اور مطلق العنان ہو اور جس کے ہاتھ میں عصائے شاہی کی بجائے۔ ایک جادو کی چھڑی ہو جس سے وہ ان لوگوں کو مسحور کر سکے جو اس سے نفرت کرتے ہوئے بھی اُس کے مداح بننے پر مجبور ہوں۔

باب ۱۶۳ لارا اور اُس کی خادمہ

بے شک لارا مارٹیمر نے عدیم النظیر کامیابی حاصل کی اور اُسے اپنی کامیابی پر اس لئے ناز ہوا کہ وہ جانتی تھی آج کے واقعہ نے میرے شوہر کے سینہ میں جو آگ مشتعل کی ہے وہ آسانی سے فرو نہیں ہو سکتی۔ کوئی طریقہ اس آگ کو فرو کرنے کا ممکن نہیں اور چونکہ وہ اپنے دوستوں کے سامنے اس واقعہ کی کیفیت بیان نہ کر سکے گا۔ اس لئے جب وہ اسے متفکر اور پریشان دیکھ کر سوالات پوچھیں گے تو اس سے اس کی پریشانی میں اور زیادہ اضافہ ہوگا۔

پھر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ میں نے نوجوان اطالوی افسر کے روبرو جو باتیں کی ہیں وہ انہیں اپنے طور پر ضرور چارلس ہیٹ فیلڈ سے بیان کرے گا۔ اور وہ

اس کی زبانی یہ سن کر کہ میری بیوی سونٹونی اور دانٹے جانے کا ارادہ رکھتی ہے حیرت زدہ ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ نہیں سمجھ سکے گا میراں مقامات پر جانے سے مدعا کیا ہے۔ حالانکہ واقعہ میں اس کا ارادہ نہ مونٹونی جانے کا تھا اور نہ دانٹے ہیں۔

غرض ہر پہلو سے وہ اس تجویز کی کامیابی پر مسرور تھی جیسے اس نے صبح کے وقت سوچا اور سہ پہر کو اس پر عمل کیا تھا۔ حالانکہ یہ تجویز کچھ ایسی بے سروپا اور بظاہر اتنی ناممکن العمل تھی کہ لارا سے ۔ ۔ ۔ کم مضبوط ارادہ یا کم پرانتقام طبیعت کا شخص اس پر عمل کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوتا۔

گاڑی گذر گاہ کے آخر تک چل کر رک گئی اور لارا نے گاڑیبان کو واپس چلنے کا حکم دیا۔ لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ رہ موتھا پور والے مکان تک پہنچنے سے پہلے اسے ایک اور واقعہ پیش آیا۔ جو اگرچہ سردست خالی از اہمیت معلوم ہوگا تاہم واضح رہے کہ آگے چل کر اس نے لارا کی زندگی پر ایک عظیم اثر ڈالا ہے۔

جس وقت گاڑی شام الاسی کی گذرگاہ سے نکل رہی تھی۔ دو مرد لقیہ گھوڑوں پر سوار اس سڑک پر داخل ہوتے ہوئے لارا کی گاڑی کے پاس سے گذر جانے کو تھے کہ ایک نے یکایک اسے پہچان کر گھوڑے کو روکا اور جھک کر مودبانہ سلام کیا۔ لارا نے گاڑی روک لینے کا حکم دیا کیونکہ یہ شخص اس کا خلیق دوست پروفیسر موسیقی تھا جس نے اسے سلام کیا اور وہ ان اعلیٰ تراجم کے لئے جو اس نے اسے بھیجے تھے شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی مزاج پرسی کے معمولی کلمات کے بعد پروفیسر نے اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا "مائی لارڈ آپ کی اجازت سے میں آپ کا تعارف اپنی شاگرد خواتین میں سے ایک سے ۔ ۔ ۔ جوان میں سب سے زیادہ خوبصورت ہے" اس نے پچھلے دو لفظوں پر خاص زور دے کر کہا "کراتا ہوں۔ مس لارا مارٹیر ۔ ۔ ۔ مارکوئیس آف ڈیلا موور"۔

لارا اپنے معلم کو ایک امیر کبیر کی صحبت میں دیکھ کر چونکی۔ مگر پھر ضبط سے کام لیکر اس نے سر کو خم دیتے ہوئے امیر موصوف کو پُراخلاق طریق پر سلام کیا

جو ہر چند کہ ایک عمر رسیدہ شخص تھا تاہم اس کی صورت سے عشیرہ مطبوع ذہنی
ذرا دیر فریقین میں گفتگو ہوتی رہی اور اگرچہ مارکوئیس صرف چند الفاظ
بالکل عامیانہ معاملات پر کہنے پایا تاہم لارا جیسی زمانہ شناس عورت نے اسی میں
پہچان لیا کہ وہ ایک شستہ اور شائستہ امیر ہے۔ اور اس کی طبیعت میں امیرانہ
تکبر اور رعونت کو مطلق دخل نہیں۔
اس کے بعد لارا نے اپنے دوست موسیقی دان پروفیسر کو یہ کہتے سنا کہ "میں اور
ہز لارڈ شپ پرانے دوست ہیں اور مجھے ان کو دوست کہنے کی عزت حاصل ہے"
تو اسے اور زیادہ خوشی حاصل ہوئی۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے پروفیسر
نے کہا "کل شام ہز لارڈ شپ کا ارادہ میرے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمانے کا
ہے۔ جہاں ویسا ہی ایک اور جلسہ موسیقی ہوگا جیسے پچھلی بار آپ نے رونق بخشی
تھی۔ دعوتی کارڈ عنقریب آپ کو میری بیوی کی طرف سے موصول ہوگا۔ لیکن
اپنی طرف سے میں بطور رعایت آپ سے اس بات کا خواستگار ہوں کہ ضرور
تشریف لاکر جلسہ کی رونق بڑھائیے گا۔"
لارا نے اس دعوت کو بخوشی منظور کیا۔ جتنا عرصہ یہ گفتگو ہوتی رہی اسے
یہ جانکر خاص مسرت ہوئی کہ مارکوئیس میری طرف ایک ایسی نظر تعریف
سے دیکھ رہا ہے جسے وہ باوجود بڑی کوشش کے چھپا نہیں سکتا۔ مگر لارا نے
اپنی طرف سے یہ بالکل ظاہر نہ ہونے دیا کہ وہ محسوس کرتی ہے۔ مجھے توجہ کی نظر
سے دیکھا جارہا ہے۔ آخر جب وہ مارکوئیس سے جدا ہونے لگی اور اس نے
اسے الوداعی سلام کیا تو یہ سلام اگرچہ اپنے اندر ایک خاص کشش رکھتا تھا تاہم
بظاہر یہ اتنا ہی پروقار تھا۔ جیسا دو اس قسم کے اجنبیوں میں ہو سکتا ہے جن کا
تعارف ذرا دیر پیشتر ہوا ہو۔
اس کے بعد لارا کی گاڑی ایک طرف کو چلدی اور وہ دونوں سوار دوسری
جانب روانہ ہوگئے۔ اور جبکہ راستہ میں مارکوئیس آف ڈیلامور اپنے دوست موسیقی
دان سے اس حسینہ کے متعلق جس سے حال میں اس کا معانقہ ہوا تھا صدہا مختلف
سوالات پوچھ رہا تھا۔ لارا بجائے خود اس فکر میں تھی کہ مجھے ملا تو توقف رونمائی

کو اس امیر کے تعاقب اور تجسس کا فرض سپرد کرنا چاہیے۔ تاکہ وہ معلوم کر سکے اس شخص کی مالی اور خاندانی حیثیت کیا ہے۔

اس جگہ ہم یہ بیان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ موسیقی دان پروفیسر بجائے خود ایک قابل اور عزت دار شخص تھا۔ علاوہ بریں وہ ایک ایسے ملک کا رہنے والا تھا۔ جہاں قابل اشخاص کی خواہ وہ کسی طبقے کے ہوں۔ عزت کی جاتی ہے۔ انہیں نظر حقارت سے نہیں دیکھا جاتا۔ ایسے حالات میں یہ بات چنداں عجیب نہیں کہ پیرس کے خوشنما شہر کے باشندے اور باہر کے آئے ہوئے لوگ اس پروفیسر موسیقی کو قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا کرتے تھے۔

جس وقت لارا اپنے شاندار مکان واقع رو مونتھابور میں پہنچی تو اس کے نشست گاہ میں داخل ہوتے ہی خادمہ اندر پہنچ گئی۔ پھر جبکہ اس کی آقا نے رات کے کھانے سے پیشتر لباس تبدیل کر لیا تھا۔ خادمہ نے وہ طریق بیان کرنا شروع کیا جس سے کام لیکر اس نے چارلس ہیٹ فیلڈ اور گرینڈ ڈیوک کے عملہ کے دو اطالوی افسروں کو وقت معینہ پر شام الاسی میں آنے پر آمادہ کیا تھا۔

کہنے لگی۔ میڈموازل آج صبح جب آپ نے پہلی مرتبہ یہ ذکر چھیڑا۔ تو میں پریشان ہو گئی تھی کہ اس معاملہ کو کیونکر طے کر سکوں گی اگرچہ میں نے مایوسی کو دل میں جگہ نہیں دی لیکن پھر آپ نے مجھے اخبار کا مضمون دکھایا اور میں نے اس ہوٹل کا نام معلوم کیا جس میں گرینڈ ڈیوک اور اس کے عملہ کے آدمی مقیم تھے تو یاد آگیا کہ ایک دو روز قبل میری ایک سہیلی سے ملاقات ہوئی تھی جو کسی زمانہ میں میرے ساتھ مل کر کام کیا کرتی تھی اور جو اب اسی ہوٹل میں ایک خادمہ ہے۔ اس واقعہ نے میرے دل میں امید پیدا کر دی۔ اور ہم فرانسیسی عورتوں کا یہ قاعدہ ہے کہ سازباز کے معاملات میں ذرا سی امید کی جھلک بھی پیدا ہو جائے تو مایوس نہیں ہوتے۔ پس میں نے آپ سے پُر اعتماد طریق پر وعدہ کر لیا اور سیدھی اس ہوٹل کی طرف چلدی۔ وہاں میں اپنی سہیلی سے ملی اور بغیر آپ کا نام لینے یا اشارتاً آپ کا ذکر کرنے کے اسے گول مول طریق پر اس قسم کے معاملات بتائے کہ وہ مجھے مدد دینے پر آمادہ ہو گئی۔ اس وقت گرینڈ ڈیوک کے عملہ کے بعض افسر ہوٹل کے صحن میں سیر کرتے پھر رہے تھے۔

چنانچہ میری سہیلی نے اُن میں سے ہر ایک کی طرف اشارہ کر کے مجھے اُن کے نام بتائے
اُن میں دو آدمی مجھے سب سے زیادہ شکیل اور جوان نظر آئے۔ اور میں نے یہ فیصلہ
کر لیا کہ یہی دو مسٹر چارلس ہیٹ فیلڈ کے ساتھی ہوں تو بہتر ہے کیونکہ" روزالی نے
ہنسی سے مسکراتے ہوئے کہا۔" میں فوراً ہی بھانپ گئی تھی کہ آپ جو تجویز عمل میں
لانا چاہتی ہیں وہ کیا ہے "۔

"روزالی تم بڑی سیانی لڑکی ہو" لارا نے دلی مسرت سے ہنستے ہوئے کہا
لیکن آگے بیان کرو تم نے اس طریق پر گرینیڈ ڈیوک کے عملہ کے سب آدمیوں کو
شناخت کرنے کے بعد کیا کیا؟"

روزالی کہنے لگی" میڈ موازل میں سچ عرض کرتی ہوں کہ ایک لمحہ کے لئے میں
حیران رہ گئی۔ اب مجھے اُس کام کا آغاز کیونکر کرنا چاہئیے جس کے لئے میں یہاں
آئی ہوں۔ لیکن پھر میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا اور گو آپ کو اب میری وہ
تجویز بے سروپا اور فضول نظر آئے گی۔ تاہم خود آپ اس کا فیصلہ کر سکتی ہیں
کہ مجھے اس میں کس حد تک کامیابی حاصل ہوئی۔ میں جانتی تھی کہ اٹلی کے باشندے
کچھ عجیب مزاج کے لوگ ہوتے ہیں جو پُراسرار واقعات کے نہایت شائق پائے جاتے
ہیں۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ مسٹر چارلس ہیٹ فیلڈ فکرمند اور پریشان ہے اور وہ
بیتے ہی ایسے معاملہ میں حصہ لینے پر آمادہ ہو جائے گا۔ جس سے اُسے امید ہو کہ
اس سے گو عارضی طور پر ہی سہی۔ میرے افسردہ کن خیالات دفع ہو جائیں گے۔
چنانچہ میں نے ایک رقعہ مسٹر چارلس ہیٹ فیلڈ۔ کپتان بارتھلما اور لفٹنٹ ڈی
پونٹا کے نام لکھا ..."

"کیوں بھلا۔ اُن دو افسروں میں سے جو چارلس ہیٹ فیلڈ کے ساتھ تھے
زیادہ شکیل اور طویل القامت کا نام کیا ہے؟" لارا نے اُس اطالوی کی صورت
کو یاد کر کے جس نے اُس کی گری ہوئی چھتری اُٹھا کر پیش کی تھی اور جس کے ساتھ
اُس کی ذرا دیر گفتگو بھی ہوتی رہی تھی۔ دل میں مسرور ہو کر پوچھا۔

"اُس کا نام کپتان بارتھلما ہے"۔ روزالی نے جواب دیا۔

لارا کہنے لگی" بہت اچھا۔ تم نے ایک رقعہ ان کے نام لکھا ..."

"جی ہاں ان تینوں کے نام" خادمہ نے جواب دیا "اور جہاں تک مجھے یاد ہے اس کا مضمون اس مطلب کا تھا :- ایک بدنصیب ہسپانوی پناہ گزین مسٹر چارلس ہیٹ فیلڈ، کپتان بارنفیلڈ اور لفٹننٹ ڈی پوبنا کی تبدیلی کی بہت تعریف سُن کر ان سے ملتجی ہے کہ میری دردناک داستان سُن کر میری مصیبتوں میں مدد دیجئے۔ فرانس کی گورنمنٹ مجھے شبہ کی نظر سے دیکھتی ہے اس لئے مجھ میں اس کی جرأت نہیں کہ اس ہوٹل میں آؤں جہاں وہ والئے ریاست مقیم ہے جس کی نسبت میں نے سُنا ہے کہ وہ غریبوں کا حامی اور ہر قسم کے مظالم کا انسداد کرنے والا ہے۔ الغرض میں ہیمپسٹیڈ کے سہ پہر کے چار اور پانچ بجے کے درمیان شام الائی کی ٹیکری پر اس اُمید میں تیار ہوں گا کہ آپ ہر سہ اصحاب میری داستان سننے کے لئے وہاں تشریف لائیں۔ جہاں میں از خود آپ کو پہچان کر آپ سے ملوں گا۔ اور تمام سرگذشت بیان کر کے عرض کروں گا کہ آپ کس طریق پر مجھے اس قسم کی امداد دے سکتے ہیں جس سے میں اپنی کھوئی ہوئی دولت اور عزت حاصل کر سکوں۔ آپ کے ذی جاہ آقا گرینڈ ڈیوک کی زبان سے نکلا ہوا صرف ایک لفظ میری ساری مصیبتوں کا خاتمہ کر سکے گا اور وہ لفظ ان کی زبان سے کہلوانا آپ صاحبان ہی کے اختیار میں ہے۔"

"آفرین باکمال روزالی۔ تم پر صد ہزار آفرین" لارا نے دلی مسرت سے ہنستے ہوئے کہا "یقیناً چارلس اب اس معاملہ کی حقیقت کو سمجھ چکا ہوگا۔ گو اسے اتنی جرأت نہیں کہ اپنے دوستوں کو حقیقت حال سے آگاہ کر سکے۔ وہ یہی سمجھیں گے کہ کسی ظریف نے تمسخر کیا ہے اور خود چارلس سارے معاملہ کو جانتا ہوا ان کے خیال کی تردید نہ کر سکے گا۔"

"یا شاید وہ دونوں اطالوی یہ سمجھیں گے کہ غریب پناہ گزین بعض خاص حالات کے باعث مقام مذکور پر ان سے ملنے کے لئے نہیں آسکا" اور یہ کہکر روزالی نے بھی اس زور کا قہقہہ لگایا کہ اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔

"خیر اب تم اس داستان کو ختم کرو" لارا نے کہا جو تبدیلی لباس کا کام مکمل کر چکی تھی۔ ہر چند کہ اس رات اسے کسی مہمان کا انتظار نہ تھا تاہم وہ ہمیشہ عادتاً اوقات کے لباس کی تبدیلی میں پورے اہتمام سے کام لیتی تھی

کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ میرے حال کے واقف کاروں میں سے کوئی اتفاقیہ طور پر ملنے آجائے تو اسے میری صورت پر کسی طرح کی حرف گیری کا موقعہ نہ ملے۔

"بس میڈموازل میری داستان ختم ہو چکی ہے" روزالی نے جواب دیا "میں نے اس رقعہ کو لفافہ میں بند کر کے سربمہر کرنے کے بعد اپنی سہیلی کے حوالہ کیا اور وہ اسے کپتان بارتھلما کی میز پر رکھ آئی۔ اس کے ذرا دیر بعد کپتان کسی ضرورت سے اپنے کمرہ میں گیا۔ میں اس لئے ہوٹل میں ٹھیری رہی کہ معلوم کروں میرے اس فرضی خط کا کیا اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ میرے دیکھتے دیکھتے افسر مذکور تیزی سے قدم اٹھاتا اپنے دوستوں سے آملا جو اب تک صحن میں پھر رہے تھے ان میں سے بعض اپنے ساتھیوں کو مختلف ہدایات دینے اور بعض صرف وقت بسری کے لئے سگار پی رہے تھے۔ اپنی سہیلی کے کمرہ کی کھڑکی سے میں نے دیکھا کہ کپتان بارتھلما نے مسٹر چارلس ہیٹ فیلڈ اور لفٹنٹ ڈی پونسا کو الگ بلا کر ان کے سامنے وہ خط پیش کیا۔ انہوں نے بڑی توجہ سے پڑھا اور ان کے انداز سے میں نے معلوم کیا کہ وہ اس خط کے مضمون کو نظر انداز کرنا نہیں چاہتے اب میں نے اپنی سہیلی سے کہا کہ تم صحن میں ان تینوں کے پاس سے اس انداز سے گذرنا کہ وہ سمجھیں تم اپنے کام میں مصروف ہو۔ مگر حقیقت میں یہ جاننے کی کوشش کرنا کہ ان میں کیا گفتگو ہو رہی ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور جو کلمات اس نے ان کی زبانی سنے ان سے معلوم ہوا کہ وہ ضرور وقت معینہ پر شام لاسی میں پہنچ جائیں گے۔ ہر طرح سے مطمئن ہو کر میں اس طرف کو لوٹی اور آپکو اطلاع دی کہ نتیجہ حسب دلخواہ ثابت ہوگا۔"

"روزالی تم بہت اچھی لڑکی ہو" لا[illegible] نے کہا "اور یقینا جانو میری طرف سے تمہاری خدمات کے اعتراف میں کوتا[illegible]گی لیکن سردست مجھے ایک اور معاملہ میں تمہاری خدمات کی ضرورت ہے"

"فرمایئے میں ہر طرح آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں" خادمہ نے جواب دیا۔ جو اپنی آقائی کے معاملات سے زیادہ واقف ہوتے ہوئے اس امید

پر خوش تھی کہ ایسی صورت میں کافی انعام واکرام ملتے رہیں گے۔

لارا کہنے لگی "ان دنوں پیرس میں ایک انگریز امیر آیا ہوا ہے۔ جس کے متعلق تم سے جہاں تک ممکن ہو تمام حالات دریافت کرنا۔ مگر اس بات کا خیال رکھنا کہ نہ تو اس کے دل میں کوئی شبہ پیدا ہو اور نہ میری عزت پر حرف آئے اس امیر کا نام مارکوئیس آف ڈیلامور ہے۔ لیکن اس کے مقام سکونت کا مجھے کچھ علم نہیں۔ نہ میں یہ بتا سکتی ہوں کہ تمہیں اس کی نسبت اپنی دریافتوں میں کن طریقوں پر مدد مل سکے گی"

"میڈموازل اس سارے کام کو آپ مجھی پر چھوڑ دیں" روزالی کہنے لگی

"بس تو تم وقت ضائع نہ کرو" لارا نے کہا "آج رات یا زیادہ سے زیادہ کل تک۔ مجھے اس کی نسبت تمام حالات معلوم ہو جانے ضروری ہیں"

فرانسیسی خادمہ شوخی سے مسکرا کر کہنے لگی "یقین فرمایئے میں اس کام میں ذرا کوتاہی نہ کروں گی جس وقت آپ کھانے کی میز پر بیٹھیں گی تو میں روانہ ہو جاؤں گی اور اس کے بعد شائد بہت رات گذرنے سے پہلے واپس نہ آ سکوں ..."

"کچھ مضائقہ نہیں" لارا نے قطع کلام کر کے کہا "کیونکہ میں جانتی ہوں تم میری ہی خاطر کام کر رہی ہو۔ ہاں مگر ایسا نہ ہو" اس نے مسکراتے ہوئے کہا "کہ تمہارا کسی سے عشق ہو اور تم اس کام کو نظر انداز کر کے جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔ اپنے اس چاہنے والے کے پاس بیٹھی رہو"

"نہیں میڈموازل۔ پیرس میں سردست میرا کوئی عاشق موجود نہیں" روزالی نے جواب دیا۔

"تو کیا تمہارا کوئی چاہنے والا ضرور ہے؟" لارا نے سوال کیا۔

"ہاں میڈموازل" حسین خادمہ کہنے لگی "اور سچ پوچھئے تو مجھے ان چاہنے والوں کا صحیح شمار بھی معلوم نہیں"

"اچھا! کیا ان کی تعداد اتنی ہی بے حساب ہے؟" لارا نے ہنستے ہوئے کہا۔ اگرچہ یہ سوالات وہ خادمہ کے معاملات سے زیادہ واقفیت حاصل کرنے کے

لئے نہیں۔ بلکہ ان فطری جذبات شہوانی کے زیر اثر پوچھ رہی تھی جو اس کے مزاج کا حصہ تھے۔ کیونکہ جو عورت خود منزل اخلاق سے گری ہوئی ہو۔ وہ یہ معلوم کرنے کے خاص راحت محسوس کرتی ہے کہ دوسری بھی میرے برابر یا مجھ سے زیادہ عیاش ہے اور اب جب کہ چارلس ہیٹ فیلڈ کے خلاف اس کا جوش انتقام ایک حد تک فرو ہو چکا تھا اور اسے کپتان یا تھلا کی وجیہ دلفریب سورت پر غور کرنے کا موقعہ ملا تو اس کے جذبات میں پھر حدت پیدا ہونے لگی اور سفلی خواہشات نمایاں صورت اختیار کرنے لگیں۔

"اوہ! مسٹر موازل"۔ روزالی نے کچھ اپنی شوخی سے کہا جس کی بدولت اس کی صورت میں ایک خاص کشش پیدا ہو گئی تھی "آپ مجھے اس جملہ کے لئے جو بغیر سوچے سمجھے میرے منہ سے نکل گیا۔ کس درجہ خود پسند اور بیوقوف تصور کرتی ہونگی"۔

"بالکل نہیں"۔ لارا نے جواب دیا۔ "روزالی تم اتنی خوبصورت ہو کہ بہتوں کا تم پر فریفتہ ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں۔ مگر عزیز لڑکی تم یہ بتاؤ۔ ان آزمائشوں سے گذرتے ہوئے تم نے اپنی عصمت کو تو قربان نہیں کیا؟ دیکھو مجھ سے کسی طرح کی پردہ داری نہ کرنا میں تمہارے مزاج سے اس لئے پورے طور پر واقف ہونا چاہتی ہوں کہ تم پر کامل اعتماد کر سکوں"۔

روزالی کے چہرہ پر شرم سے سُرخی پھیل گئی اور وہ آواز دبا کر کہنے لگی "مسٹر موازل آپ اس بارہ میں خود کافی صحیح اندازہ قائم کر سکتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ اتنے عاشق رکھتے ہوئے بھی میں نیک اور پاک ہوں تو آپ میرے بیان کو قابل تسلیم نہ سمجھیں گی اور... اور... آپ کا یہ خیال نادرست بھی نہ ہوگا"۔

"میں تمہارا مطلب سمجھ گئی"۔ لارا نے مسکرا کر کہا اور پھر اصلی مضمون کی طرف پلٹ کر جذبات سفلی کے زیر اثر مسرت قلبی محسوس کرتے ہوئے اس نے پوچھا "اگر فرض کر دیکھا یک تمہارے دل میں ان میں سے کسی ایک کی غیر معمولی چاہ پیدا ہو جائے تو اس صورت میں..."

"اس صورت میں مجھے اس پر یہ ظاہر کرنے میں مطلق تامل نہ ہو کہ اگر وہ مجھ سے

عنایات کا طلبگار ہوگا۔ تو میری طرف سے انکار کا امکان نہیں"۔ روزالی نے جواب دیا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ سمجھ چکی ہے لارا کسی خاص مقصد کو پیش نظر رکھ کر ہی یہ گفتگو کر رہی ہے۔

"اور کیا تم اس دوست کی شکرگذار نہ ہو" لارا نے پُراہمیت لہجہ میں کہا "جو اُس شخص کو جسے تم چاہتی ہو۔ تمہارے پاس پہنچانے کا موجب بنے؟"

"یقیناً میڈ موازل یقیناً"۔ خادمہ نے جواب دیا "اپنی طرف سے میں یہ عرض کر دینا چاہتی ہوں کہ اگر میری ناچیز اور حقیر خدمات ایسے معاملات میں کسی دوست یا محسن کے کام آسکیں تو میں اسے اپنی خوش نصیبی سمجھوں"۔

لارا کہنے لگی "یہ بات ہے۔ تو تمہاری خدمات کی شاید آج ہی رات کو ضرورت ہوگی" اور یہ کہتے ہوئے اُس کے خوشنما چہرہ پر ناقابل ضبط جذبات کے باعث رونق پیدا ہو گئی۔ اس کی آنکھوں میں بھی وہ سرور نمودار ہوا جو شہوانی جوش کا نتیجہ ہوتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگی "روزالی چند لمحوں کے عرصہ میں میرے سینہ میں ایک زبردست خواہش ... ایک عجیب شوق پیدا ہو گیا ہے جسے میں باوجود بڑی کوشش کے فرد نہیں کر سکتی۔ لیکن اس معاملہ میں تم سے میں اس شرط پر امداد لیتی ہوں کہ سارا انتظام ایسی احتیاط سے عمل میں لاؤ۔ جس سے میری ذات پر حرف نہ آئے ..."

"میڈ موازل اس بارہ میں کامل اطمینان رکھیے"۔ روزالی نے قطع کلام کر کے کہا اور پھر وہ پُرمعنی الفاظ میں بولی "یقیناً کپتان یارتھلما ایک نہایت شکیل جوان ہے ..."

لارا کہنے لگی "روزالی تم نے میرے خیالات کو خوب جانا۔ میں تمہاری دور بینی کی داد دیتی ہوں۔ بہرحال اب یہ بتاؤ کیا تم میرے اس شوق کو پورا کر سکتی ہو۔ مگر دیکھو میں پھر خبردار کرتی ہوں معاملہ اتنا نازک ہے کہ اس کی خبر تمہارے اور یارتھلما کے سوا کسی تیسرے شخص کو نہ ہونی چاہیئے"۔

روزالی نے کہا "میڈ موازل آپ اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہیں کہ میں ہر طرح آپکی وفادار اور بہتری چاہنے والی ہوں۔ یہ فرمائیے اُس خوبصورت

اطالوی کو کس وقت آپ کے پاس آنا چاہیئے؟"
"رات کو نو بجے" لارا نے جواب دیا اور پھر اپنی گھڑی دیکھ کر دہ کہنے لگی - "چھ بج چکے ہیں اور ابھی مجھے بہت سا کام درپیش ہے"
"اطمینان فرمائیے کہ میں کسی بات کی طرف سے غافل نہ رہوں گی" خادمہ نے پُراعتماد لہجہ میں کہا "مگر یہ بتلائیے کیا آج رات کے لئے باورچن کو کسی بہانہ سے باہر بھیج دینا موزوں نہ ہوگا - کیونکہ جس قدر مرد نوکر ہیں وہ تو سب باہر ہی سوتے ہیں - صرف باورچن ایسی عورت ہے جو یہاں کے معاملات سے خبردار ہو سکتی ہے ..."
"یہ سب باتیں میں تمہاری دوراندیشی پر چھوڑتی ہوں" لارا نے قطع کلام کر کے کہا" اور سردست مجھے تمہاری خدمات کی ضرورت نہیں - جاتے ہوئے نوکر سے کہدینا کہ رات کا کھانا لے آئے - اس کے بعد تم نے اس کام کی سرانجام دہی کے لئے چلے جانا جو میں نے تمہارے سپرد کیا ہے"
اتنا کہہ کر لارا کھانا کھانے کے کمرہ کی طرف چلی - جہاں ذرا دیر بعد میز پر نہایت نفیس سامان اکل و شرب رکھا گیا - اُس نے چمکدار شامپین کا ایک جام پیا - جس نے آنکھوں کی تیزی اور چہرہ کی رونق کو دوبالا کر دیا -
کھانا ختم ہونے پر پھل لائے گئے اور پھر جب دسترخوان بڑھایا گیا تو لارا کمرہ میں تنہا بیٹھی معاملہ کے مختلف پہلوؤں کو سوچنے لگی -
ایک بار اُسے اس بات پر افسوس ہوا کہ میں نے جوان اطالوی افسر کو پیغام بھیجنے کے معاملہ میں نہایت ناعاقبت اندیشی کا ثبوت دیا - وہ اس بات پر بھی متاسف تھی کہ میں نے روزالی کو اس درجہ رازدار بنایا کہ اب وہ میرے سیاہ و سفید سے اچھی طرح واقف ہے - روزالی کو سارے حالات سے خبردار کرنے میں اُس سے جس غلطی کا ارتکاب ہوا - اُسے اُس نے خادمہ سے گفتگو کرتے ہوئے ہی محسوس کر لیا تھا - لیکن جلدی ہی اُس کے جذبات سفلی احساس دوراندیشی پر غالب آگئے - مزاج کا طبعی میلان اُس کے خیالات کو اس زور سے آگے لئے جا رہا تھا کہ رُکنا غیر ممکن تھا -

اپنے دل سے مخاطب ہو کر وہ کسی قدر بلند آواز سے کہنے لگی "کوئی وجہ نہیں کہ میں اپنی مرضی کے مطابق عمل نہ کروں۔ میں اپنے خیالات اور خواہشات کی مختار ہوں۔ ایک رات جو میں نے چارلس کی صحبت میں بسر کی تھی، اس کی دلفریب راحتوں کی یاد نے میرے سینے میں آگ سی مشتعل کر دی ہے اور میں اسے فرو کرنے پر مجبور ہوں۔ علاوہ بریں جب تک روزالی کو معقول تنخواہ دی جاتی ہے۔ اس کی طرف سے کسی افشائے راز کا احتمال نہیں اور میں یقیناً اُسے اپنا زر خرید بنائے رکھوں گی۔ اس کے لئے میرے خصائل سے جلد یا بدیر کامل طور پر خبردار ہونا ضروری تھا۔ پس اگر وہ آج ہی خبردار ہو گئی تو اس میں کیا ہرج ہے۔ ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر روزالی میرے حسب منشا ثابت ہوئی تو مجھے اپنی مکار اور خود غرض ماں کی خدمات کی ضرورت محسوس نہ ہو گی۔ کاش کہ میں اپنی تجاویز اُس بڑھیا کی امداد کے بغیر ہی مکمل کر سکوں! کیا عجب میری یہ آرزو پوری ہو جائے۔ کوئی طاقت مجھ سے کہہ رہی ہے کہ مارکوئس آف ڈیلامور کے ساتھ میرے تعلقات عنقریب زیادہ قریبی ہو جائیں گے۔ وہ ایک عمر رسیدہ امیر ہے۔ مگر اس کی مجھے کیا پرواہ ہے ایسے مردوں کا عمر رسیدہ ہونا اُلٹا فائدہ کا موجب ثابت ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ مجھے دولت اور ثروت کی چاہ ہے اور ان کے حصول کے لئے مجھے اس کی پروا نہیں کہ میں کونسے وسائل اختیار کروں۔ زہے نصیب کہ خدا نے مجھے وہ کامل حُسن عطا کیا ہے جس کے اثرات کے سامنے کوئی طاقت نہیں ٹھیر سکتی اور جو میری ساری تجاویز کی کامیابی میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔"

اب جو اُس نے دوبارہ گھڑی دیکھی تو آٹھ بج چکے تھے۔

"ایک گھنٹہ میں وہ یہاں آ جائے گا۔" متنزل اخلاق سے گری ہوئی حسینہ نے اپنے دل سے کہا اور اس خیال کے آتے ہی اُس کی چھاتی آنے والی راحتوں کے خیال سے بزور دھڑکنے لگی۔ "ایک گھنٹہ کے عرصہ میں وہ شکیل اطالوی میرے سامنے ہو گا۔ کیونکہ اس کی مجھے کامل اُمید ہے کہ روزالی اپنے کام کو بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دے گی۔ مگر میں سوچتی

ہوں۔ یہاں آکر وہ میری نسبت کیا خیال کریگا! بلا سے وہ کچھ بھی سمجھے۔ اُسے یہی قسمیں دے کر اور زبردست قول و قرار کرکے اخفا پر مجبور کروں گا۔ میں نے اُس کی صورت دیکھ کر ہی جان لیا تھا کہ وہ عزت دار آدمی ہے"

یہ اور اسی طرح کے اور خیالات اُس وقت تک اس کے ذہن میں پیدا ہوتے رہے حتیٰ کہ ۹ کا عمل ہو گیا۔

اب اُس نے اپنی جگہ سے اُٹھ کر باورچی خانہ کا رُخ کیا جو اُسی منزل میں تھا۔ دیکھا تو باورچن موجود نہ تھی۔ اُس نے جان لیا کہ روزانہ جاتے وقت اس احتیاط سے بھی غافل نہیں رہی۔

نشست گاہ میں واپس آکر ساحرہ نے اپنے ہاتھ سے شراب پینے کے گلاس پھل اور کیک سلیقہ کے ساتھ میز پر رکھے۔ کھڑکیوں کے سامنے پردے پھیلا دئے۔ آتش دان پر شمعیں روشن کردیں اور کمرہ میں جابجا عطر اور گلاب چھڑک دیا۔

وہ ان تیاریوں سے فارغ نہ ہوئی تھی کہ صدر دروازہ کی گھنٹی اس طرح بجی گویا کوئی بے صبری سے اس کی رسی کھینچ رہا ہے۔ لارا خود دروازہ کھولنے باہر گئی۔

دروازہ کھولا تو کیا دیکھتی ہے کہ وہی شکیل اطالوی افسر کپتان یارتھلا باہر کھڑا ہے۔

اس پری جمال حسینہ کو دیکھ کر جس سے وہ بوقت سہ پہر شام لاسی کی گذرگاہ میں مل اور گفتگو کرچکا تھا۔ وہ فرط مسرت سے مجنونانہ حالت میں کہنے لگا۔ "اوہ! کیا یہ ممکن ہے!..."

لارا نے شوخی سے مسکرا کر اپنی انگلی لبوں سے لگالی جس سے اس کو خاموش رکھنا مطلوب تھا اور پھر اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر باہر کا دروازہ احتیاط سے بند کرکے اُسے ساتھ لئے نشست گاہ کی طرف چلی۔

سلسلۂ ثانی کی اٹھارہویں جلد ختم ہوئی

دلچسپ اور قابل دید کتابیں

عورت کا دل :- بابو ہیمندر کمار رائے کے بنگلہ ناول "جمالا النیا" کا اردو ترجمہ پنڈت کیدی شنکر لال اختر کے قلم سے۔ یہ بتلانے کی ضرورت نہیں کہ یہ ناول کتنا دلچسپ ہے انسان اور پھر عورت کا دل ایک بحر ناپیدا کنار ہے جس میں ہزارہا سفلی۔ علوی اور برزخی جذبات موجود رہتے ہیں اس پُراسرار دل کے حالات۔ تخیلات۔ محسوسات۔ اختراعات اور بدلعات کا لطف حاصل کرنا ہو تو یہ ناول دیکھیئے۔ ۱۹۵ صفحات قیمت عہ

انجام بخیر :- انگریزی کے ایک پُرلطف اور سبق آموز ناول کا اردو ترجمہ منشی فیض علی صاحب کے قلم سے۔ قابل دید چیز ہے ۱۸۸ صفحات قیمت عہ

وطن پر قربانی :- انگریزی کے ایک مشہور تاریخی ناول کا ترجمہ از منشی غلام قادر صاحب فصیح مرحوم۔ حب وطن کے بہترین سبق آپ کو اس کتاب میں ملیں گے۔ جس میں دکھایا گیا ہے ہالینڈ نے کس طرح آزادی حاصل کی ۱۳۱ صفحے قیمت ۱۲ر

پریم پچیسی :- اردو میں منشی پریم چند کی لکھی ہوئی کہانیاں اپنے اندر ایک خاص لطف اور دلچسپی رکھتی ہیں۔ ان کا انداز بیان نرالا ہے اور طرز تحریر خاص طور پر دلکش ۲۵ بہترین کہانیوں کا یہ مجموعہ اس قابل ہے کہ ہر شخص اس کا مطالعہ کرے ۲۳۶ صفحے ۱۲ر

راج ترنگنی :- کلھن پنڈت کی لکھی ہوئی سنسکرت تاریخ کشمیر کا اردو ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری اور ٹھاکر اچھر چند کے قلم سے دو ضخیم جلدوں میں۔ ہندوؤں کے علم ادب میں بس یہی ایک تاریخ ہے۔ مگر ایسی دلچسپ کہ کوئی مشہور ناول بھی اس کے سامنے ہیچ ہے۔ یہ کتاب خشک مضامین کا مجموعہ نہیں بلکہ مہاراجگان کشمیر کے محلات کا آئینہ۔ حرم سراؤں کی ساز باز اور حسن و عشق کی گفتگو سے مرصع ہے۔ اس کی اشاعت پر دربار کشمیر اور ٹیکسٹ بک کمیٹی نے انعامات دیئے تھے۔ دو بھاری جلدیں قیمت ۸ روپیہ محصولڈاک علاوہ

تاریخ اخلاق یورپ :- لیکی کی مشہور کتاب ہسٹری آف یوروپین مارلز کا اردو ترجمہ از مسٹر عبدالماجد بی۔ اے۔ کپڑے کی جلد قیمت ۸ر

لال برادرس ۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

روگ کا گھر کھانسی اور مہاراصاحب کا شکریہ

جناب مہاراجہ نیوڈٹیری چیف بولانگر ضلع سمبل پور سے تحریر فرماتے ہیں:۔

آپکی روانہ کردہ کھانسی کی دوا کے لئے میں مشکور ہوں۔ اس دوا سے میری کھانسی بالکل اچھی ہوگئی۔ مجھے سات خوراک سے زائد پینے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ کھانسی مجھے بہت دنوں سے تکلیف دے رہی تھی اس وجہ سے دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بلغم کے رفع کرنے اور کھانسی کے دور کرنے کے لئے یہ ایک ہی دوا ثابت ہوئی ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں عہ شیشی خورد ۸ر محصولڈاک شیشی کلاں ۶ر محصولڈاک شیشی خورد ۵ر

سینی لائن

خونی بواسیر اور خون بند کرنے کی دوا

یہ خوشبودار بے ذائقہ دوا چند بوٹیوں سے بنی ہے اور خون بند کرنے میں بے مثل ہے ناک سے خون جاتا ہو تو تھوڑا سا یہ عرق سونگھ لینے سے اسیوقت بند ہو جاتا ہے سوڑوں سے اگر خون جاری ہو تو سادی مقدار سے گرم پانی میں عرق ملا کر بعد کلی کرنے سے سوڑے سخت ہو جاتے ہیں اور خون بند ہو جاتا ہے۔ منہ کے راستہ یا بلغم کے ساتھ خون جاتا ہو تو اس دوا کے پینے سے بند ہو جاتا ہے۔ عورتوں کی پردر کی بیماری میں یا حمل کی حالت میں خون جاتا ہو تو اس دوا کے استعمال کرنے سے فوراً ہی آرام ہو جاتا ہے۔

خونی بواسیر

اس دوا کے کھانے اور پچکاری لینے سے رگیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور مرض جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ پچکاری کا ۱۲؍ محصولڈاک ۶ر اور ۸ر

کلوروڈائن

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے۔ ریاحی۔ درد مروڑ خواہ کسی وجہ سے ہو اس کی ایک ہی دو خوراک سے جاتی رہتی ہے۔ آؤں۔ دست اور ہیضہ کے لئے بھی یہ نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر ایس کے برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوایا ہے اور اس لئے دیگر قیمتی کلوروڈائن سے کہیں بہتر اور مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۶ر محصولڈاک ۵ر ایک درجن شیشی کی قیمت ۴ روپے (للعہ) محصولڈاک چار آنہ (۴ر)

ڈاکٹر ایس کے برمن پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

عنقریب چھپ کر شائع ہوگا

باپ کا قاتل!

رینالڈس کے معرکہ آرا ناول "پیری سائڈ" کا اردو ترجمہ باتصویر

(منشی قسیم الدین صاحب بلہوتری کے قلم سے)

کیا یہ بتانے کی حاجت ہے کہ یہ ناول کتنا دلچسپ ہوگا؟ کیا اس کا نام ہی نفس مضمون کا مظہر نہیں؟

"باپ اپنے چھوٹے بچے کو زانو پر بٹھا کر پیار کرتا ہے اور اس کے نرم چمکیلے اور گھومے ہوئے بالوں پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ یہاں تک کہ محبت میں وہ اپنی قابل فخر انسانی حالت کو بھی قطعی فراموش کر کے ننھے بچہ کی دلبستگی کے لئے بالکل مہمل اور بے معنی زبان میں گفتگو کرنے لگتا ہے۔ وہ اپنے بچے کی خاطر حکائیتیں بیان کرتا اور سنجیدگی، قائم مزاجی اور دنیاوی فکر سب کچھ اس پر قربان کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ساتھ اس کی اچھل کود میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور ان سب باتوں کی تہ میں صرف یہ امید اس کے لئے باعث راحت ہوتی ہے کہ میں اپنے بچے کے لئے وافر دولت کما سکوں۔ اسی فکر میں اس کی ساری زندگی بسر ہوتی ہے اور اس کا انعام! ... ہاں اس کا انعام کتنا راحت بخش ہوتا ہے بچہ اس کی آمد کے وقت تبسم زیر لب سے باغ باغ خوشی سے اچھلتا۔ دروازہ کے باہر معلوم قدموں کی آہٹ سن کر دوڑتا اور بازو پھیلا کر توتلی زبان میں کہتا ہے "ابا جان!"

"الٰہی یہی بچہ جوان ہو کر باپ کو قتل کرے! ... یہی ننھے ہاتھ اتنے قوی ہو جائیں کہ اس پر محبت دل میں خنجر بھونک دیں۔ جو ہر وقت اسی کے لئے فکرمند اور مضطرب رہتا تھا! یہی معصوم بچہ بالغ ہو کر دنیا کے ذلیل ترین گناہ کا مرتکب ہو۔ کیا فطرت انسانی اس درجہ قابل نفریں ہو سکتی ہے؟" (مصنف کی تمہید سے ماخوذ) گہرے جذبات سے پُر تخیل اور لفظی تصویر کشی کا بہترین نمونہ۔ قیمت کا فیصلہ چھپنے پر ہوگا۔ بہرحال وہ واجبی ہوگی۔ رفاہ لندن کے ہر خریدار کو اس ناول کی ایک جلد کی فرمائش ضرور بھیجنی چاہئے۔

لال برادرس ۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

(جامع مفید پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر چھپا اور لالہ تیرتھ رام پبلشر نے شائع کیا)